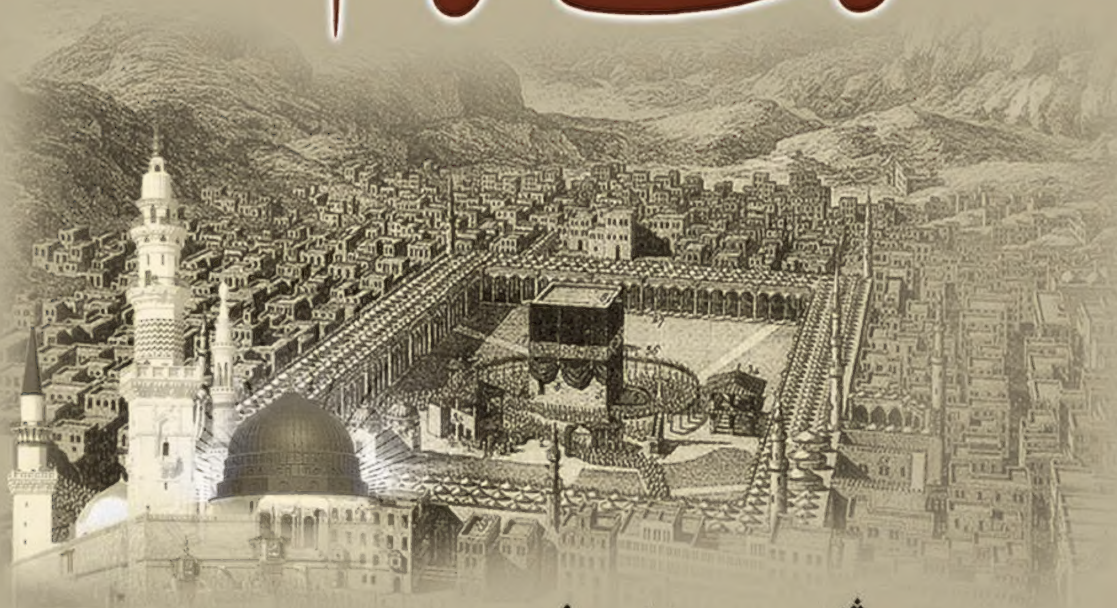


رسائلِ عطارؒ، حصہ اول



# نماز کے احکام

(حنفی)



شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال

دامت بركاتہم  
العالیہ

محمد الیاس عطار قادری رضوی

فیضانِ اذان

138

غسل کا طریقہ

98

وضو اور سائنس

66

وضو کا طریقہ

2

نمازِ جنازہ کا طریقہ

370

قضاء نمازوں کا طریقہ

322

مسافر کی نماز

298

نماز کا طریقہ

172

فاتحہ کا طریقہ

472

مدنی وصیت نامہ

454

نمازِ عید کا طریقہ

436

فیضانِ جمعہ

396

مکتبۃ الدینہ  
(دعوتِ اسلامی)

SC1286



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ اِنَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے  
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَاَنْشُرْ  
عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

ترجمہ: اے اللہ عزوجل ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما!

اے عظمت اور بزرگی والے!

(مُسْتَطَرَف ج ۱ ص ۴۰ دار الفکر بیروت)



۱۲ اشوال المکرم ۱۴۲۸ھ

(اول آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

## قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: سب سے زیادہ حسرت  
قیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں علم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصل  
نہ کیا اور اس شخص کو ہوگی جس نے علم حاصل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع  
اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۵ ص ۱۳۸ دار الفکر بیروت)

## کتاب کے خریدار متوجہ ہوں

کتاب کی طباعت میں نمایاں خرابی ہو یا صفحات کم ہوں یا باسٹڈنگ میں  
آگے پیچھے ہو گئے ہوں تو مکتبۃ المدینہ سے رُجوع فرمائیے۔




# نماز کے احکام (حنفی)

## رسائل عطاریہ (حصہ اول)

اس مجموعہ میں پندرہویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے درج ذیل 12 رسائل ہیں۔

اگر آپ از اول تا آخر مکمل پڑھ لیں گے تو ان شاء اللہ عزوجل آپ کی بے شمار غلطیاں خود بخود آپ کے سامنے آجائیں گی، معلومات میں اضافہ بھی ہوگا اور علم حاصل کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔

<b>فیضانِ اذان</b>  <b>صفحہ 137 تا 170</b>	<b>غسل کا طریقہ</b>  <b>صفحہ 97 تا 132</b>	<b>وضو اور سائنس</b>  <b>صفحہ 65 تا 92</b>	<b>وضو کا طریقہ</b>  <b>صفحہ 1 تا 64</b>
<b>نماز جنازہ کا طریقہ</b>  <b>صفحہ 369 تا 394</b>	<b>تضامنمازوں کا طریقہ</b>  <b>صفحہ 321 تا 368</b>	<b>مسافر کی نماز</b>  <b>صفحہ 297 تا 320</b>	<b>نماز کا طریقہ</b>  <b>صفحہ 171 تا 296</b>
<b>فاتحہ کا طریقہ</b>  <b>صفحہ 471 تا 500</b>	<b>مدنی وصیت نامہ</b>  <b>صفحہ 453 تا 470</b>	<b>نماز عید کا طریقہ</b>  <b>صفحہ 435 تا 452</b>	<b>فیضانِ جُمعہ</b>  <b>صفحہ 395 تا 434</b>



# نماز کے احکام (حنفی)

(رسائل عطاریہ حصہ اول)

اگر آپ لاپرواہ اور غفلت سے اس کے قواعد و ضوابط کو جانیں تو آپ کی نماز  
غلط ہوگی اور آپ کے سامنے آجائیں گی۔ مصلحت میں اضافہ نہیں ہوگا اور  
ظلم حاصل کرنے کا ثواب بھی ہوتا ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس مجموعہ میں  
شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوالفضل محمد الیاس صاحب  
تلمیذی رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے درج ذیل (۱۲) مسائل ہیں۔

۱. وضو کا طریقہ	صفحہ ۶۴۵۱
۲. وضو اور سانس	صفحہ ۶۶۷۵
۳. غسل کا طریقہ	صفحہ ۱۳۶۴۹۷
۴. فیضان اذان	صفحہ ۱۷۰۵۱۳۷
۵. نماز کا طریقہ	صفحہ ۲۹۶۵۱۷۱
۶. مسافر کی نماز	صفحہ ۲۲۰۵۲۹۷
۷. قضاء نمازوں کا طریقہ	صفحہ ۳۶۸۵۳۲۱
۸. نماز جنازہ کا طریقہ	صفحہ ۳۹۴۵۳۶۹
۹. فیضان جمعہ	صفحہ ۴۳۴۵۳۹۵
۱۰. نماز عید کا طریقہ	صفحہ ۴۵۲۵۴۳۵
۱۱. مدنی وصیت نامہ	صفحہ ۴۷۰۵۴۵۳
۱۲. فاتحہ کا طریقہ	صفحہ ۵۰۰۵۴۷۱



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَعْلَانًا بَعْدَ فَاغْوِئَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نام کتاب : نماز کے احکام (حنفی)

مؤلف : شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابوبلال محمد الیاس عطاء قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پہلی اشاعت : 2004ء

تاریخ اشاعت : جمادی الاخریٰ ۱۴۳۰ھ، جون 2009ء، تعداد: 21000 (ایکس ہزار)

تاریخ اشاعت : محرم الحرام ۱۴۳۱ھ، جنوری 2010ء، تعداد: 61000 (اکٹھ ہزار)

تاریخ اشاعت : محرم الحرام ۱۴۳۲ھ، جنوری 2011ء، تعداد: 28000 (اٹھائیس ہزار)

تاریخ اشاعت : شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ، جولائی 2011ء، تعداد: 25000 (پچیس ہزار)

تاریخ اشاعت : صفر المظفر ۱۴۳۳ھ، جنوری 2012ء، تعداد: 70000 (ستر ہزار)

تاریخ اشاعت : جمادی الاخریٰ ۱۴۳۴ھ، اپریل 2013ء، تعداد: 30000 (تیس ہزار)

تاریخ اشاعت : ذوالقعدہ ۱۴۳۴ھ، ستمبر 2013ء، تعداد: 30000 (تیس ہزار)

تاریخ اشاعت : جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ھ، اپریل 2014ء، تعداد: 30000 (تیس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی۔

مَدَنی التَّجَاہ: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔



# نماز کے احکام (حنفی) رسائل عطاریہ

## فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۸	گھٹی کرنے کی حکمتیں	۳۴	مٹتا چھو جائے تو!		وضو کا طریقہ
۷۹	ناک میں پانی ڈالنے کی حکمتیں	۳۵	سوتے سے فوٹوٹے اور ٹوٹے کلبیان	۲	عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا عشق رسول
۸۰	چہرہ دھونے کی حکمتیں	۳۸	مساجد کے وضو خانے	۴	گناہ گھرونے کی حکایت
۸۲	اندھا پن سے تحفظ	۳۸	گھر میں وضو خانہ بنوائے	۶	با وضو سونے کی فضیلت
۸۳	گہبیاں دھونے کی حکمتیں	۳۹	وضو خانہ بنوانے کا طریقہ	۶	با وضو مرنے والا شہید ہے
۸۴	مسح کی حکمتیں	۴۰	وضو خانے کے اندر فی پھول	۷	معیبتوں سے حفاظت کا نسخہ
۸۴	پاگوں کا ڈاکٹر	۴۳	جن کا وضو نہ رہتا وہ ان کیلئے ۶ احکام	۷	با وضو رہنے کے سات فضائل
۸۶	پاؤں دھونے کی حکمتیں	۴۷	سات حکمر قات	۸	ڈگنا ثواب
۸۷	وضو کا بچا ہوا پانی	۴۸	وضو میں پانی کا اسراف	۸	وضو کا طریقہ (حنفی)
۸۷	انسان چاند پر	۴۸	جاری نمبر پر بھی اسراف	۱۳	جنت کے تھلے حروف کھل جاتیں
۸۹	ٹور کا کھلونا	۴۹	الغیخسرت کا فتویٰ	۱۴	ضو کے بعد سر و قدر پر نہنے کے فضائل
۹۱	معجزہ شش القمر	۵۰	مفتی احمد یار خان کی تفسیر	۱۴	نظر بھی کمزور نہ ہو
۹۳	صرف اللہ عزوجل کیلئے	۵۱	اسراف شیطانی کام ہے	۱۴	وضو کے چار فرائض
۹۴	باطنی وضو	۵۳	عملی طور پر وضو کیجئے	۱۵	دھونے کی تعریف
۹۵	سنت سائنسی تحقیق کی محتاج نہیں	۵۴	مسجد اور مدرسے کے پانی کا اسراف	۱۵	وضو کی ۱۲ سنتیں
	غسل کا طریقہ	۵۶	اسراف سے بچنے کی تدابیر	۱۶	وضو کے ۲۶ مستحبات
۹۸	ڈرود شریف کی فضیلت	۶۰	اسراف سے بچنے کے لئے ۱۲ فی پھول	۲۰	وضو کے ۱۵ مکروہات
۹۸	انوکھی سزا		وضو اور سائنس	۲۱	مستعمل پانی کا اہم مسئلہ
۱۰۰	غسل کا طریقہ (حنفی)	۶۷	وضو کی حکمت کے سبب قبول اسلام	۲۲	پان کھانے والے متوجہ ہو
۱۰۱	غسل کے تین فرائض	۶۸	مغربی جرمی کا سپینار	۲۶	رغم وغیرہ سے خون نکلنے کے ۱۵ احکام
۱۰۲	(۱) گھٹی کرنا	۶۹	وضو اور ہائی بلڈ پریشر	۲۷	نگلشن لگانے سے فوٹوٹے گا یا نہیں؟
۱۰۳	(۲) ناک میں پانی چڑھانا	۶۹	وضو اور فالج	۲۸	دکھتی آنکھ کے آنسو
۱۰۴	(۳) تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا	۷۰	مسواک کا قد زدان	۲۹	چھالا اور مچھو دیا
۱۰۴	مرد و عورت دونوں کیلئے غسل کی	۷۲	قوت حافظہ کیلئے	۳۰	تے سے کب وضو ٹوٹا ہے
	۲۱ احتیاطیں	۷۲	مسواک کے بل میں تین لمبے لمبے ہلکے	۳۰	پننے کے احکام
۱۰۶	مستورات کیلئے ۱۶ احتیاطیں	۷۳	منہ کے چھالے کا علاج	۳۱	کیا ہنر دیکھنے سے فوٹوٹ جاتا ہے؟
۱۰۶	زخم کی دیکھی	۷۳	ٹوٹھ برش کے نقصانات	۳۲	غسل کا وضو کافی ہے
۱۰۷	غسل فرض ہونے کے ۱۵ اسباب	۷۴	کیا آپ کو مسواک کرنا آتا ہے؟	۳۲	تھوک میں خون
۱۰۸	نفاس کی ضروری وضاحت	۷۵	۱۳ اندر فی پھول	۳۳	دودھ پیتے بچے کا پیٹاب اور قے
۱۰۹	۵ ضروری احکام	۷۷	ہاتھ دھونے کی حکمتیں	۳۳	وضو میں شک آنے کے ۱۵ احکام



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۰۹	حروف کی صحیح ادائیگی ضروری ہے	۱۴۰	مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں	۱۱۱	مشت زنی کا عذاب
۲۱۰	خبردار خبردار! خبردار!	۱۴۱	اذان کے جواب کی فضیلت	۱۱۲	بستہ پانی میں غسل کا طریقہ
۲۱۱	مدرسہ المدینہ	۱۴۱	3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمائیے	۱۱۳	فوارہ جاری پانی کے حکم میں ہے
۲۱۵	کار پیٹ کے نقصانات	۱۴۳	اذان کا جواب دینے والا سختی ہو گیا	۱۱۳	فوارے کی احتیاطیں
۲۱۵	ناپاک کامیٹ پاک کرنے کا طریقہ	۱۴۴	اذان و اقامت کے جواب کا طریقہ	۱۱۴	W.C. کا رخ درست کیجئے
۲۱۷	نماز کے تقریباً 30 وجبات	۱۴۷	اذان کے 14 مدنی پھول	۱۱۵	کب کب غسل کرنا سنت ہے
۱۲۱	نماز کی تقریباً 96 سنتیں	۱۵۱	اذان کے 9 مدنی پھول	۱۱۵	کب کب غسل کرنا مستحب ہے
۲۲۱	عکبر شجر یرہ کی سنتیں	۱۵۳	اقامت کے 7 مدنی پھول	۱۱۶	ایک غسل میں مختلف نیتیں
۲۲۲	قیام کی سنتیں	۱۵۵	اذان دینے کے 11 مستحب مواقع	۱۱۶	بارش میں غسل
۲۲۴	رکوع کی سنتیں	۱۵۵	مسجد میں اذان دینا خلاف سنت ہے	۱۱۷	نگاہیں دالکی طرف نہ کرنا کیسا؟
۲۲۵	قومہ کی سنتیں	۱۵۷	سوشیدوں کا ثواب کمائیے	۱۱۷	تنگے نہاتے وقت خوب احتیاط
۲۲۶	سجدے کی سنتیں	۱۶۴	اذان	۱۱۸	غسل سے نزلہ ہو جاتا ہو تو؟
۲۲۷	جلسہ کی سنتیں	۱۶۵	اذان کی دعاء	۱۱۸	بالٹی سے نہاتے وقت احتیاط
۲۲۸	دوسری رکعت کیلئے اٹھنے کی سنتیں	۱۶۶	ایمان مفصل / ایمان مجمل	۱۱۹	بال کی گرہ
۲۲۸	قعدہ کی سنتیں	۱۶۷	شش ۶ کلمے	۱۱۹	قرن پک پھنسی پھنک 10 آہل
۲۳۰	سلام پھرنے کی سنتیں		نماز کا طریقہ	۱۲۲	بے وضو دینی کتاب میں نہ جھوٹا
۲۳۱	سلام پھرنے کے بعد سنتیں	۱۷۲	دُرود شریف کی فضیلت	۱۲۳	ناپاکی کی حالت میں دُرود شریف پڑھنا
۲۳۲	سنت بعد کی سنتیں	۱۷۴	قیامت کا سب سے پہلا سوال	۱۲۳	انگلی میں INK کی تہ جی ہوئی ہو تو؟
۲۳۳	سنتوں کا ایک اہم مسئلہ	۱۷۴	نماز کیلئے نور	۱۲۴	بچہ کب بالغ ہوتا ہے
۲۳۴	اسلامی بہنوں کیلئے دس سنتیں	۱۷۵	کس کا کس کے ساتھ حشر ہوگا!	۱۲۴	کتاب میں رکھنے کی ترتیب
۲۳۵	نماز کے تقریباً 14 مستحبات	۱۷۶	شدید زخمی حالت میں نماز	۱۲۵	اوراق میں پڑ یا باندھنا
۲۳۷	عمر بن عبدالعزیز کا عمل	۱۷۶	نماز پر نور یا تاریکی کے اسباب	۱۲۵	مصلے پر کعبۃ اللہ شریف کی قصور
۲۳۷	گرد آلود پیشانی کی فضیلت	۱۷۸	بڑے خاتمے کا ایک سبب	۱۲۶	وسوسوں کا ایک سبب
۲۳۹	نماز توڑنے والی 29 باتیں	۱۷۹	نماز کا چور	۱۲۶	تیمم کے فرائض
۲۴۰	نماز میں روتا	۱۷۹	چور کی دو قسمیں	۱۲۷	تیمم کی 10 سنتیں
۲۴۰	نماز میں کھانسا	۱۸۱	نماز کا طریقہ (خفی)	۱۲۸	تیمم کا طریقہ (خفی)
۲۴۱	دوران نماز دیکھ کر پڑھنا	۱۹۱	اسلامی بہنوں کی نماز میں چند جگہ فرق	۱۲۹	تیمم کے 25 مدنی پھول
۲۴۲	عمل کثیر کی تعریف	۱۹۲	دونوں متوجہ ہوں!	۱۳۵	مدنی مشورہ
۲۴۳	دوران نماز لباس پہننا	۱۹۳	نماز کی 6 شرائط		فیضان اذان
۲۴۳	نماز میں کچھ لگنا	۱۹۷	تین اوقات مکروہ	۱۳۹	قبر میں کیڑے نہیں پڑیں گے
۲۴۴	دوران نماز قبلہ سے انحراف	۱۹۸	دوران نماز مکروہ وقت داخل ہو جائے تو	۱۳۹	موتی کے گنبد
۲۴۵	نماز میں سانپ مارنا	۲۰۱	نماز کے 7 فرائض	۱۴۰	گڑبڑ گناہ معاف



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۱۵	کیا مسافر کو سبب سے معاف ہیں؟	۲۸۴	خبردار! ہوشیار!	۲۴۵	نماز میں گھبانا
۳۱۵	نماز کے چار خرووف کی نسبت سے چلتی گاڑی میں نفل کے 4 منہ فی پھول	۲۸۵	سجدہ تلاوت کا طریقہ	۲۴۶	اللہ اکبر کہنے میں غلطیاں
۳۱۷	مسافر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے تو۔۔۔۔۔؟	۲۸۵	سجدہ شکر کا بیان	۲۴۷	نماز کے 33 مکروہات تحریر
۳۱۸	سفر میں قضا نمازیں	۲۸۶	نمازی کے آگے سے گزرنے کا حکم	۲۴۷	کندھوں پر چادر لٹکانا
۳۱۹	حفظ بھلا دینے کا عذاب	۲۸۷	نمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں 15 احکام	۲۴۸	طبعی حاجت کی خدمت
	<b>قضا نمازوں کا طریقہ</b>	۲۹۲	صاحب مزار کی انفرادی کوشش!	۲۴۹	نماز میں کنکریاں پھینا
۳۲۲	زُرو و شریف کی فضیلت	۲۹۴	ماں چار پائی سے اٹھ کھڑی ہوئی!	۲۴۹	انگلیاں چٹکانا
۳۲۳	قضا کرنے والوں کی خرابی		<b>مسافر کی نماز</b>	۲۵۱	کمر پر ہاتھ رکھنا
۳۲۴	سرگچنے کی سزا	۲۹۸	زُرو و شریف کی فضیلت	۲۵۲	آسمان کی طرف دیکھنا
۳۲۵	قبر میں آگ کے شعلے	۳۰۱	شرعی سفر کی مسافت	۲۵۳	نمازی کی طرف دیکھنا
۳۲۶	اگر نماز پڑھنا بھول جائے تو	۳۰۱	مسافر کب ہوگا؟	۲۵۶	گدھے جیسا منہ
۳۲۷	مجبوری میں ادا کا ثواب ملے گا یا نہیں؟	۳۰۲	آبادی ختم ہونے کا مطلب	۲۵۸	نماز اور تصاویر
۳۲۸	رات کے آخری حصہ میں سونا	۳۰۲	قنائے شہر کی تعریف	۲۵۹	نماز کے 32 مکروہات تحریر
۳۲۹	رات دیر تک جاگنا	۳۰۳	مسافر بننے کیلئے شرط	۲۶۳	ہاتف آستین میں نماز پڑھنا کیسا؟
۳۳۰	اداء قضا اور واجب الاعادہ کی تعریف	۳۰۳	وطن کی قسمیں	۲۶۴	ظہر کے آخری دو نفل کے بھی کیا کہنے
۳۳۱	توبہ کے تین رکن ہیں	۳۰۴	وطن اقامت باطل ہونے کی صورتیں	۲۶۵	امامت کا بیان
۳۳۲	سوئے کو نماز کیلئے جگانا واجب ہے	۳۰۴	سفر کے دور استے	۲۶۶	اقتداء کی 13 شرائط
۳۳۲	فجر کا وقت ہو گیا اٹھو!	۳۰۵	مسافر کب تک مسافر ہے	۲۶۷	اقامت کے بعد امام صاحب
۳۳۴	حقوق علقہ کے احساس کی حکایت	۳۰۵	سفر ناجائز ہو تو؟		اعلان کریں
۳۳۵	جلد سے جلد قضا کر لیجئے	۳۰۶	سیٹھا اور نوکر کا اکٹھا سفر	۲۶۷	جماعت کا بیان
۳۳۶	مُحِب کر قضا کیجئے	۳۰۷	کام ہو گیا تو چلا جاؤں گا!	۲۶۸	ترک جماعت کے 20 اَعْدَا
۳۳۶	مُحِب الزادع میں قضا کے عمری	۳۰۷	عورت کے سفر کا مسئلہ	۲۶۹	گنہگار پر خاتمے کا خوف
۳۳۷	عمر بھر کی قضا کا حساب	۳۰۸	عورت کا سُسرال اور میرا	۲۷۳	نماز و غیر کے 9 منہ فی پھول
۳۳۸	قضا کرنے میں ترتیب	۳۱۰	عورت کا سُسرال اور میرا	۲۷۴	دعائے قنوت
۳۳۸	قضا کے عمری کا طریقہ (حق)	۳۱۱	عمر کے ویزہ پر حج کیلئے رکنا کیسا؟	۲۷۶	سجدہ سہو کا بیان
۳۳۹	نماز قصر کی قضا	۳۱۲	قصر واجب ہے	۲۷۸	نہایت اہم مسئلہ
۳۴۰	زمانہ واردت کی نمازیں	۳۱۳	قصر کے بدلے چار کی نیت	۲۷۹	حکایت
۳۴۰	بچہ کی پیدائش کے وقت نماز		باندھ لی تو۔۔۔؟	۲۸۰	سجدہ سہو کا طریقہ
۳۴۱	عمر بھر کی نمازیں دوبارہ پڑھنا	۳۱۴	مسافر امام اور مقیم مقتدی	۲۸۱	سجدہ سہو کرنا بھول جائے تو۔۔
		۳۱۴	مقیم مقتدی اور بقیہ دور کھینچیں	۲۸۱	سجدہ تلاوت اور شیطان کی شامت
				۲۸۲	ان شاء اللہ عزوجل ہر مرد اور پوری ہو
				۲۸۲	سجدہ تلاوت کے 8 منہ فی پھول



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	لکھتے ہیں	۳۸۱	نماز جنازہ میں دو رکعتیں سنتیں ہیں	۳۴۲	قضا کا لفظ کہنا بھول گیا تو؟
۴۰۵	پہلی صدی میں جمعہ کا جذبہ	۳۸۱	نماز جنازہ کا طریقہ (حنفی)	۳۴۲	نوافل کی جگہ قضاے غمری پڑھئے
۴۰۶	غریبوں کا حج	۳۸۳	بالغ مرد و عورت کے جنازہ کی دعاء	۳۴۲	فجر عصر کے بعد نوافل نہیں پڑھ سکتے
۴۰۷	مجمعہ کیلئے جلدی لکنا حج ہے	۳۸۴	نابالغ لڑکے کی دعا	۳۴۳	ظہر کی چار سنتیں رہ جائیں کیا کرے؟
۴۰۷	حج و عمرہ کا ثواب	۳۸۴	نابالغ لڑکی کی دعا	۳۴۳	فجر کی سنتیں رہ جائیں تو کیا کرے؟
۴۰۸	سب دنوں کا سردار	۳۸۵	جوتے پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھنا	۳۴۴	کیا مغرب کا وقت تھوڑا سا ہوتا ہے؟
۴۰۹	دعاء قبول ہوتی ہے	۳۸۵	عائیانہ نماز جنازہ	۳۴۵	تراویح کی قضا کا کیا حکم ہے
۴۱۰	عصر و مغرب کے درمیان ڈھونڈو	۳۸۶	چند جنازوں کی اکٹھی نماز کا طریقہ	۳۴۵	نماز کا فدیہ
۴۱۰	صاحب بہار شریعت کا ارشاد	۳۸۶	جنازہ میں کتنی صغیم ہوں	۳۴۷	مرحومہ کے فدیہ کا ایک مسئلہ
۴۱۱	قبولیت کی گھڑی کون سی؟	۳۸۷	جنازہ کی پوری جماعت نہ ملے تو؟	۳۴۸	100 کوڑوں کا حیلہ
۴۱۲	ہر جمعہ کو ایک رکعت 444 تک نہم سے آزلو	۳۸۷	پاگل یا خود کشی والے کا جنازہ	۳۴۹	گلن چھینے کا روٹ کب سے ہوا؟
۴۱۳	عذاب قبر سے محفوظ	۳۸۸	مردہ بچے کے احکام	۳۵۰	گائے کے گوشت کا تحفہ
۴۱۳	مجمعہ تا مجمعہ گناہوں کی معافی	۳۸۸	جنازہ کو کندھا دینے کا ثواب	۳۵۱	زکوٰۃ کا شرعی حیلہ
۴۱۴	200 سال کی عبادت کا ثواب	۳۸۹	جنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ	۳۵۱	100 افراد کو برابر ثواب ملے
۴۱۵	مرحوم والدین کو ہر جمعہ اعمال	۳۸۹	بچہ کا جنازہ اٹھانے کا طریقہ	۳۵۳	فقیر کی تعریف
	پیش ہوتے ہیں	۳۹۰	نماز جنازہ کے بعد ولہی کی کسک	۳۵۳	مسکین کی تعریف
۴۱۵	مجمعہ کے پانچ خصوصی اعمال	۳۹۰	کیا شوہر بیوی کے جنازہ کو	۳۵۵	زکوٰۃ کے حیلے کے بارے میں
۴۱۶	جنت واجب ہوگئی		کندھا دے سکتا ہے؟		سوال و جواب
۴۱۷	صرف مجمعہ کا روزہ نہ رکھئے	۳۹۱	کافر کا جنازہ		نماز جنازہ کا طریقہ
۴۱۷	دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب	۳۹۱	نکاح ٹوٹ گیا!	۳۷۱	دُرود شریف کی فضیلت
۴۱۸	مجمعہ کو ملے باپ کی قبر پر حاضری کا ثواب	۳۹۳	گلفار کی عیادت مت کرو	۳۷۲	ولی کے جنازہ میں شرکت کی برکت
۴۱۸	قبر والدین پر یا سین شریف		فیضانِ جمعہ	۳۷۲	عقیدت مندوں کی بھی مغفرت
	پڑھنے کی فضیلت	۳۹۶	مجمعہ کو دُرود شریف پڑھنے کی فضیلت	۳۷۴	کفن چور
۴۱۸	تین ہزار مغفرتیں	۳۹۹	آقا نے پہلا مجمعہ کب ادا فرمایا؟	۳۷۵	شرکائے جنازہ کی بخشش
۴۱۹	روحیں جمع ہوتی ہیں	۴۰۰	مجمعہ کے معنی	۳۷۶	قبر میں پہلا مجمعہ
۴۲۰	سورۃ الکہف کی فضیلت	۴۰۱	سرکار نے کل کتنے مجمعے ادا فرمائے؟	۳۷۷	جنتی کا جنازہ
۴۲۰	دونوں جمعہ کے درمیان نور	۴۰۱	دل پر مہر	۳۷۷	جنازہ کا ساتھ دینے کا ثواب
۴۲۱	کعبہ تک نور	۴۰۲	مجمعہ کے عمامہ کی فضیلت	۳۷۸	أحد پہاڑ جتنا ثواب
۴۲۱	سورۃ حم الدخان کی فضیلت	۴۰۲	شفاء داخل ہوتی ہے	۳۷۸	نماز جنازہ باعثِ عبرت ہے
۴۲۲	ستر ہزار فرشتوں کا استغفار	۴۰۳	دس دن تک بلاؤں سے حفاظت	۳۸۹	میت کو نہلانے وغیرہ کی فضیلت
۴۲۲	سارے گناہ معاف	۴۰۳	رزق میں تنگی کا سبب	۳۸۰	جنازہ دیکھ کر کہئے
۴۲۳	نماز جمعہ کے بعد	۴۰۴	فرشتے خوش نصیبوں کے نام	۳۸۰	نماز جنازہ فرض کفایہ ہے



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۷۴	روزہ میں بے برکتی کی وجہ	۴۴۲	عید کی ادھوری جماعت ملی تو؟	۴۲۴	مجلس علم میں شرکت
۴۷۴	جمعہ کو زیارت قبر کی فضیلت	۴۴۳	عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟	۴۲۵	جمعہ فرض ہونے کی اشرائط
۴۷۵	کفن پھٹ گئے	۴۴۳	عید کے خطبے کے احکام	۴۲۶	جمعہ کی سنتیں
۴۷۵	دعاؤں کی برکت	۴۴۴	عید کی 20 سنتیں اور آداب	۴۲۶	غسل جمعہ کا وقت
۴۷۶	ایصال ثواب کا انتظار	۴۴۶	بقر عید کا ایک مُسْتَحَب	۴۲۷	غسل جمعہ سنت غیر مؤکدہ
۴۷۶	دعاے مغفرت کی فضیلت	۴۴۷	تکبیر تشریق کے 8 مدنی پھول	۴۲۷	خطبہ میں قریب رہنے کی فضیلت
۴۷۷	اربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ		مدنی وصیت نامہ	۴۲۸	چپ چاپ خطبہ کتنا فرض ہے
۴۷۸	نورانی لباس	۴۵۴	مدینہ منورہ سے 40 چالیس وصیتیں	۴۲۹	خطبہ سننے والا اور شریف نہیں پڑھ سکتا
۴۷۸	نورانی طباق	۴۶۵	وصیت باعث مغفرت	۴۳۰	پہلی اذان دوتے ہی کاروبار بھی ناجائز
۴۷۹	مردوں کی تعداد کے برابر اجر	۴۶۵	طریقہ تجمیر و تکفین	۴۳۱	خطبہ کے ۷ مدنی پھول
۴۸۰	سورہ اخلاص کا ثواب	۴۶۵	مرد کا مسنون کفن	۴۳۳	جمعہ کی امامت کا اہم مسئلہ
۴۸۰	ام سعد رضی اللہ عنہا کے لئے کنواں	۴۶۵	عورت کا مسنون کفن		نماز عید کا طریقہ
۴۸۲	ایصال ثواب کے ۷ مدنی پھول	۴۶۵	کفن کی تفصیل	۴۳۶	درود شریف کی فضیلت
۴۸۶	ایصال ثواب کا طریقہ	۴۶۶	غسل میت کا طریقہ	۴۳۷	دل زندہ رہے گا
۴۸۶	ایصال ثواب کا مروجہ طریقہ	۴۶۷	مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ	۴۳۷	جنت واجب ہو جاتی ہے
۴۹۱	اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا فاتحہ کا طریقہ	۴۶۷	عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ	۴۳۸	نماز عید کیلئے جانے سے قبل کی سنت
۴۹۲	ایصال ثواب کے لیے دعا کا طریقہ	۴۶۸	بعد نماز جنازہ تدفین	۴۳۸	نماز عید کیلئے آنے جانے کی سنت
۴۹۶	مزار پر حاضری کا طریقہ		فاتحہ کا طریقہ	۴۳۹	نماز عید کا طریقہ
		۴۷۲	مقبول حج کا ثواب	۴۴۰	نماز عید کس پر واجب ہے؟
		۴۷۳	دس حج کا ثواب	۴۴۱	عید کا خطبہ سنت ہے
		۴۷۳	والدین کی طرف سے خیرات	۴۴۱	نماز عید کا وقت



# سب سے افضل عمل

سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے جو گفتگو تھے کہ وحی آئی ”یہ شخص جو آپ کے ساتھ بات کر رہا ہے اس کی عمر صرف ایک ساعت اور باقی رہ گئی ہے“ وہ عصر کا وقت تھا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس صحابی رضی اللہ عنہ کو اس بات سے آگاہ فرمایا تو وہ بیقرار ہو گئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا عمل بتائیے جو اس وقت میرے لیے زیادہ مناسب ہو، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِسْتَعْلُ بِالْمَعْلَمِ یعنی علم حاصل کرنے میں مشغول ہو جاؤ۔ تو وہ علم حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے اور مغرب سے قبل انتقال فرما گئے۔ راوی کا کہنا ہے کہ اگر علم سے فضل کوئی اور چیز ہوتی تو سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میں اُسی کے کرنے کا حکم فرماتے۔

(تفسیرِ کبیر)



# وُضُو کا طریقہ



- |    |    |  |
|----|----|--|
| ۴  | ۱۱ | گناہ جھڑنے کی حکایت                    |
| ۷  | ۱۲ | مصیبتوں سے حفاظت کا نسخہ               |
| ۱۴ | ۱۳ | نظر بھی کمزور نہ ہو                    |
| ۲۲ | ۱۴ | پان کھانے والے متوجہ ہوں               |
| ۲۷ | ۱۵ | انجکشن لگانے سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟   |
| ۳۱ | ۱۶ | کیا بستر دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟    |
| ۵  | ۱۷ | وضو میں شک آنے کے ۵ احکام              |
| ۶  | ۱۸ | سونے سے وضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا بیان |
| ۱۴ | ۱۹ | وضو خانہ بنوانے کا طریقہ               |
| ۲۲ | ۲۰ | جن کا وضو نہ رہتا ہو ان کیلئے ۱۶ احکام |
| ۲۷ | ۲۱ | عملی طور پر وضو کیجئے                  |
| ۳۱ | ۲۲ | اسراف سے بچنے کے لئے ۱۴ مدنی پھول      |

وَرَقِ اللّٰہِ



# وضو کا طریقہ (حنفی)

اس رسالے میں ---

نظر کبھی کمزور نہ ہو

گناہ جھڑنے کی حکایت

انجکشن لگانے سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

پان کھانے والے متوجہ ہوں

مہینہ بتوں سے حفاظت کا نسخہ

ورق الیئے ---



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## وضو کا طریقہ (غنی)

یہ رسالہ اول تا آخر پورا پڑھئے، قوی امکان ہے  
کہ آپکی کئی غلطیاں آپکے سامنے آجائیں۔  
**دُرود شریف کی فضیلت**

سرکارِ دُعا لَمْ، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
والہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے، جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی  
وجہ سے تین تین مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن  
اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔  
(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ  
مُ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)  
**عثمان غنی کا عشقِ رسول**

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار ایک مقام پر پہنچ کر



**فرمانِ مصطفیٰ:** (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

پانی منگوا یا اور وضو کیا پھر رکا یک مسکرا نے اور رُفقاء سے فرمانے لگے جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ پھر اس سوال کا خود ہی جواب دیتے ہوئے فرمایا ایک بار سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسی جگہ پر وضو فرمایا تھا اور بعد فراغت مسکرائے تھے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا تھا جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی ”وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ“ یعنی اللہ اور اس کا رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”جب آدمی وضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے اور چہرہ دھونے سے چہرے کے اور سر کا مسح کرنے سے سر کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔“ ۱۔

۱۔ رضا اللہ تعالیٰ عنہ  
وضو کر کے خدا ال ہوئے شاہ عثمان

کہا، کیوں تبسم بھلا کر رہا ہوں؟  
جواب سوال مخالف دیا پھر  
کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں

ذیہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان سرکارِ

خیر الانام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر ہر ادا اور ہر ہر سنت کو دیوانہ وار اپناتے تھے۔ نیز

اس روایت سے گناہ دھونے کا نسخہ بھی معلوم ہو گیا۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ غَزَّوَجَلَّ وَضُوئِی

کھلی کرنے سے منہ کے ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنے سے ناک کے چہرہ دھونے

سے پلکوں سمیت سارے چہرے کے ہاتھ دھونے سے ہاتھ کیساتھ ساتھ ناخنوں کے

نیچے کے سر (اور کانوں) کا مسح کرنے سے سر کے ساتھ ساتھ کانوں کے اور پاؤں دھونے

سے پاؤں کے ساتھ ساتھ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی جھڑ جاتے ہیں۔

## گناہ جھڑنے کی حکایت

الْحَمْدُ لِلّٰہ غَزَّوَجَلَّ وَضُو کر نے والے کے گناہ جھڑتے

ہیں، اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت نقل کرتے ہوئے حضرت

علامہ عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ التورانی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سیدنا امام

اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جامع مسجد کوفہ کے وضو خانہ میں تشریف



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے گھیرے سرِ حیدر و زودِ پاک پر خدا اللہ تعالیٰ اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

لے گئے تو ایک نوجوان کو وضو بناتے ہوئے دیکھا، اس سے وضو (میں استعمال شدہ پانی) کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کر لے۔ اُس نے فوراً عرض کی، ”میں نے توبہ کی“۔ ایک اور شخص کے وضو (میں استعمال ہونے والے پانی) کے قطرے ٹپکتے دیکھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس شخص سے ارشاد فرمایا، ”اے میرے بھائی تو زنا سے توبہ کر لے“۔ اس نے عرض کی ”میں نے توبہ کی“۔ ایک اور شخص کے وضو کے قطرات ٹپکتے دیکھے تو اسے فرمایا ”شراب نوشی اور گانے باجے سننے سے توبہ کر لے۔ اس نے عرض کی، ”میں نے توبہ کی“۔ سپدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کشف کے باعث پچو تکہ لوگوں کے غیوب ظاہر ہو جاتے تھے لہذا آپ نے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں اس کشف کے ختم ہو جانے کی دعا مانگی، اللہ عزوجل نے دعا قبول فرمائی جس سے آپ کو وضو کرنے والوں کے گناہ جھڑتے نظر آنا بند ہو گئے۔ ۱۔

صلوا علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد و آلہ

۱۔ المعیزان الکبریٰ جلد اول ص ۱۳۰ دار الکتب العلمیہ بیروت

قرمان مصطفیٰ (اسی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر روزہ و پنج روزہ صوم تھا اور روزہ مجھ تک پہنچتا ہے۔

## سارا بدن پاک ہو گیا !

دو حدیثوں کا خلاصہ ہے، ”جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا اس کا سر سے پاؤں تک سارا جسم پاک ہو گیا۔ اور جس نے بغیر بسم اللہ کہے وضو کیا اُس کا اتنا ہی بدن پاک ہو گا جتنے پر پانی گزرا۔“ ۱

## با وضو سونے کی فضیلت

حدیث پاک میں ہے کہ ”با وضو سونے والا روزہ رکھ کر عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔“ ۲

## با وضو مرنے والا شہید ہے

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، ”بیٹا! اگر تم ہمیشہ با وضو رہنے کی استطاعت رکھو تو ایسا ہی کرو کیونکہ مُلک الموت جس بندے کی روح حالت وضو میں قبض کرتا ہے اُس کیلئے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔“ ۳

مدینہ

۱۔ سنن دارقطنی ج ۱ ص ۱۵۸-۱۵۹ حدیث ۲۲۸-۲۲۹ ۲۔ کنز العمال ج ۹ ص ۱۲۳

حدیث ۲۵۹۹۴ ۳۔ کنز العمال ج ۹ حدیث ۲۶۰۶۰ دار الکتب العلمیہ بیروت -



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دو مرتبہ اور دو مرتبہ نام رکھ دیا اور پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں،  
”ہمیشہ با وضو رہنا مُسْتَحَب ہے۔“ ۱

## مُصِیبتوں سے حفاظت کا نسخہ

اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام  
سے فرمایا، ”اے موسیٰ! اگر بے وضو ہونے کی صورت میں تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو  
خود اپنے آپ کو ملامت کرنا۔“ ۲

”ہمیشہ با وضو رہنا اسلام کی سُنّت ہے۔“ ۳

## ”احمد رضا“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے ہر وقت با وضو رہنے کے سات فضائل

میرے آقا امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں،  
بعض عارفین (رَحِمَهُمُ اللہُ الْمُبِین) نے فرمایا، جو ہمیشہ با وضو ہے اللہ تعالیٰ اُس کو

دینے

۱ فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۷۰۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور ۲ ایضاً ۳ ایضاً

خودمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سات فضیلتوں سے مُشرّف فرمائے:-

- (۱) ملائکہ اس کی صحبت میں رغبت کریں (۲) قلم اُس کی نیکیاں لکھتا رہے (۳) اُس کے اعضاء تسبیح کریں (۴) اُس سے تکبیرِ اولیٰ فوت نہ ہو (۵) جب سوئے اللہ تعالیٰ کچھ فرشتے بھیجے کہ جن وانس کے شر سے اُس کی حفاظت کریں (۶) سکراتِ موت اس پر آسان ہو (۷) جب تک با وضو ہو امانِ الہی میں رہے۔ ۱۔

## دُگنا ثواب

یقیناً سردی، تھکن یا نزلہ، زُکام، دردِ سر اور بیماری میں وضو کرنا دشوار ہوتا ہے مگر پھر بھی کوئی ایسے وقت وضو کرے جبکہ وضو کرنا دشوار ہو تو اس کو حکمِ حدیث دُگنا ثواب ملے گا۔ ۲۔

## وضو کا طریقہ (حنفی)

کعبۃ اللہ شریف کی طرف منہ کر کے اونچی جگہ بیٹھنا مستحب ہے۔

۱۔ دینہ

۱۔ ایضاً ص ۷۰۲ تا ۷۰۳ ج ۱ تلخیص المسحوم الاوسط ج ۱ ص ۱۰۶ حدیث ۵۳۶۶ دار الکتب العلمیہ بیروت





امام مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہاتھ پر کھڑے سے دُودِ پاک دھوئے ٹھیک تہہ رانچہ پر دُودِ پاک چڑھا تھا کہ اُنہوں نے کیلئے مغفرت ہے۔

کے ہر پرزے پر پانی بہ جائے اگر روزہ نہ ہو تو غُرْ غُرْ بھی کر لیجئے۔ پھر سیدھے

۳  
ہی ہاتھ کے تین چُلو (اب ہر بار آدھا چُلو پانی کافی ہے) سے (ہر بار مل بند کر کے) تین

بار ناک میں نرم گوشت تک پانی چڑھائیے اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک

پانی پہنچائیے، اب (مل بند کر کے) اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کر لیجئے اور چھوٹی

۳  
اُنکلی ناک کے سُوراخوں میں ڈالئے۔ تین بار سار لچرہ اس طرح دھوئیے کہ

جہاں سے عاذِ تاسر کے بال اُگنا شروع ہوتے ہیں وہاں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے

تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اگر

داڑھی ہے اور احرام باندھے ہوئے نہیں ہیں تو (مل بند کرنے کے بعد) اس طرح

خلال کیجئے کہ اُنکلیوں کو گلے کی طرف سے داخل کر کے سامنے کی طرف نکالئے۔

پھر پہلے سیدھا ہاتھ اُنکلیوں کے سرے سے دھونا شروع کر کے کہنیوں سمیت

۳  
تین بار دھوئیے۔ اسی طرح پھر اُلٹا ہاتھ دھو لیجئے۔ دونوں ہاتھ آدھے بازو تک



نصرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ پر ایک مرتبہ دو رکعت نماز پڑھا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک نیر ادا کر لکھتا اور ایک نیر ادا کر پھاڑتا ہے۔

دھونا مستحب ہے۔ اکثر لوگ چلو میں پانی لیکر پہنچے سے تین<sup>۳</sup> بار چھوڑ دیتے ہیں کہ کہنی تک بہتا چلا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کہنی اور کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے لہذا بیان کردہ طریقے پر ہاتھ دھویئے۔ اب چلو بھر کر کہنی تک پانی بہانے کی حاجت نہیں بلکہ (بغیر اجازت صحیحہ ایسا کرنا) یہ پانی کا اسراف ہے۔ اب (تل بند کر کے) سر کا مسح<sup>۴</sup> اس طرح کیجئے کہ دونوں انگوٹھوں اور کلمے کی انگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین<sup>۳</sup> تین انگلیوں کے سرے ایک دوسرے سے ملا لیجئے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتے ہوئے گڈی تک اس طرح لے جائیئے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں، پھر گڈی سے ہتھیلیاں کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آئیئے، کلمے کی انگلیاں اور انگوٹھے اس دوران سر پر بالکل مس نہیں ہونے چاہئیں، پھر کلمے کی انگلیوں سے کانوں کی اندرونی سطح کا اور انگوٹھوں سے کانوں کی باہری سطح کا مسح<sup>۴</sup> کیجئے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر دُرود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

اور چھنگلیاں (یعنی چھوٹی انگلیاں) کانوں کے سوراخوں میں داخل کیجئے اور انگلیوں کی پشت سے گردن کے پچھلے حصے کا مُسَح کیجئے، بعض لوگ گلے کا اور دھلے ہوئے ہاتھوں کی کہنیوں اور کلائیوں کا مُسَح کرتے ہیں یہ سنت نہیں ہے۔ سر کا مُسَح کرنے سے قبل ٹوٹی اچھی طرح بند کرنے کی عادت بنا لیجئے بلا وجل کھلا چھوڑ دینا یا ادھورا بند کرنا کہ پانی ٹپکتا رہے گناہ ہے۔ اب پہلے سیدھا پھر الٹا پاؤں ہر بار انگلیوں سے شروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک بلکہ مُسْتَحَب ہے کہ آدمی پنڈلی تک تین تین بار دھو لیجئے۔<sup>۲</sup> دونوں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا سنت ہے۔ (خلال کے دوران ٹل بند رکھئے) اس کا مُسْتَحَب طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیاں سے سیدھے پاؤں کی چھنگلیاں کا خلال شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کیجئے اور اُلٹے ہی ہاتھ کی چھنگلیاں سے اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیاں پر ختم کر لیجئے۔ (عامہ کُتب)

حُجَّةُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ”ہر عُضْوُ



آخر میں مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب تم نہ طہین (منہا سلام) پر زرد پاک وضو کو بھی پر بھی وضو ہے ٹک میں تمام جانوں کے رب کا رسول ہوں۔

دھوتے وقت یہ امید کرتا رہے کہ میرے اس عضو کے گناہ نکل رہے ہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّيْ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وضو کے بعد یہ دعاء بھی پڑھ لیجئے (اول وآخِر درود شریف)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ ترجمہ: اے اللہ عزوجل! مجھے کثرت سے

وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ توبہ کرنے والوں میں بنادے اور مجھے پاکیزہ

رہنے والوں میں شامل کر دے۔

جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں

حدیث پاک میں ہے، ”جس نے اچھی طرح وضو کیا اور کلمہ شہادت

پڑھا اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

جس سے چاہے اندر داخل ہو۔

دینہ

۱۔ مُلَخَّصاً أَحْبَاءُ الْعُلُومِ مَرْجُم ج ۱ ص ۳۴۶ جامع ترمذی ج ۱ ص ۹

۲۔ مُلَخَّصٌ از صحيح مسلم ج ۱ ص ۱۲۲

ترجمہ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ و روزِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

## وضو کے بعد سورہ قدر پڑھنے کے فضائل

حدیث مبارک میں ہے، ”جو وضو کے بعد ایک مرتبہ سورہ قدر پڑھے تو

وہ صدیقین میں سے ہے اور جو دو مرتبہ پڑھے تو شہداء میں شمار کیا جائے اور جو تین مرتبہ

پڑھے گا تو اللہ عز و جل میدانِ محشر میں اسے اپنے انبیاء کے ساتھ رکھے گا۔“ ۱۔

## نظرِ کبھی کمزور نہ ہو

جو وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھ لیا

کرے ان شاء اللہ عز و جل اُس کی نظر کبھی کمزور نہ ہوگی۔ ۲۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

لَفْظ، ”اِنَّ اللہَ“ کے چار حُرُوف کی

نسبت سے وضو کے چار فرائض

(۱) چہرہ دھونا (۲) گہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا (۳) چوتھائی سر کا

دینہ

۱۔ کنز العمال ج ۹ ص ۱۳۲ حدیث ۲۶۰۸۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۔ مسائل القرآن ص ۲۹۱



مردان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

مسح کرنا (۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

## دھونے کی تعریف

کسی عضو (عضو) کو دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم از کم دو قطرے پانی بہ جائے۔ صرف بھیگ جانے یا پانی کو تیل کی طرح چُپڑ لینے یا ایک قطرہ بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس طرح وضو یا غسل ادا ہوگا۔

”کرم یا رب العلمین“ کے چودہ

حروف کی نسبت سے وضو کی 14 سنتیں

”وضو کا طریقہ“ (ضفی) میں بعض سنتوں اور مستحبات کا بیان ہو چکا ہے

اس کی مزید وضاحت ملاحظہ فرمائیے۔ (1) نیت کرنا (2) بِسْمِ اللہ پڑھنا۔

اگر وضو سے قبل بِسْمِ اللہ وَالْحَمْدُ لِلّہ کہہ لیں تو جب تک با وضو رہیں گے

فرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (3) دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھونا

مدینہ

۱۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۲۔ ۲۔ مرقاۃ المفاتیح مع حاشیۃ الطحطاوی ص ۵۷ فتاویٰ رضویہ

ج ۱ ص ۲۱۸ رضافاؤنڈیشن۔ ۳۔ مجمع الزوائد ج ۱ ص ۵۱۳ حدیث ۱۱۱۲ دار الفکر بیروت

مرحوم مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور دے پاک نہ پڑھے۔

- ﴿4﴾ تین بار مسواک کرنا ﴿5﴾ تین چلو سے تین بار گلی کرنا ﴿6﴾ روزہ نہ ہو تو غرغره کرنا ﴿7﴾ تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا ﴿8﴾ داڑھی ہو تو (احرام میں نہ ہونے کی صورت میں) اس کا خلال کرنا ﴿9﴾ ہاتھ اور ﴿10﴾ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا ﴿11﴾ پورے سر کا ایک ہی بار مسح کرنا ﴿12﴾ کانوں کا مسح کرنا ﴿13﴾ فرائض میں ترتیب قائم رکھنا (یعنی فرض اعضاء میں پہلے منہ پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا پھر سر کا مسح کرنا اور پھر پاؤں دھونا) اور ﴿14﴾ پے در پے وضو کرنا یعنی ایک عضو سوکھنے نہ پائے کہ دوسرا عضو دھولینا۔

”یا رسول اللہ ترے در کی فضاؤں کو سلام“ کے اُن تیس

حروف کی نسبت سے وضو کے 29 مُسْتَحَبَّات

﴿1﴾ قبلہ رو ﴿2﴾ اونچی جگہ ﴿3﴾ بیٹھنا ﴿4﴾ پانی بہاتے وقت

اعضاء پر ہاتھ پھیرنا ﴿5﴾ اطمینان سے وضو کرنا ﴿6﴾ اعضاء وضو پر پہلے

دینہ

۱۔ الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۳۵۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۶



میرزا محمد علی (علیہ السلام) جس کے پاس میرزا کرہاوردہ مجھ پر ازاد شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کج ترین شخص ہے۔

پانی چھڑ لینا خصوصاً سردیوں میں ﴿7﴾ وضو کرنے میں بغیر ضرورت کسی سے مدد نہ لینا ﴿8﴾ سیدھے ہاتھ سے گئی کرنا ﴿9﴾ سیدھے ہاتھ سے ناک میں پانی چڑھانا ﴿10﴾ اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کرنا ﴿11﴾ اُلٹے ہاتھ کی چھنکلیا ناک میں ڈالنا ﴿12﴾ انگلیوں کی پشت سے گردن کی پشت کا مسح کرنا ﴿13﴾ کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی ہوئی چھنکلیاں کانوں کے سوراخوں میں داخل کرنا ﴿14﴾ انگٹھی کو حرکت دینا جب کہ ڈھیلی ہو اور یہ یقین ہو کہ اس کے نیچے پانی بہ گیا ہے اگر سخت ہو تو حرکت دیکر انگٹھی کے نیچے پانی بہانا فرض ہے۔ ل ﴿15﴾ معذ و شرعی (اس کے تفصیلی احکام اسی رسالے کے صفحہ 42 تا 45 پر ملاحظہ فرمائیے) نہ ہو تو نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی وضو کر لینا ﴿16﴾ جو کامل طور پر وضو کرتا ہے یعنی جس کی کوئی جگہ پانی بہنے سے نہ رہ جاتی ہو اُس کا گلوں (یعنی ناک کی طرف آنکھوں کے کونے) ٹخنوں، آڑیوں، تلووں،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُزد و شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

کوئچوں (ایڑیوں کے اوپر مونے جٹھے) گھائیوں (انگلیوں کے درمیان والی جگہ) ، اور گہنیوں کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا اور بے خیالی کرنے والوں کے لئے تو فرض ہے کہ ان جگہوں کا خاص خیال رکھیں کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ جگہیں خُشک رہ جاتی ہیں اور یہ بے خیالی ہی کا نتیجہ ہے ایسی بے خیالی حرام ہے اور خیال رکھنا فرض ہے۔ ﴿17﴾ وضو کا لوٹا اُلٹی طرف رکھے اگر طشت یا پتیلی وغیرہ

سے وضو کریں تو سیدھی جانب رکھے ﴿18﴾ چہرہ دھوتے وقت پیشانی پر اس طرح پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اوپر کا کچھ حصہ بھی دھل جائے ﴿19﴾ چہرے اور

﴿20﴾ ہاتھ پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پانی بہانا فرض ہے اس کے اطراف میں کچھ بڑھانا مثلاً ہاتھ گہنی سے اوپر آدھے بازو تک اور پاؤں ٹخنوں سے اوپر آدھی پنڈلی تک دھونا ﴿21﴾ دونوں ہاتھوں سے منہ دھونا ﴿22﴾ ہاتھ

پاؤں دھونے میں انگلیوں سے شروع کرنا ﴿23﴾ ہر عضو دھونے کے بعد اس پر

مدینہ

۱۔ بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۹ مدینۃ المرشد بریلی شریف



﴿مَنْ شَاءَ مَضَى﴾ (مسئلہ فقہی علیہ السلام) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر رُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

ہاتھ پھیر کر یونڈیں پکادینا تا کہ بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں خصوصاً جبکہ مسجد میں جانا

ہو کہ فرشِ مسجد پر وضو کے پانی کے قطرے گرانا مکروہ تحریمی ہے۔ ﴿24﴾ ہر

عَضْوُ کے دھوتے وقت اور مُسْحُ کرتے وقت نیتِ وضو کا حاضر رہنا ﴿25﴾ ابتداء

میں بِسْمِ اللّٰہ کے ساتھ ساتھ دُرُود شریف اور کلمہ شہادت پڑھ لینا ﴿26﴾

اَنُحْصَاۓ وضو بلا ضرورت نہ پونچھیں اگر پونچھنا ہو تب بھی بلا ضرورت بالکل

خُشک نہ کریں کچھ تری باقی رکھیں کہ بروز قیامت نیکیوں کے پلڑے میں رکھی

جائے گی ﴿27﴾ وضو کے بعد ہاتھ نہ جھٹکیں کہ شیطان کا پنکھا ہے۔ ﴿28﴾

بعد وضو میانی (یعنی پا جامہ کا وہ حصہ جو پیشاب گاہ کے قریب ہوتا ہے) پر پانی چھڑکنا۔

۳ (پانی چھڑکتے وقت میانی کو گرتے کے دامن میں چپائے رکھنا مناسب ہے نیز وضو کرتے وقت بھی

بلکہ ہر وقت میانی کو گرتے کے دامن یا چادر وغیرہ کے ذریعہ چپائے رکھنا حیا کے قریب ہے) ﴿29﴾

مدینہ

۱ خلاصہ از البحر الرائق ج ۲ ص ۵۳۰۔ بہار شریعت حصہ ۲ ص ۲۰ مدینۃ المرشد بریلی

شریف ۳ کنز العمال ج ۹ ص ۱۳۶ حدیث ۶۱۳۳ بیروت ۴ کنز العمال

ج ۹ ص ۱۳۴ حدیث ۶۱۱۰۱ بیروت

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کرنا جسے تَحِيَّةُ الْوُضُو کہتے ہیں۔

## ”بِاَوْضُوْرِهِنَا ثَوَابُ هِيَ“ کے پندرہ حُروف کی نسبت سے وضو کے ۱۵ مکروہات

- (۱) وضو کیلئے ناپاک جگہ پر بیٹھنا (۲) ناپاک جگہ وضو کا پانی گرانا (۳) اعضاء سے وضو سے لائے وغیرہ میں قطرے ٹپکانا (منہ دھوتے وقت بھرے ہوئے چلو میں غمخو ناچرے سے پانی کے قطرے گرتے ہیں اس کا خیال رکھئے) (۴) قبلہ کی طرف تھوک یا بلغم ڈالنا یا لٹکی کرنا (۵) زیادہ پانی خرچ کرنا (حضرت صدر الشریعہ علامہ مولانا مفتی امجد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ”بہار شریعت“ حصہ دوم صفحہ نمبر ۲۳ مدینۃ الرشید بریلی شریف میں فرماتے ہیں: ناک میں پانی ڈالتے وقت آدھا چلو کافی ہے تو اب پورا چلو لینا اسراف ہے) (۶) اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو (بہر حال ٹونٹی نہ اتنی زیادہ کھولیں کہ پانی حاجت سے زیادہ گرے نہ اتنی کم کھولیں کہ سنت بھی ادا نہ ہو بلکہ مُتَوَسِّط ہو)۔ (۷) منہ پر پانی مارنا (۸) منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا (۹) ایک ہاتھ

مدینہ



فرمانِ مصطفیٰ: (سَلِّ عَلَیْهِ اَلسَّلَام) جب تم ملین (میں) ہمارے زور دیا کہ چھ تو مجھ پر بھی چھ ہے ملک میں تمام جانوں کے رب کا رسول ہیں۔

سے منہ دھونا کہ روافض اور ہندوؤں کا شعار ہے (۱۰) گلے کا مسح کرنا (۱۱) اُلٹے ہاتھ سے کُلی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا (۱۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۱۳) تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا (۱۴) دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا (۱۵) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سُکھا رہ گیا تو وضو ہی نہ ہوگا۔ وضو کی ہر سنت کا ترک مکروہ ہے اسی طرح ہر مکروہ کا ترک سنت ہے۔

## مُسْتَعْمَل پانی کا اہم مسئلہ

اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی کا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو

میں دھویا جاتا ہو جان بوجھ کر یا بھول کر ذرہ ذرہ (یعنی سوا ہاتھ) پچیس گز (۲۴۵) پچیس گز (۲۴۵)

اُلٹ، (۳) سے کم پانی (مثلاً پانی سے بھری ہوئی بالٹی یا لوٹے وغیرہ) میں پڑ جائے تو پانی

مُسْتَعْمَل (یعنی استعمال شدہ) ہو گیا اور اب وضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح

جس پر غسل فرض ہو اس کے جسم کا کوئی بے دھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ

دینہ

۱۔ بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۲۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف ۲۔ فتاویٰ مصطفویہ

ص ۱۳۹ شبیر برادرز لاہور

حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑ حالانکہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔ ہاں اگر دھلا ہاتھ یا دھلے ہوئے بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو خرچ نہیں۔ ۱۔ (مُسْتَعْمَل پانی اور وضو و غسل کے تفصیلی احکام سیکھنے کیلئے بہار شریعت حصہ ۲ کا مطالعہ فرمائیے)

## پان کھانے والے مُتَوَجِّہ ہوں

میں آقا علیہ حضرت امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملت، حامی سنت، ماجی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، پانوں کے کثرت سے عادی ٹھوٹا جبکہ دانتوں میں فہما (گیپ) ہو تجر بہ سے جانتے ہیں چھالیہ کے باریک ریزے اور پان کے ہیٹ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اس طرح منہ کے اطراف و اکناف میں جا گیر ہوتے ہیں (یعنی

دینہ

بہار شریعت حصہ ۲ ص ۸۸



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

منہ کے کونوں اور دانتوں کے کھانچوں میں گھس جاتے ہیں) کہ تین بلکہ کبھی دس بارہ<sup>۱۲</sup> ٹکٹیاں بھی اُن کے تَصْفِیَہ تام (یعنی مکمل صفائی) کو کافی نہیں ہوتیں، نہ خِلال اُنہیں نکال سکتا ہے نہ مسواک، سو اُکلیوں کے کہ پانی مَنَافِذ (یعنی سوراخوں) میں داخل ہوتا اور جُشْمِیں دینے (یعنی ہلانے) سے جے ہوئے باریک ذروں کو بندرتِج چھڑا چھڑا کر لاتا ہے، اِس کی بھی کوئی تَحْدِید (حد بندی) نہیں ہو سکتی اور یہ کَامِل تَصْفِیَہ (یعنی مکمل صفائی) بھی یُہُت مُؤَجِّد (یعنی اِس کی سخت تاکید) ہے مُتَعَدِّد احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نماز کو کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اُس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے اِس کے منہ سے نکل کر فرشتے کے منہ میں جاتا ہے اُس وقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت ایذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔

هُوَ رَاکِرْم، نَوَزِجُشْم، شاہِ بنی آدم، رَسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی رات کو نماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے، کہ مسواک

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُز و ریحوتہاراؤ رُو مجھ تک پہنچتا ہے۔

کر لے کیونکہ جب وہ اپنی نماز میں قراءت (قراءات) کرتا ہے تو فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اس کے منہ سے نکلتی ہے وہ فرشتہ کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔<sup>۱</sup> اور طبّر انسی نے کبیر میں حضرت سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دونوں فرشتوں پر اس سے زیادہ کوئی چیز گراں نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے ریزے پھنسے ہوں۔<sup>۲</sup>

### تصوّف کا عظیم مدنی نسخہ

حُجَّةُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ”وضو سے فراغت کے بعد جب آپ نماز کی طرف مُتَوَجِّہ ہوں اُس وقت یہ تصوّر کیجئے کہ جن ظاہری اعضاء پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے وہ تو بظاہر طاہر (یعنی پاک) ہو چکے مگر

دینہ

<sup>۱</sup> کنز العمال ج ۹ ص ۳۱۹ <sup>۲</sup> معجم الکبیر ج ۴ ص ۱۷۷۔ فتاویٰ رضویہ ج اول

ص ۶۲۴ تا ۶۲۵ رضا فاؤنڈیشن سرکنز الاولیاء (لاہور)۔



حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ پر اس مرتبہ جنگ اور اس مرتبہ شام و روز پاک پڑھا ہے قیامت کے دن میری شفاعت لے گی۔

دل کو پاک کئے بغیر بارگاہِ الہی عز و جل میں مناجات کرنا حیا کے خلاف ہے کیوں کہ اللہ عز و جل دلوں کو بھی دیکھنے والا ہے۔ مزید فرماتے ہیں، ظاہری وضو کر لینے والے کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دل کی طہارت (یعنی صفائی) تو بہ کرنے اور گناہوں کو چھوڑنے اور عمدہ اخلاق اپنانے سے ہوتی ہے۔ جو شخص دل کو گناہوں کی آلودگیوں سے پاک نہیں کرتا فقط ظاہری طہارت (یعنی صفائی) اور زیب و زینت پر اکتفاء کرتا ہے اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو بادشاہ کو مدعو کرتا ہے اور اپنے گھریار کو باہر سے خوب چمکاتا ہے اور رنگ و روغن کرتا ہے مگر مکان کے اندرونی حصے کی صفائی پر کوئی توجہ نہیں دیتا۔ پُچھا نہ جب بادشاہ اُس کے مکان کے اندر آ کر گندگیاں دیکھے گا تو وہ ناراض ہو گا یا راضی؟ یہ ہر ذی شعور خود سمجھ سکتا ہے۔

دینہ

۱۔ ملخص از: احیاء العلوم جلد اول صفحہ ۱۸۵ مطبوعہ دار صادر بیروت

ضرمان مصطفیٰ: (علیہ السلام) مجھ پر زور پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

## ”صَبْرُكَر“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے زخم وغیرہ سے خون نکلنے کے ۵ احکام

(۱) خون، پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اسکے بہنے میں

ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس جگہ کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وضو جاتا

رہا۔ ۱۔ (۲) خون اگر چکایا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ

لگ جاتا ہے اور خون اُبھریا چمک جاتا ہے یا خلل کیا یا مسواک کی یا انگلی سے

دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز مثلاً سیب وغیرہ کا اس پر خون کا اثر ظاہر ہوا یا ناک

میں انگلی ڈالی اس پر خون کی سُرخ آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا وضو نہیں

ٹوٹا۔ ۲۔ (۳) اگر بہا مگر بہ کر ایسی جگہ نہیں آیا جس کا غسل یا وضو میں دھونا فرض

ہو مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا یا پیپ یا خون کان کے

مدینہ

۱۔ الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۶ ۲۔ ملخص الفتاوی رضویہ ج ۱ ص ۲۸۰ رضا

فاؤنڈیشن لاہور



خودمان مصطفیٰ: لا علیٰ منہ لیل اور علم انہیں ہے کتاب میں لکھ چکا ہے، پاک تھا، جب تک ہر انہیں کتاب میں لکھا ہے کہ فرمے ان کیلئے مستعد کرتے ہیں۔

سُورَاخوں کے اندر ہی رہا باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وضو نہ ٹوٹا۔ (۴) زخم بے

شک بڑا ہے رطوبت چمک رہی ہے مگر جب تک بہے گی نہیں وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ۲

(۵) زخم کا خون بار بار پونچھتے رہے کہ بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کر لیجئے کہ اگر

اتنا خون پونچھ لیا ہے کہ اگر نہ پونچھتے تو بہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا نہیں تو نہیں۔ ۳

## انجکشن لگانے سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

(۱) گوشت میں انجکشن لگانے میں صرف اسی صورت میں وضو ٹوٹے

گا جب کہ بہنے کی مقدار میں خون نکلے (۲) جب کہ نُس کا انجکشن لگا کر پہلے اوپر

کی طرف خون کھینچتے ہیں جو کہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے لہذا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۳) اسی طرح گلوکوز وغیرہ کی ڈرپ نُس میں لگوانے سے وضو ٹوٹ جائیگا کیوں

کہ بہنے کی مقدار میں خون نکل کر نلکی میں آ جاتا ہے۔ ہاں اگر بالفرض بہنے کی مقدار

مدینہ

۱۔ ملخص افقاری رضویہ ج ۱ ص ۲۸۰ رضا فاؤنڈیشن لاہور ۲۔ ایضاً ۳۔ ایضاً

فرومان مصطفیٰ (علیہ السلام) نے پاک پڑھوے شگ تیار راہی پر زور پاک پڑھتا ہمارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

میں خون نلکی میں نہ آئے تو وضو نہیں ٹوٹے گا (۴) سرج کے ذریعے ٹیسٹ کرنے کے لئے خون نکالنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ یہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے اسی لئے یہ خون پیشاب کی طرح ناپاک بھی ہوتا ہے اس خون سے بھری ہوئی شیشی جیب میں رکھ کر نماز نہ پڑھئے۔

دکھتی آنکھ کے آنسو

(۱) آنکھ کی بیماری کے سبب جو آنسو بہا وہ نایاک ہے اور وضو بھی توڑ

دیگا۔ افسوس اکثر لوگ اس مسئلہ (مسئلہ) سے ناواقف ہوتے ہیں اور

دُکھتی آنکھ سے بوجہ مرض پہنے والے آنسو کو اور آنسوؤں کی ماخذ سمجھ کر آستین یا

کُرتے کے دامن وغیرہ سے پُنجھ کر کپڑے ناپاک کر ڈالتے ہیں۔ (۲) ناپینا کی

آنکھ سے جو رطوبت بوجہ مرض نکلتی ہے وہ ناپاک ہے اور اس سے وضو بھی ٹوٹ

جاتا ہے ۲ (۳) جو رطوبت انسانی بدن سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ ناپاک

—

١ الدر المختار مع رد المحتار ج ١ ص ٥٥٤ الدر المختار مع رد المحتار ج ١ ص ٥٥٤



فرمانِ مصطفیٰ (علیہ السلام) جو کچھ پاک مرتبہ و شریف پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراۃ اور ایک قیراۃ اور ایک قیراۃ ہوتا ہے۔

نہیں۔ ۱۔ مثلاً خون یا پیپ بہہ کرنے نکلے یا تھوڑی تے کہ منہ بھر نہ ہو پاک ہے۔

## چھالا اور پھڑیا

(۱) چھالانوح ڈالا اگر اس کا پانی بہ گیا تو وضو ٹوٹ گیا اور نہ نہیں۔ ۲۔

(۲) پھڑیا یا بالکل اچھی ہو گئی اس کی مردہ کھال باقی ہے جس میں اوپر منہ اور اندر

خلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا اور دبا کر نکالا تو نہ وضو جائے نہ وہ پانی ناپاک ہے ۳۔

ہاں اگر اس کے اندر کچھ تری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وضو بھی جاتا رہے گا اور وہ

پانی بھی ناپاک ہے۔ ۴۔ (۳) خارش یا پھڑیوں میں اگر بہنے والی رطوبت نہ ہو

صرف چپک ہو اور کپڑا اس سے بار بار چھو کر چاہے کتنا ہی سن جائے پاک ہے۔ ۵۔

(۴) ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا وضو نہ ٹوٹا، اُتسب (یعنی زیادہ

مناسب) یہ ہے کہ وضو کرے۔ ۶۔

مدینہ

۱۔ ماعوذ از فتاویٰ رضویہ تحریر شدہ ج ۱ ص ۲۸۰ ۲۔ فتح القدیر ج ۱ ص ۳۴

۳۔ خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۷ ۴۔ فتاویٰ رضویہ تحریر شدہ ج ۱ ص ۲۵۶ رضا

فاؤنڈیشن ۵۔ ماعوذ از فتاویٰ رضویہ تحریر شدہ ج ۱ ص ۲۸۰ ۶۔ ایضاً ص ۲۸۱

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پر دھوا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

## تے سے کب وضو ٹوٹتا ہے

منہ بھر تے کھانے پانی یا صُفرا (یعنی پیلے رنگ کا کڑا پانی) کی وضو توڑ دیتی ہے۔ جو تے تکلف کے بغیر نہ روکی جاسکے اسے منہ بھر کہتے ہیں۔ منہ بھر تے پیشاب کی طرح ناپاک ہوتی ہے اسکے چھینٹوں سے اپنے کپڑے اور بدن کو بچانا ضروری ہے۔ ۱۔

## ہنسنے کے احکام

(۱) رُکوع و سُجود والی نماز میں بالغ نے قہقہہ لگا دیا یعنی اتنی آواز سے

ہنسا کہ آس پاس والوں نے سنا تو وضو بھی گیا اور نماز بھی گئی، اگر اتنی آواز سے ہنسا

کہ صرف خود سنا تو نماز گئی وضو باقی ہے، مُسکرانے سے نہ نماز جائے گی نہ وضو۔ ۲۔

مُسکرانے میں آواز بالکل نہیں ہوتی صرف دانت ظاہر ہوتے ہیں۔ (۲) بالغ

نے نماز جنازہ میں قہقہہ لگایا تو نماز ٹوٹ گئی وضو باقی ہے۔ ۳۔ نماز کے علاوہ

مدینہ

البر المحتار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۹ ۴۔ مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی ص ۹۶

ایضاً



لَا تُحِلُّهُ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم نہ ملین (میںم) پر زور پاک وضو کچھ پر مٹی پر صوبے ملک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

تہتہ لگانے سے وضو نہیں جاتا مگر دوبارہ کر لینا مستحب ہے۔ ۱۔ ہمارے میٹھے میٹھے

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی تہتہ نہیں لگایا لہذا ہمیں بھی کوشش کرنی

چاہیے کہ یہ سنت بھی زندہ ہو اور ہم زور زور سے نہ بنیں۔ **فرمانِ مصطفیٰ**

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: التَّبَسُّمُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالْقَهْقَرَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ یعنی مسکرائنا

اللہ عز و جل کی طرف سے ہے اور تہتہ شیطان کی طرف سے ہے۔ ۲۔

## کیا ستر دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

عوام میں مشہور ہے کہ گھٹنا یا ستر گھٹنے یا اپنا یا پر یا ستر دیکھنے سے وضو ٹوٹ

جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ ۳۔ ہاں وضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے لے کر

دونوں گھٹنوں سمیت سب ستر چھپا ہو بلکہ استیحاء کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہئے۔ ۴۔

کہ بغیر ضرورت ستر گھلا رکھنا منع اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔

دینہ

۱۔ مرقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۸۴ المعجم الصغیر للطبرانی من اسمہ محمد

جز ۲ ص ۱۰۴ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۔ ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۳۵۲ رضا فاؤنڈیشن

۳۔ غنیۃ المستملی ص ۳۰

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ نزل و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

## غسل کا وضو کافی ہے

غسل کے لیے جو وضو کیا تھا وہی کافی ہے خواہ برہمنہ (ب۔ ر۔ نہ) نہایتیں۔ اب غسل کے بعد دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں بلکہ اگر وضو نہ بھی کیا ہو تو غسل کر لینے سے اعضاءِ وضو پر بھی پانی بہ جاتا ہے لہذا وضو بھی ہو گیا، کپڑے تبدیل کرنے سے بھی وضو نہیں جاتا۔

## تھوک میں خون

(۱) منہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ

نہیں، غلبہ کی شناخت یہ ہے کہ اگر تھوک کا رنگ سُرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے گا اور وضو ٹوٹ جائیگا یہ سُرخ تھوک ناپاک بھی ہے۔ اگر تھوک زرد ہو تو خون پر تھوک غالب مانا جائے گا لہذا نہ وضو ٹوٹے گا نہ یہ زرد تھوک ناپاک ہے۔

(۲) منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سُرخ ہو گیا اور لوٹے یا گلاس سے منہ لگا کر کھلی



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسرا روزِ دُعا پاک پڑھا اُس کے دوسرا سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

کے لئے پانی لیا تو لوٹا گلاس اور کل پانی نجس ہو گیا لہذا ایسے موقع پر چلو میں پانی لے کر احتیاط سے کُلی کیجئے اور یہ بھی احتیاط فرمائیے کہ چھینٹے اڑ کر آپکے کپڑوں وغیرہ پر نہ پڑیں۔

## دودھ پیتے بچے کا پیشاب اور قے

(۱) ایک دن کے دودھ پیتے بچے کا پیشاب بھی اسی طرح ناپاک ہے جس طرح عام لوگوں کا۔ ۱۔ (۲) دودھ پیتے بچے نے دودھ ڈال دیا اور وہ منہ بھر ہے تو (یہ بھی پیشاب ہی کی طرح) ناپاک ہے ہاں اگر یہ دودھ معدہ تک نہیں پہنچا صرف سینے تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔ ۲۔

## وضو میں شك آنے کے ۵ احکام

(۱) اگر دورانِ وضو کسی عضو کے دھونے میں شك واقع ہو اور اگر یہ

دینہ

۱۔ الدر المختار مع رد المختار ج ۱ ص ۵۷۴

۲۔ بہار شریعت حصہ ۲ ص ۲۹ مدینۃ الرشید بریلی شریف

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے مجھ پر ایک دُورِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

- زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھو لیجئے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف توجُّہ نہ دیجئے۔ اگر اسی طرح بعدِ وضو بھی شک پڑے تو اس کا کچھ خیال مت کیجئے۔ ۱۔ (۲) آپ با وضو تھاب شک آنے لگا کہ پتا نہیں وضو ہے یا نہیں، ایسی صورت میں آپ با وضو ہیں کیونکہ صرف شک سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ ۲۔ (۳) دُور سے کی صورت میں احتیاطاً وضو کرنا احتیاط نہیں اتباعِ شیطان ہے۔ (۴) یقیناً آپ اُس وقت تک با وضو ہیں جب تک وضو ٹوٹنے کا ایسا یقین نہ ہو جائے کہ قسم کھا سکیں۔ (۵) یہ یاد ہے کہ کوئی عُضْو دھونے سے رہ گیا ہے مگر یہ یاد نہیں کون سا عُضْو تھا تو بایاں (یعنی اُلٹا) پاؤں دھو لیجئے۔ ۳۔

**گلتا چھو جائے تو!**

گلتا جسم سے چھو جانے سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے چاہے گتے کا

دینہ

الدر المختار مع رد المختار ج ۱ ص ۳۰۹ ۲ الدر المختار مع رد المختار ج ۱ ص ۳۰۹  
الدر المختار مع رد المختار ج ۱ ص ۳۰۹



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ نماز اور دس مرتبہ شام (ورد پاک) پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

دسم تر ہو۔ اے ہاں کتنے کا لعب ناپاک ہے۔ ۲۔

## سونے سے وضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا بیان

نیند سے وضو ٹوٹنے کی دو شرطیں ہیں:۔ (۱) دونوں سرین اچھی طرح

جھے ہوئے نہ ہوں۔ (۲) ایسی حالت پر سویا جو غافل ہو کر سونے میں رکاوٹ نہ

ہو۔ جب دونوں شرطیں جمع ہوں یعنی سرین بھی اچھی طرح جھے ہوئے نہ ہوں نیز

ایسی حالت میں سویا ہو جو غافل ہو کر سونے میں رکاوٹ نہ ہو تو ایسی نیند وضو کو توڑ

دیتی ہے۔ اگر ایک شرط پائی جائے اور دوسری نہ پائی جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سونے کے وہ دس انداز جن سے وضو نہیں ٹوٹتا:۔ (۱) اس طرح بیٹھنا کہ

دونوں سرین زمین پر ہوں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلائے ہوں۔ ۱۔ ٹکری

، زیل، اور بس کی سیٹ پر بیٹھنے کا بھی حکم ہے ۲۔ اس طرح بیٹھنا کہ دونوں سرین

دینہ

۱۔ ماحوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۵۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور

۲۔ الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۵

فہر صانی مصنف: (علیہ السلام) جس نے مجھ پر اس مرتبہ زود پاک پڑا حال اللہ تعالیٰ اس پر سرحتیں نازل فرماتا ہے۔

زمین پر ہوں اور پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے خواہ ہاتھ زمین وغیرہ پر یا سرگھٹنوں پر رکھ لے (۳) چار زاو یعنی پالٹی (چوکڑی) مار کر بیٹھے خواہ زمین یا تخت یا چارپائی وغیرہ پر ہو (۴) دو زاو سیدھا بیٹھا ہو (۵) گھوڑے یا خچر وغیرہ پر زمین رکھ کر سوار ہو (۶) ننگی پیٹھ پر سوار ہو مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہو یا راستہ ہموار ہو (۷) تکیہ سے ٹیک لگا کر اس طرح بیٹھا ہو کہ سرین جھے ہوئے ہوں اگرچہ تکیہ ہٹانے سے یہ گر پڑے (۸) کھڑا ہو (۹) زکوع کی حالت میں ہو (۱۰) سنت کے مطابق جس طرح مرد سجدہ کرتا ہے اس طرح سجدہ کرے کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے جدا ہوں۔ مذکورہ صورتیں نماز میں واقع ہوں یا علاوہ نماز، وضو نہیں ٹوٹے گا اور نماز بھی فاسد نہ ہوگی اگرچہ قصد اسوئے، البتہ جوڑکن بالکل سوتے ہوئے ادا کیا اس کا اعادہ (یعنی دوبارہ ادا کرنا) ضروری ہے اور جاتے ہوئے شروع کیا پھر نیندا گئی تو جو حصہ جاتے ادا کیا وہ ادا ہو گیا بقیہ ادا کرنا ہوگا۔

سونے کے وہ دس انداز جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:- (۱) اکڑوں یعنی



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: "تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور پڑو تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔"

پاؤں کے تلووں کے بل اس طرح بیٹھا ہو کہ دونوں گھٹنے کھڑے رہیں (۲) پت  
یعنی پیٹھ کے بل لیٹا ہو (۳) پٹ یعنی پیٹ کے بل لیٹا ہو (۴) دائیں یا بائیں  
کروٹ لیٹا ہو۔ (۵) ایک گھنٹی پر ٹیک لگا کر سو جائے (۶) بیٹھ کر اس طرح سویا کہ  
ایک کروٹ ٹھکا ہو جس کی وجہ سے ایک یا دونوں سرین اٹھے ہوئے ہوں (۷) نگلی  
پیٹھ پر سوار ہو اور جانور پستی کی جانب اتر رہا ہو (۸) پیٹ رانوں پر رکھ کر دوزانو اس  
طرح بیٹھے سویا کہ دونوں سرین جمے نہ رہیں (۹) چار زاو یعنی چوکڑی مار کر اس  
طرح بیٹھے کہ سر رانوں یا پنڈلیوں پر رکھا ہو (۱۰) جس طرح عورت سجدہ کرتی ہے  
اس طرح سجدہ کے انداز پر سویا کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے  
ہوں یا کلاسیاں بچھی ہوئی ہوں۔ مذکورہ صورتیں نماز میں واقع ہوں یا نماز کے علاوہ  
وضو ٹوٹ جائے گا۔ پھر اگر ان صورتوں میں قصد اسویا تو نماز فاسد ہوگئی اور بلا قصد  
سویا تو وضو ٹوٹ جائے گا مگر نماز باقی ہے۔ بعد وضو (مخصوص شرائط کے ساتھ) بقیہ  
نماز اسی جگہ سے پڑھ سکتا ہے جہاں نیند آئی تھی۔ شرائط نہ معلوم ہوں تو نئے سرے  
سے پڑھ لے۔

دینہ

۱۔ ماحوذار فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ ج ۱ ص ۳۶۵ تا ۳۶۶ رضا فاؤنڈیشن





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کتاب میں لکھ دیا کہ گھٹا جب تک ہر ام اس کتاب میں لکھا ہے کہ شیئ من کلہ استھار کرتے ہیں گے۔

ٹوٹنی کی دھار براہِ راست فرش پر گرنے کے بجائے ڈھلوان پر گرے ورنہ دانتوں میں خون وغیرہ آنے کی صورت میں وہی چھینٹے اڑنے کا مسئلہ رہے گا اگر آپ محتاط وضو خانہ بنوانا چاہتے ہیں تو اسی رسالے کے پیچھے دئے ہوئے نقشے سے رہنمائی حاصل کیجئے۔ ڈبلیوسی (W.C.) میں پانی سے استنجا کرنے کی صورت میں نمونہ دونوں پاؤں کے ٹخنوں کی طرف چھینٹے آتے ہیں لہذا فراغت کے بعد احتیاطاً پاؤں کے یہ حصے دھو لینے چاہئیں۔

## وضو خانہ بنوانے کا طریقہ

گھریلو وضو خانہ کی کل مساحت یعنی لمبائی چوڑائی چالیس چالیس انچ، اونچائی زمین سے 16 انچ، اس کے اوپر مزید نو انچ اونچی نشست گاہ جس کا عرض ساڑھے دس انچ اور لمبائی ایک سرے سے دوسرے سرے تک یعنی زینہ کی مانند، اس نشست گاہ اور سامنے کی دیوار کا درمیانی فاصلہ 26 انچ، آگے کی طرف اس طرح ڈھلوان (slope) بنوائے کہ ٹالی ساڑھے تین انچ سے زیادہ نہ ہو،

نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) بھی پر کثرت سے اُردو پاکِ دھو بٹک تھارا اچھ پُرا اُردو پاکِ دھو تھارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

پاؤں رکھنے کی جگہ قدم کی لمبائی کی مقدار سے معمولی زیادہ مثلاً کل ساڑھے گیارہ

انچ ہو، دونوں قدموں کے درمیانی حصے میں مزید اندر کی طرف ساڑھے چار انچ کا

کھانچہ ڈھلوان کی صورت میں زمین تک اس طرح لے جائیے کہ نالی ساڑھے

تین انچ سے بڑی نہ ہونے پائے۔ پوری ڈھلوان میں کہیں بھی اُبھار نہ رکھا جائے۔

L (ایل) ساخت کا مکسچر نالی کی زمین سے 32 انچ اوپر ہو، اس پانی کی دھار

کھانچے والی ڈھلوان (slope) پر پڑے گی اور آپکے لئے دانتوں کے خون

وغیرہ نجاست سے بچنا ان شاء اللہ عزوجل آسان ہو جائے گا۔ معمولی ترمیم

کر کے مساجد میں بھی اسی ترکیب سے وضو خانہ بنوایا جاسکتا ہے۔

**”یا رسول اللہ“ کے دس حروف کی**

**نسبت سے وضو خانے کے 10 مدنی پھول**

ممکن ہو تو اسی رسالے کے پیچھے دیئے ہوئے وضو خانہ کے نقشے سے

رہنمائی حاصل کر کے اپنے گھر میں وضو خانہ بنوایئے۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو چھ پاؤں پر تیز دوشرب پاؤں سے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیرالہ اور ایک قیرالہ پہاڑ جتنا ہے۔

معمار کے دلائل سے بغیر دیئے ہوئے نقشے کے مطابق بنے ہوئے گھریلو وضو خانے کے بالائی (یعنی پاؤں رکھنے والے) فرش کی ڈھلوان (slope) دو<sup>۲</sup> انچ رکھے۔

معمار اگر ایک سے زیادہ ٹل لگوانے ہوں تو دونوں کے درمیان 25 انچ کا فاصلہ رکھے۔

معمار وضو خانے کی ٹونٹی میں حسب ضرورت پلاسٹک کی پیل لگا لیجئے۔  
معمار اگر پائپ دیوار کے باہر سے لگوائیں تو حسب ضرورت نشست گاہ ایک یا دو انچ مزید دور کر لیجئے۔

معمار بہتر یہ ہے کہ کچا کام کروا کر ایک آدھ بار اس پر بیٹھ کر یا وضو کر کے اچھی طرح دیکھ لینے کے بعد مٹخہ کروائے۔

معمار وضو خانے یا حمام وغیرہ کے فرش پر ٹائلز لگوانے ہوں تو کھر دے (Slip Resistance Tiles) لگوائے تاکہ پھسلنے کا خطرہ کم ہو جائے۔

فرمانِ معصوم (علیہ السلام) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

مسجد بہتر یہی ہے کہ وضو خانے پر چار خانے دار ٹائلز (CHECK TILES) لگوائے تاکہ پھسلنے کا امکان ہی نہ رہے۔

مسجد اگر چار خانے دار ٹائلز نہ مل سکیں تو پاؤں رکھنے کی جگہ کا بر اور اس کے بعد والی ڈھلان کم از کم دو درانچ پتھر ملی اور خوب کھر دری اور گول بنوائے تاکہ ضرورت پاؤں رگڑ کر میل چھڑایا جاسکے۔

مسجد باورچی خانہ، غسل خانہ، بیت الخلاء کا فرش، کھلا صحن، چھت، مسجد کا وضو خانہ اور جہاں جہاں پانی بہانے کی ضرورت پڑتی ہے ان مقامات کے فرش کی ڈھلوان (slope) <sup>معصم</sup> ایسا ہوتا ہے اُس سے ہلکا جھجک ڈیڑھ گنا (مثلاً) وہ درانچ کہے تو آپ تین انچ) رکھوائے۔ معمار تو یہی کہے گا کہ آپ فکر مت کیجئے ایک قطرہ بھی پانی نہیں رُکے گا اگر آپ اس کی باتوں میں آگئے تو ہو سکتا ہے ڈھلوان برابر نہ بنے لہذا اُس کی بات پر اعتماد نہیں کریں گے تو ان شاء اللہ عزوجل اس کا فائدہ آپ خود ہی دیکھ لیں گے کیوں کہ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ و روزِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

مشاہدہ یہی ہے کہ اکثر فُرش وغیرہ پر جگہ جگہ پانی کھڑا رہ جاتا ہے۔

## جن کا وضو نہ رہتا ہو ان کیلئے 6 احکام

۱۔ قطرہ آنے پیچھے سے رت خارج ہونے، زخم بہنے، دھکتی آنکھ سے بوجہ

مرض آنسو بہنے، کان، ناف، پستان سے پانی نکلنے پھوڑے یا ناسور سے

رطوبت بہنے اور دُشت آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اگر کسی کو اس طرح کا

مرض مسلسل جاری رہے اور شروع سے آخر تک پورا ایک وقت گزر گیا

کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ شرعاً معذور ہے۔ ایک وضو

سے اُس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔ اسکا وضو اس مرض سے

نہیں ٹوٹے گا۔

۲۔ فرض نماز کا وقت جاتے ہی معذور کا وضو جاتا رہتا ہے اور یہ حکم اس

صورت میں ہوگا جب معذور کا عذر دورانِ وضو یا بعدِ وضو ظاہر ہو اگر

مدینہ

۱۔ مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی ص ۱۴۹

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ تہجد دو سو بار زورِ پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

ایسا نہ ہو اور دوسرا کوئی حَدَث بھی لاجق نہ ہو تو فرض نماز کا وقت جانے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ۱۔ فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو سورج غروب ہوتے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔ ۲۔

۳۔ جب عذرِ ثبات ہو گیا تو جب تک نماز کے ایک پورے وقت میں ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا۔ مثلاً کسی کو سارا وقت قطرہ آتا رہا اور اتنی مہلت ہی نہ ملی کہ وضو کر کے فرض ادا کر لے تو معذور ہو گیا۔ اب دوسرے اوقات میں اتنا موقع مل جاتا ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے مگر ایک آدھ دفعہ قطرہ آ جاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔

مدینہ

۱۔ مُلخص الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۵۵۶ ۲۔ الہدایۃ مع فتح القدیر ج ۱ ص ۱۶۰



مرض مصطبر (سلیبہ تعالیٰ علیہ السلام) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھے۔

ہاں اگر پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ایک بار بھی قطرہ نہ آیا تو معذور نہ رہا پھر جب کبھی پہلی حالت آئی (یعنی سارا وقت مسلسل مرض ہوا) تو پھر معذور ہو گیا۔ ۱

معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے ہاں اگر دوسری کوئی چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا مثلاً جس کو ریح خارج ہونے کا مرض ہے قطرہ نکلنے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور جس کو قطرہ کا مرض ہے اس کا ریح خارج ہونے سے وضو جاتا رہے گا۔

معذور نے کسی محدث (یعنی وضو توڑنے والے عمل) کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے پھر وضو کے بعد وہ عذر والی چیز پائی گئی تو وضو ٹوٹ گیا (یہ حکم اس صورت میں ہوگا جب معذور نے اپنے عذر کے بجائے کسی دوسرے سبب کی وجہ سے وضو کیا ہو اگر اپنے

دینہ

۱ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۴۱

فروعین مصطفیٰ (علیہ السلام) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور ڈھریا نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کچھ ترین شخص ہے۔

عذر کی وجہ سے وضو کیا تو بعد وضو عذر پائے جانے کی صورت میں وضو نہ ٹوٹے گا (مثلاً جس کو قطرہ آتا تھا اس کی ریح خارج ہوئی اور اس نے وضو کیا اور وضو کرتے وقت قطرہ بند تھا اور وضو کرنے کے بعد قطرہ آیا تو وضو ٹوٹ گیا۔ ہاں اگر وضو کے درمیان قطرہ جاری تھا تو نہ گیا۔ ۱۔

معدور کو ایسا عذر ہو کہ جس کے سبب کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں تو اگر ایک دُرہم سے زیادہ ناپاک ہو گئے اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو پاک کر کے نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی ناپاک ہو جائے گا تو اب دھونا ضروری نہیں۔ اسی سے پڑھے اگرچہ مصلیٰ بھی آلودہ ہو جائے تب بھی اس کی نماز ہو جائے گی۔ ۲۔

(معدور کے وضو کے تفصیلی مسائل بہار شریعت حصہ ۲ سے معلوم کر لیجئے)

۱۔ الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۵۵۷ ۲۔ الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۵۵۶  
فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۷۵ رضا فاؤنڈیشن لاہور۔



مرتبہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

## سات مُتَفَرِّقات

- (۱) پیشاب، پاخانہ، ودی، مَذی، مَنی، کیڑا یا پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں تو وضو جاتا رہیگا۔ ۱۔ (۲) مرد یا عورت کے پیچھے سے معمولی سی ہوا بھی خارج ہوئی وضو ٹوٹ گیا۔ ۲۔ مرد یا عورت کے آگے سے ہوا خارج ہوئی وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ۳۔ (۳) بے ہوش ہو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ۴۔ (۴) بعض لوگ کہتے ہیں کہ خنزیر کا نام لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ غلط ہے۔ (۵) دورانِ وضو اگر ریح خارج ہو یا کسی سبب سے وضو ٹوٹ جائے تو نئے سرے سے وضو کر لیجئے پہلے دُھلے ہوئے اعضاء بے دُھلے ہو گئے۔ ۵۔ (۶) قرآن پاک یا اس کی کسی آیت کو یا کسی بھی زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ ہوا سکو بے وضو چھونا حرام ہے۔ ۶۔ (۷) آیت کو بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی بے وضو پڑھنے میں خرچ نہیں۔

مدینہ

۱۔ الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۶ ۲۔ ألفا ۳۔ الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۶ ۴۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۲ ۵۔ ماخوذ از: فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۵۵ رضا فاؤنڈیشن ۶۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۸ -

حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر رزق پاک نہ پڑھا تو حق وہ بد بخت ہو گیا۔

یا ربِّ المصطفیٰ غَزُوْ جَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں اِسراف سے

امین: بجاؤ النبی

بچتے ہوئے شرعی وضو کے ساتھ ہر وقت با وضو رہنا نصیب فرما۔ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

## وضو میں پانی کا اِسراف

آج کل اکثر لوگ وضو میں تیز نل کھول کر بے تحاشہ پانی بہاتے ہیں۔

حتیٰ کہ بعض تو وضو خانے پر آتے ہی پہلے نل کھولتے ہیں اس کے بعد آستین

چڑھاتے ہیں اتنی دیر تک مَعَاذَ اللہ غَزُوْ جَلَّ پانی ضائع ہوتا رہتا ہے، اسی طرح

مَسْح کے دوران اکثریت نل کھلا چھوڑ دیتی ہے! ہم سب کو اللہ غَزُوْ جَلَّ سے ڈر کر

اِسراف سے بچنا چاہئے، قیامت کے روز ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ کا حساب ہوگا۔

اِسراف کی مَذْمُوت میں چار احادیثِ مبارکہ سنئے اور خوفِ خداوندی غَزُوْ جَلَّ سے

لرزئیے۔

## (۱) جاری نہر پر بھی اِسراف

اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیدہ آمینہ کے گلشن کے مہکتے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر زور و پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

پھول غزو و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گزرے تو وہ وضو کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا، یہ اسراف کیسا؟ عرض کی، کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا، ”ہاں اگرچہ تم جاری نہر پر ہو“۔

### اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

میرے آقا علیہ السلام، امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں، حدیث نے نہر جاری میں بھی اسراف ثابت فرمایا اور اسراف شرع میں مذموم ہی ہو کر آیا ہے۔ آیہ کریمہ اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (ترجمہ کنز الایمان: بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں۔ ب ۸ الانعام ۱۴۱) مطلق ہے تو یہ اسراف بھی مذموم و ممنوع ہی ہوگا بلکہ خود اسراف فی الوضو میں صیغہ نکی وارد اور نکی حیۃ مفید تحریم۔ (یعنی وضو میں اسراف کی نکی ممانعت) کا حکم آیا ہے اور حقیقت میں ممانعت کا حکم حرام ہونے کو فائدہ دیتا ہے۔

۱۔ ابن ماجہ، حدیث ۴۲۵، ج ۱ ص ۲۵۴ دار المعرفہ بیروت ۲۔ فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ ج اول ص ۷۳۱

فروغیہ مصطفیٰ (علیہ السلام) نے مجھ پر ایک بار زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## مفتی احمد یار خان کی تفسیر

مفسر شہیر حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ کے فتویٰ میں پیش کردہ سورۃ الانعام کی آیت کریمہ نمبر ۱۴۱ کے تحت بے جا خرچ (یعنی اسراف) کی تفصیل بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں، ”نا جائز جگہ پر خرچ کرنا بھی بے جا خرچ ہے اور سارا مال خیرات کر کے بال بچوں کو فقیر بنانا دینا بھی بے جا خرچ ہے، ضرورت سے زیادہ خرچ بھی بے جا خرچ ہے اسی لئے اعضاء و وضو کو (بلا اجازت شرعی) چار بار دھونا اسراف مانا گیا ہے۔“

## (۲) اسراف نہ کر

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، اللہ کے

محبوب، دانائے غیوب، منزّہ عن العیوب عزوجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا فرمایا، ”اسراف نہ کر اسراف نہ کر۔“

دینہ

۱۔ نور العرفان ص ۲۳۲ ۲۔ ابن ماجہ، حدیث ۴۳۴ ج ۱ ص ۲۵۴ دار المعرفہ بیروت



خبر جانِ مصطفیٰ: (علیہ السلام) جب تم سرِ طین (مہمہ السلام) پر زور و پاک پر صحتِ کھ پر بھی چڑھو گے، میرا تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

(۳) اِصرافِ شیطانی کام ہے

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ وضو میں بہت

سایانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور وہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔ ۱۔

(۴) جنت کا سفید محل مانگنا کیسا؟

حضرت سیدنا عبد اللہ ابنِ مُعْقِل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو اس

طرح دعا مانگتے سنا کہ الہی! میں تجھ سے جنت کا وہی طرف والا سفید محل مانگتا

ہوں۔ تو فرمایا کہ اے میرے بچے! اللہ عز و جل سے جنت مانگو اور دوزخ سے اُس

کی پناہ مانگو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرمایا کہ اس

اُمت میں وہ قوم ہوگی جو موصو اور دُعا میں حد سے تجاوز کیا کرے گی۔ ۲

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مفسر شہیر حضرت مفتی**

المستند

۱- کسر العمال رقم الحديث ۲۶۲۵۵ ج ۹ ص ۱۴۴ ابو داود حديث ۹۶ ج ۱ ص ۶۸ دار  
احياء التراث العربی۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں، ”دعا میں تجاوز (یعنی حد سے بڑھنا) تو یہ ہے کہ ایسی بات کا تعین کیا جائے جس کی ضرورت نہیں جیسے ان کے صابن جزا دہ نے کیا۔ فردوس (جو کہ سب سے اعلیٰ جنت ہے اُس کا) مانگنا بہتر ہے کہ اس میں شخصی تعین نہیں نوعی تقوُّر ہے اس کا حکم دیا گیا ہے وضو میں حد سے بڑھنا دو طرح سے ہو سکتا ہے (تین بار دھونے کے بجائے) تعداد میں زیادتی اور عضو کی حد میں زیادتی جیسے پاؤں گھسنے تک دھونا اور ہاتھ بغل تک کہ یہ دونوں باتیں ممنوع ہیں۔ ۱۔

## بُرا کیا ظلم کیا

ایک اعرابی نے خدمتِ اقدس حضورِ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر وضو کے بارے میں پوچھا، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں وضو کر کے دکھایا جس میں ہر عضو تین تین بار دھویا پھر فرمایا، وضو اس

دینہ

۱۔ مرقا ج اول ص ۲۳۹



میرزا محمد علی صاحب دہلوی نے بھی اس مرتبہ زور دیا کہ اگرچہ حالانکہ تعالیٰ اس پر سزا جہنمیں نازل فرماتا ہے۔

طرح ہے، تو جو اس سے زائد کرے یا کم کرے اس نے بُرا کیا اور ظلم کیا۔

## عملی طور پر وضو سیکھئے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس حدیث پاک

سے معلوم ہوا کہ سکھانے کیلئے خود عملی طور پر وضو کر کے دوسرے کو دکھانا سنت

سے ثابت ہے۔ مُبَلِّغین کو چاہئے کہ اس پر عمل کرتے ہوئے بغیر

اسراف کے صرف حسب ضرورت پانی بہا کر تین تین بار اعضاء دھو کر وضو کر کے

اسلامی بھائیوں کو دکھائیں۔ ہرگز بلا حاجت شرعی کوئی عُضْو چار بار نہ دھلے اس

کا خیال رکھا جائے، پھر جو بخوشی اپنی اصلاح کروانا چاہے وہ بھی وضو کر کے مبلغ

کو دکھائے اور اپنی غلطیاں دور کروائے۔ دعوتِ اسلامی کے سُنُّوں کی تربیت

کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت میں یہ مَدَنی کام اَحْسَن

طریقے پر ہو سکتا ہے۔ دُزست وضو کرنا ضرور ضرور سیکھ لیجئے۔ صرف ایک

دینہ

۱۔ نسائی ج ۱ ص ۸۸ دار الحیل بیروت

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو چہ تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

آدھ بار وضو کا طریقہ پڑھ لینے سے صحیح معنوں میں وضو کرنا آجائے یہ بہت مشکل ہے۔ بار بار مشق کرنی ہوگی۔

## مسجد اور مندر سے کے پانی کا اسراف

مسجد و مندر سے وغیرہ کے وضو خانہ میں جو پانی ہوتا ہے وہ ”وُثْف“ کے حکم میں ہوتا ہے۔ اس کے اور اپنے گھر کے پانی کے احکام میں فرق ہوتا ہے۔ جو لوگ مسجد کے وضو خانے پر بے دردی کے ساتھ پانی بہاتے ہیں بلکہ وضو میں پلا ضرورت فقط غفلت یا جہالت کے سبب تین سے زائد مرتبہ اعضاء دھوتے ہیں وہ اس مبارک فتویٰ پر خوب غور فرمالیں، خوفِ خدا غزوِ اجل سے لرزیں اور آئندہ کیلئے توبہ کر لیں۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت،



طرحین مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے مجھ پر اس مرتبہ گناہ اور اس مرتبہ ٹھانہ اور وہ پاک پڑھا سے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”اگر وقف پانی سے وضو کیا تو زیادہ خرچ کرنا بالائتفاق حرام ہے کیوں کہ اس میں زیادہ خرچ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور مدارس کا پانی اسی قسم کا ہوتا ہے جو کہ صرف ان ہی لوگوں کیلئے وقف ہوتا ہے جو شرعی وضو کرتے ہیں۔“ ۱۔

**میثم میثم اسلامی بھائیو!** جو اپنے آپ کو اسراف

سے نہیں بچا پاتا اُسے چاہئے کہ مملوکہ (یعنی اپنی ملکیت کے) مثلاً اپنے گھر کے پانی سے وضو کرے۔ معاذ اللہ عزوجل اس کا یہ مطلب نہیں کہ ذاتی پانی کے اسراف کی کھلی چھوٹ ہے بلکہ گھر میں خوب مشق کر کے شرعی وضو سیکھ لے تاکہ مسجد کے پانی کا اسراف کر کے حرام کام تکب نہ ہو۔

مدینہ

۱۔ فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ ج اول ص ۶۵۸ رضا فاؤنڈیشن

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

## ”احمد رضا“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے اعلیٰ حضرت کی طرف سے اِسراف سے بچنے کی 7 تدابیر

بعض لوگ چُلُو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو گرا بیکار گیا اس سے احتیاط چاہئے۔

ہر چُلُو بھرا ہونا ضروری نہیں بلکہ جس کام کیلئے لیں اُس کا اندازہ رکھیں مثلاً ناک میں نرم بانے تک پانی چڑھانے کو پورا چُلُو کیا ضرور نصف (یعنی آدھا) بھی کافی ہے بلکہ بھر اچُلُو گُلی کیلئے بھی درکار نہیں۔

لوٹے کی ٹُونٹی مَوَیِط مُعَدِّل چاہئے کہ نہ ایسی تنگ کہ پانی بدیر (یعنی دیر میں) دے نہ فراخ (یعنی کُشاہ) کہ حاجت سے زیادہ گرائے، اس کا فرق یوں معلوم ہو سکتا ہے کہ کٹوروں میں پانی لے کر وضو کیجئے تو بہت خرچ ہوگا یونہی فراخ (یعنی کُشاہ ٹُونٹی) سے بہانا زیادہ خرچ کا باعث



ضرر صان مصطفیٰ: (اصلی مرتبہ پانچ بار، اس نے کتاب میں کچھ بار ۱۱ بار تک نماز جب تک ہر ۱۱ بار کتاب میں لکھا ہے گاڑنے اس کیلئے استفادہ کرنے میں گئے۔

ہے۔ اگر لوٹا ایسا (یعنی کشادہ ٹونٹی والا) ہو تو احتیاط کرے پوری دھار نہ

گرائے بلکہ بار یک۔ (غل کھولنے میں بھی انہیں باتوں کا خیال رکھے)

اعضاء دھونے سے پہلے اُن پر پھیر گا ہاتھ پھیر لے کہ پانی جلد دوڑتا

ہے اور تھوڑا (پانی)، بہت (پانی) کا کام دیتا ہے خصوصاً موسم سرما (یعنی

سردیوں) میں اس کی زیادہ حاجت ہے کہ اعضاء میں خشکی ہوتی ہے اور

بہت دھار بیچ میں جگہ خالی چھوڑ دیتی ہے جیسا کہ مشاہدہ (یعنی دیکھی

بھالی بات) ہے۔

کلائیوں پر بال ہوں تو تر شواہدیں کہ اُن کا ہونا پانی زیادہ چاہتا ہے

اور مونڈنے سے سخت ہو جاتے ہیں اور تراشنا مشین سے بہتر کہ خوب

صاف کر دیتی ہے اور سب سے اُحسن و افضل نورہ (ایک طرح کا بال صفا

پاؤڈر) ہے کہ ان اعضاء میں یہی سنت سے ثابت۔ چنانچہ

حضرت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت سے آزار پاک پڑھا جب تک تھا انھ پر آزار پاک پڑھتا تھا اسے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

المؤمنین سیدنا ائمہ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ عز وجل

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب ٹورہ کا استعمال فرماتے تو ستر مقدس پر اپنے دست

مبارک سے لگاتے اور باقی بدن متور پر آزار واج مظہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

لگادیتیں۔ اے اور ایسا نہ کریں تو دھونے سے پہلے پانی سے خوب بھگو لیں کہ سب بال

بچھ جائیں ورنہ کھڑے بال کی جو میں پانی گزر گیا اور نوک سے نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔

دست و پا (ہاتھ و پاؤں) پر اگر لوٹے سے دھار ڈالیں تو ناخنوں سے

کہنیوں یا (پاؤں کے) گتوں کے اوپر تک علی الاتصال (یعنی

مسل) اتاریں کہ ایک بار میں ہر جگہ پر ایک ہی بار گرے پانی جبکہ

گر رہا ہے اور ہاتھ کی روانی (مل جل) میں دیر ہوگی تو ایک جگہ پر مکڑر

(یعنی بار بار) گرے گا۔ (اور اس طرح اسراف کی صورت پیدا ہو سکتی ہے)

بعض لوگ یوں ہی کرتے ہیں کہ ناخن سے کہنی تک یا (پاؤں کے) گتے

دینہ

ابن ماجہ، حدیث ۳۷۱۵، ج ۴، ص ۲۲۵ دار المعرفہ بیروت



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو کچھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قبر الما اور ایک قبر المامہ پہاڑ بنتا ہے۔

تک بہاتے لائے پھر دو بارہ سہ بارہ کیلئے جو ناخن کی طرف لے گئے تو ہاتھ نہ روکا بلکہ دھار جاری رکھی ایسا نہ کریں کہ تثلیث کے عوض (یعنی تین بار کے عوض) پانچ بار ہو جائے گا بلکہ ہر بار گھنی یا (پاؤں کے) گئے تک لا کر دھار روک لیں اور رُکا ہوا ہاتھ ناخنوں تک لے جا کر وہاں سے پھر اجراء (پانی بہانا شروع) کریں کہ سنتِ خبی ہے کہ ناخن سے گھنیوں یا گتوں تک پانی بہے نہ اس کا عکس۔ (یعنی کہنی یا گتے سے ناخنوں کی طرف پانی بہاتے ہوئے لے جانا سنت نہیں)

**قول جامع یہ ہے کہ سلیقے سے کام لیں۔** امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا، ”سلیقے سے اُٹھاؤ تو تھوڑا بھی کافی ہو جاتا ہے اور بد سلیقگی پر تو بہت (سا) بھی کفایت نہیں کرتا۔“

دینہ

از افادات: فتاویٰ رضویہ شریف تحریر شدہ ج اول ص ۷۶۵ تا ۷۷۰  
رضافاؤنڈیشن

فرمانِ محکمہ (اسلامی تعلیم و تربیت) نے مجھ پر زور و شریف پڑھا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

## ”یا ربِّ اِسراف سے بچا“ کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے اِسراف سے بچنے کیلئے 14 مَدَنی پھول

آج تک جتنا بھی ناجائز اِسراف کیا ہے، اُس سے توبہ کر کے آئندہ بچنے کی بھرپور کوشش شروع کیجئے۔

غور و فکر کیجئے کہ ایسی صورت متعین ہو جائے کہ وضو اور غسل بھی سنت کے مطابق ہو اور پانی بھی کم سے کم خرچ ہو۔ اپنے آپ کو ڈرائیے کہ قیامت میں ایک ایک ذرّہ اور قطرہ قطرہ کا حساب ہونا ہے۔

وضو کرتے وقت نل احتیاط سے کھولئے، دورانِ وضو ممکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دتے پر رکھئے اور ضرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتے رہئے۔

نل کے مقابلے میں لوٹے سے وضو کرنے میں پانی کم خرچ ہوتا ہے جس کیلئے ممکن ہو وہ لوٹے سے وضو کرے، اگر نل کے بغیر گزارہ نہیں تو ممکنہ صورت میں یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ جن جن اعضاء میں آسانی ہو وہ



اور یہاں صحت (اصلی اور خیالی) میں اس مسلم (جب تم غیر ملکی زمین پر ہو) پر وضو کرنا لازم ہے۔ مگر تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

لوٹے سے دھو لے۔ نل سے وضو کرنا جائز ہے، بس کسی طرح بھی اِسرائف سے بچنے کی صورت نکالنی چاہئے۔

مسحۃٓ مِسْوَاک بکلی، غَرغَرہ، ناک کی صَفائی، داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خِلال اور مَسْح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنائیے۔

مسحۃٓ بِالْمُخَصَّصِ سر دیوں میں وضو یا غسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی کے حُصول کی خاطر پائپ میں جمع شدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی ترکیب بنائیے۔

مسحۃٓ ہاتھ یا منہ دھونے کیلئے صابون کا جھاگ بنانے میں بھی پانی احتیاط سے خرچ کیجئے۔ مثلاً ہاتھ دھونے کیلئے چلو میں پانی کے تھوڑے قطرے ڈال کر صابون لیکر جھاگ بنایا جاسکتا ہے اگر پہلے سے صابون ہاتھ میں لیکر پانی ڈالیں گے تو پانی زیادہ خرچ ہو سکتا ہے۔

ترجمہ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو گھبراہٹ میں ہو، روزِ جمعہ پر روزِ جمعہ اور روزِ شریف پر روزِ شریف پڑھے گا، میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

**مسئلہ استعمال کے بعد ایسی صابون دانی میں صابون رکھے جس میں پانی بالکل نہ ہو، جان بوجھ کر پانی میں رکھ دینے سے صابون گھل کر ضائع ہوگا۔ ہاتھ دھونے کے عین کے کناروں پر بھی صابون نہ رکھا جائے کہ پانی کی وجہ سے جلدی گھل جاتا ہے۔**

**مسئلہ پی چکنے کے بعد گلاس میں بچا ہوا پھینک دینے کے بجائے دوسرے کو پلا دیجئے یا کسی اور استعمال میں لے لیجئے۔**

**مسئلہ پھل، کپڑے، برتن اور فرش بلکہ چائے کا کپ یا ایک چمچ بھی دھوتے وقت اس قدر زیادہ غیر ضروری پانی بہانے کا آج کل رواج ہے کہ حساس اور دل جلے آدمی سے دیکھا نہیں جاتا!!! اے کاش!۔**

دل میں اُتر جائے مری بات

**مسئلہ اکثر کمروں میں خواجہ خواہ دن رات بٹیاں جلتی اور شمعے جلتے رہتے ہیں، ضرورت پوری ہو جانے کے بعد بٹیاں اور شمعے وغیرہ بند کر دینے کی**



مرحوم مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دس ہزار دوسو بار زود پاک پڑھا اس کے دس سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

عادت بنائیے، ہم سبھی کو حسابِ آخرت سے ڈرنا اور ہر معاملے میں اسراف سے بچتے رہنا چاہئے۔

استحمام خانہ میں لوٹا استعمال کیجئے کہ فوارے سے طہارت کرنے میں پانی بھی زیادہ خرچ ہوتا ہے اور پاؤں بھی اکثر آلود ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک کو چاہئے کہ ہر بار پیشاب کرنے کے بعد ایک لوٹا پانی لیکر W.C. کے کناروں پر تھوڑا سا بہائے پھر قدرے اوپر سے (مگر چھینٹوں سے بچتے ہوئے) بڑے سوراخ میں ڈال دیا کرے ان شاء اللہ عزوجل بدبو اور جراثیم کی افزائش میں کمی ہوگی۔ ”فلش ٹینک“ سے صفائی میں پانی بہت زیادہ صرف ہوتا ہے۔

قل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اس کا حل نکالنے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔ بسا اوقات مساجد و مدارس کے قل ٹپکتے رہتے ہیں مگر کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا انتظامیہ کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اپنی آخرت کی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

بہتری کیلئے فوراً کوئی ترکیب کرنی چاہئے۔

کھانا کھانے، چائے یا کوئی مشروب پینے، پھل کاٹنے وغیرہ معاملات میں خوب احتیاط فرمائیے تاکہ ہر دانہ، ہر غذائی ذرہ اور ہر قطرہ استعمال ہو جائے۔

یارِ پِ مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں اسراف سے بچتے ہوئے شرعی وضو کے ساتھ ہر وقت با وضو رہنا نصیب فرما۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأَمینِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

**یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے**

شادی ملی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلہ کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سٹکوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دعویں پھائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ



# وضو اور سائنس



82	•• وضو کی حکمت کے سبب قبول اسلام	67	•• اندھا پن سے تحفظ
84	•• وضو اور ہائی بلڈ پریشر	69	•• پاگلوں کا ڈاکٹر
87	•• قوتِ حافظہ کیلئے	72	•• انسان چاند پر
89	•• منہ کے چھالے کا علاج	73	•• نور کا کھلونا
94	•• ٹوتھ برش کے نقصانات	73	•• باطنی وضو
95	•• ہاتھ دھونے کی حکمتیں	77	•• سنت سائنسی تحقیق کی محتاج نہیں

وَرَقِ اللّٰہِ۔۔

# وضو اور سانس (ترتیب شدہ)

اس رسالے میں ملاحظہ فرمائیے۔

قوت حافظہ کیلئے

وضو اور ہائی بلڈ پریشر

ٹوتھ برش کے نقصانات

منہ کے چھالے

باطنی وضو

اندھا پن سے تحفظ

ورق الیئے۔۔۔۔



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## وضو اور سائنس

صرف 32 صفحات پر مبنی یہ بیان مکمل پڑھ لیجئے ان شاء اللہ عزوجل  
آپ وضو کے بارے میں حیرت انگیز معلومات سے مالا مال ہوں گے

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ، عَزَّوَجَلَّ و  
صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَہْلِہٖ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، ”اللہ عزوجل کی خاطر آپس میں  
مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصَافَحَہ کریں اور نبی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَہْلِہٖ وَسَلَّم  
پر دُرُودِ پاک پڑھیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش  
دیئے جاتے ہیں۔“ (مُسند ابی یعلیٰ ج ۳ ص ۹۵ حدیث ۲۹۵۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

اے یہ بیان امیر اہلسنت (امتِ راہم اعلیٰ) نے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر فیہر سیاہی تحریر، دعوت  
اسلامی کے طلباء کے دوروزہ اجتماع (محرم الحرام ۱۴۲۱ھ) نواب شاہ پاکستان میں فرمایا۔ غمزدہی ترمیم کے ساتھ  
تحریر حاضر خدمت ہے۔ - عبید الرضا ابن عطار

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## وضو کی حکمت کے سبب قبول اسلام

ایک صاحب کا بیان ہے، میں نے بیلجیم میں یونیورسٹی کے ایک طالب علم کو اسلام کی دعوت دی۔ اُس نے سوال کیا، وضو میں کیا کیا سائنسی حکمتیں ہیں؟ میں لا جواب ہو گیا۔ اُس کو ایک عالم کے پاس لے گیا لیکن اُن کو بھی اس کی معلومات نہ تھیں۔ یہاں تک کہ سائنسی معلومات رکھنے والے ایک شخص نے اُس کو وضو کی کافی خوبیاں بتائیں مگر گردن کے مسح کی حکمت بتانے سے وہ بھی قاصر رہا۔ وہ چلا گیا۔ کچھ عرصے کے بعد آیا اور کہنے لگا، ہمارے پروفیسر نے دورانِ لیکچر بتایا، ”اگر گردن کی پشت اور اطراف پر روزانہ پانی کے چند قطرے لگا دیئے جائیں تو ریڑھ کی ہڈی اور حرام مغز کی خرابی سے پیدا ہونے والے امراض سے تحفظ حاصل ہو جاتا ہے“۔ یہ سن کر وضو میں گردن کے مسح کی حکمت میری سمجھ میں آ گئی لہذا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور وہ مسلمان ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## مغربی جرمنی کا سیمینار

مغربی ممالک میں مایوسی یعنی (DEPRESSION) کا مرض ترقی پر

ہے دماغ قلیل ہو رہے ہیں، پاگل خانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

نفسیاتی امراض کے ماہرین کے یہاں مریضوں کا تائبندھا رہتا ہے۔ مغربی

جرمنی کے ڈپلومہ ہولڈر ایک پاکستانی فزیوتھراپسٹ کا کہنا ہے، مغربی جرمنی میں

ایک سیمینار ہوا جس کا موضوع تھا ”مایوسی (DEPRESSION) کا علاج ادویات

کے علاوہ اور کن کن طریقوں سے ممکن ہے۔“ ایک ڈاکٹر نے اپنے مقالے میں

یہ حیرت انگیز انکشاف کیا کہ ”میں نے ڈپریشن کے چند مریضوں کے روزانہ

پانچ بار منہ دھلائے کچھ عرصے بعد ان کی بیماری کم ہو گئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں

کے دوسرے گروپ کے روزانہ پانچ بار ہاتھ، منہ اور پاؤں دھلوائے تو مرض میں

بہت اضافہ ہو گیا۔ یہی ڈاکٹر اپنے مقالے کے آخر میں اعتراف کرتا ہے، مسلمانوں

فروغان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر اس مرتبہ نزلِ وحی پکڑا تھا اللہ تعالیٰ اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

میں مایوسی کا مرض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ، مُنہ اور پاؤں دھوئے (یعنی وضو کرتے) ہیں۔“

صَلُّوا عَلَى الْخَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## وُضُو اور ہانی بلڈ پریشر

ایک ہارٹ اسپیشلسٹ کا بڑے وثوق کے ساتھ کہنا ہے، ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وضو کرواؤ پھر اس کا بلڈ پریشر چیک کرو لازماً کم ہوگا۔ ایک مسلمان ماہرِ نفسیات ڈاکٹر کا قول ہے ”نفسیاتی امراض کا بہترین علاج وضو ہے۔“ مغربی ماہرینِ نفسیاتی مریضوں کو وضو کی طرح روزانہ کئی بار بدن پر پانی لگواتے ہیں۔

## وُضُو اور فالج

وُضُو میں جو ترتیب وار اعضاء دھوئے جاتے ہیں یہ بھی حکمت سے خالی نہیں۔ پہلے ہاتھوں کو پانی میں ڈالنے سے جسم کا اعصابی نظام مُطْلَع ہو جاتا



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

ہے اور پھر آہستہ آہستہ چہرے اور دماغ کی رگوں کی طرف اسکے اثرات پہنچتے ہیں۔ وضو میں پہلے ہاتھ دھونے پھر گلّی کرنے پھر ناک میں پانی ڈالنے پھر چہرہ اور دیگر اعضاء دھونے کی ترتیب فالج کی روک تھام کیلئے مفید ہے۔ اگر چہرہ دھونے اور مسح کرنے سے آغاز کیا جائے تو بدن کئی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتا ہے!

## مسواک کا قُردان

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وضو میں مُعْتَدِ سُنْتیں ہیں اور ہر سنت**

مُحَرَّرِ حِکْمَت ہے۔ مسواک ہی کو لے لیجئے! بچے بچہ جانتا ہے کہ وضو میں مسواک کرنا سنت ہے اور اس سنت کی بَرَکتوں کا کیا کہنا! ایک بیوپاری کا کہنا ہے، ”سویزر لینڈ میں ایک نو مسلم سے میری ملاقات ہوئی، اس کو میں نے تَحْفَظْ مسواک پیش کی، اُس نے خوش ہو کر اسے لیا اور چوم کر آنکھوں سے لگایا اور ایک دم اُس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے، اُس نے جیب سے ایک رومال

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر مسامس کیا اور مسامس کر دیا، پاک و حلال ہے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نکالا اس کی تہ کھولی تو اس میں سے تقریباً دو انچ کا چھوٹا سا مسواک کا ٹکڑا برآمد ہوا۔ کہنے لگا میری اسلام آوری کے وقت مسلمانوں نے مجھے یہ تحفہ دیا تھا۔ میں بہت سنبھال سنبھال کر اس کو استعمال کر رہا تھا یہ ختم ہونے کو تھا لہذا مجھے تشویش تھی کہ اللہ عزوجل نے کرم فرمایا اور آپ نے مجھے مسواک عنایت فرمادی۔ پھر اُس نے بتایا کہ ایک عرصے سے میں دانتوں اور مسوڑھوں کی تکلیف سے دوچار تھا۔ ہمارے یہاں کہ ڈینٹسٹ سے ان کا علاج بن نہیں پڑ رہا تھا۔ میں نے اس مسواک کا استعمال شروع کیا تھوڑے ہی دنوں میں مجھے افاقہ ہو گیا۔ میں ڈاکٹر کے پاس گیا تو وہ حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا، میری دوا سے اتنی جلدی تمہارا مرض دور نہیں ہو سکتا، سوچو کوئی اور وجہ ہوگی۔ میں نے جب ذہن پر زور دیا تو خیال آیا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اور یہ ساری برکت مسواک ہی کی ہے۔ جب میں نے ڈاکٹر کو مسواک دکھائی تو وہ حیرت سے دیکھتا ہی رہ گیا۔

صَلُّوا عَلَى الْخَبِيبِ!      صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

## قوتِ حافظہ کیلئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سواک میں بیشمار دینی و دنیوی فوائد ہیں۔

اس میں مُعْتَدِّ دُکیمیادی اجزاء ہیں جو دانتوں کو ہر طرح کی بیماری سے بچاتے ہیں۔

حَاشِیَةُ الطَّحْطَاوِی میں ہے:

”سواک سے قوتِ حافظہ بڑھتی، در و سر دُور ہوتا اور سر کی

رگوں کو سکون ملتا ہے، اس سے بِلْغَم دُور، نَظَر تیز، مَعْدَہ دُرُست اور کھانا ہضم ہوتا ہے، عَقْل بڑھتی، بچوں کی پیدائش میں اضافہ ہوتا، بڑھا پادیر

میں آتا اور پیٹھ مضبوط ہوتی ہے۔“ (ملخصاً حَاشِیَةُ الطَّحْطَاوِ ص ۶۸)

## سواک کے بارے میں تین احادیثِ مبارکہ

(۱) جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے مبارک گھر میں داخل ہوتے تو

سب سے پہلے سواک کرتے۔ (صحیح مسلم شریف ج ۱ ص ۱۲۸ افغانستان)

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ”اَللّٰهُ تَعَالٰی خَلَقَ الْبَشَرَ مِنْ طِينٍ فَكَانَ شَيْءٌ مِنْ طِينٍ كَيْفَ اسْتَقْبَلَ رَجُلٌ رَجُلًا“۔

(۲) جب سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نیند سے بیدار ہوتے تو مسواک کرتے۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۳۶ حدیث ۵۷ دار احیاء التراث العربی) (۳) تم مسواک کو لازم پکڑ لو کہ یہ منہ کو پاک کرنے والی اور رب تعالیٰ کو راضی کرنے والی ہے۔

(مُسند امام احمد ج ۲ ص ۴۳۸ حدیث ۵۸۶۹ دار الفکر بیروت)

## منہ کے چھالے کا علاج

اَطِبَّاء کا کہنا ہے، ”بعض اوقات گرمی اور معدہ کی تیزابیت سے منہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں اور اس مرض سے خاص قسم کے جراثیم منہ میں پھیل جاتے ہیں۔ اس کیلئے منہ میں تازہ مسواک ملیں اور اس کے لعاب کو کچھ دیر تک منہ کے اندر پھراتے رہیں۔ اس طرح کئی مریض ٹھیک ہو چکے ہیں۔“

## ٹوٹہ برش کے نقصانات

ماہرین کی تحقیق کے مطابق ”80 فیصد امراضِ معدہ اور دانتوں کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔“ عموماً دانتوں کی صفائی کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے



ضرمان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کچھ پرکھتے سے اڑا دیا کہ ہم بے شک تمہارا کچھ پڑا دیا کہ پڑا دیا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

مُسُوڑھوں میں طرح طرح کے جراثیم پرورش پاتے پھر معدے میں جاتے اور طرح طرح کے امراض کا سبب بنتے ہیں۔ یاد رہے! ”تو تھ برش“ مسواک کا نعم البدل نہیں۔ بلکہ ماہرین نے اعتراف کیا ہے:- (۱) جب برش کو ایک بار استعمال کر لیا جاتا ہے تو اُس میں جراثیم کی تہ جم جاتی ہے پانی سے دھلنے پر بھی وہ جراثیم نہیں جاتے بلکہ وہیں نشوونما پاتے رہتے ہیں۔ (۲) برش کے باعث دانتوں کی اوپری قد رتی چمکیلی تہ اتر جاتی ہے (۳) برش کے استعمال سے مُسُوڑھے آہستہ آہستہ اپنی جگہ چھوڑتے جاتے ہیں جس سے دانتوں اور مُسُوڑھوں کے درمیان خلاء (GAP) پیدا ہو جاتا ہے اور اس میں غذا کے ذرات پھنستے، سڑتے اور جراثیم اپنا گھر بناتے ہیں اس سے دیگر بیماریوں کے علاوہ آنکھوں کے طرح طرح کے امراض بھی جنم لیتے ہیں۔ اس سے نظر کمزور ہو جاتی ہے بلکہ بعض اوقات آدمی اندھا ہو جاتا ہے۔

**کیا آپ کو مسواک کرنا آتا ہے؟**

ہو سکتا ہے آپ کے دل میں یہ خیال آئے کہ میں تو برسوں سے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ از و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراۃ اور کلمہ اور ایک قیراۃ پناہ دیتا ہے۔

مسواک استعمال کرتا ہوں مگر میرے تو دانت اور پیٹ دونوں ہی خراب ہیں! میرے بھولے بھالے اسلامی بھائی! اس میں مسواک کا نہیں آپ کا اپنا قصور ہے۔ میں (سب مدینہ علی غنہ) اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آج شاید لاکھوں میں سے کوئی ایک آدھ ہی ایسا ہو جو صحیح اصولوں کے مطابق مسواک استعمال کرتا ہو، ہم لوگ اکثر جلدی جلدی دانتوں پر مسواک مل کر دُھو کر کے چل پڑتے ہیں۔ یعنی یوں کہتے کہ ہم مسواک نہیں بلکہ ”رسم مسواک“ ادا کرتے ہیں۔

## ”مسواک کرنا سنت ہے“ کے ۱۴ حُرُوف کی نسبت سے مسواک کے ۱۴ مَدَنی پھول

(۱) مسواک کی موٹائی چھنکلیا یعنی چھوٹی انگلی کے برابر ہو (۲) مسواک

ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے (۳) اس کے

ریشے نرم ہوں کہ سخت ریشے دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خلاء (GAP) کا



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر زود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

باعث بنتے ہیں (۴) مسواک تازہ ہو تو خوب ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نرم کر لیجئے (۵) اس کے ریشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ ریشے اُس وقت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے (۶) دانتوں کی پوڑائی میں مسواک کیجئے (۷) جب بھی مسواک کرنا ہو کم از کم تین بار کیجئے (۸) ہر بار دھو لیجئے (۹) مسواک سیدھے ہاتھ میں اس طرح لیجئے کہ چھنگلیا اس کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو (۱۰) پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر الٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر الٹی طرف نیچے مسواک کیجئے (۱۱) چت لیٹ کر مسواک کرنے سے تلی بڑھ جانے اور (۱۲) منٹھی باندھ کر کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے (۱۳) مسواک وضو کی سنتِ قبلیہ ہے البتہ سنتِ مؤکدہ اُسی وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو۔

(ما نحو ذلک فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۲۳ رضا فاؤنڈیشن) (۱۴) مُسْتَعْمَل (یعنی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم زمین (جہاں عام) پر از رو پاک چڑھو تو کچھ پر بھی چڑھو بے لگ میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

استعمال شدہ) مسواک کے ریشے نیز جب یہ ناقابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلہ اداۓ سنت ہے، کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا سمندر میں ڈال دیجئے۔

(نقیصی معلومات کیلئے بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۷ تا ۱۸ کا مطالعہ فرمائیے)

## ہاتھ دھونے کی حکمتیں

وضو میں سب سے پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں اس کی حکمتیں ملاحظہ ہوں۔ مختلف چیزوں میں ہاتھ ڈالتے رہنے سے ہاتھوں میں مختلف کیسیاوی اجزاء اور جراثیم لگ جاتے ہیں اگر سارا دن نہ دھوئے جائیں تو جلد ہی ہاتھ ان جلدی امراض میں مبتلا ہو سکتے ہیں:- (۱) ہاتھوں کے گرمی دانے (۲) جلدی سوزش (۳) اگیزیما (۴) پھپھوندی کی بیماریاں (۵) جلد کی رنگت تبدیل ہو جانا وغیرہ۔ جب ہم ہاتھ دھوتے ہیں تو انگلیوں کے پوروں سے شعائیں



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ زُور و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

(RAYS) نکل کر ایک ایسا حلقہ بناتی ہیں جس سے ہمارا اندرونی برقی نظام مُتحرک ہو جاتا ہے اور ایک حد تک برقی ردِ ہمارے ہاتھوں میں سمٹ آتی ہے اس سے ہمارے ہاتھوں میں حُسن پیدا ہو جاتا ہے۔

## گُلی کرنے کی حکمتیں

پہلے ہاتھ دھولے جاتے ہیں جس سے وہ جراثیم سے پاک ہو جاتے ہیں ورنہ یہ گُلی کے ذریعے مُنہ میں اور پھر پیٹ میں جا کر مُعَدِّ دِ امراض کا باعث بن سکتے ہیں۔ ہوا کے ذریعے لا تعداد مُہلک جراثیم نیز غذا کے اجزاء ہمارے مُنہ اور دانتوں میں لُعب کے ساتھ چپک جاتے ہیں۔ چُنانچہ وُضُو میں مُسواک اور گُلیوں کے ذریعے مُنہ کی بہترین صَفائی ہو جاتی ہے۔ اگر مُنہ کو صاف نہ کیا جائے تو ان امراض کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے:- (۱) اَیڈز کہ اس کی ابتداءئی علامات میں مُنہ کا پکنا بھی شامل ہے (۲) مُنہ کے کُناروں کا پھٹنا (۳) مُنہ اور ہونٹوں کی داد

موسمِ صیفیہ (سلیبِ خالِ علیہ السلام) جس نے مجھ پر دہشتہ دو سو بار زورِ پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

توبا (MONILIASIS) (۴) منہ میں پھپھوندی کی بیماریاں اور چھالے وغیرہ۔  
نیز روزہ نہ ہو تو کھلی کے ساتھ غرغره کرنا بھی سنت ہے۔ اور پابندی کے  
ساتھ غرغرے کرنے والا کٹوے (TONSIL) بڑھنے اور گلے کے  
بہت سارے امراض حتیٰ کہ گلے کے کینسر سے محفوظ رہتا ہے۔

### ناک میں پانی ڈالنے کی حکمتیں

پھیپھڑوں کو ایسی ہوا درکار ہوتی ہے جو جراثیم، دھوئیں اور گرد و غبار  
سے پاک ہو اور اس میں 80 فیصد رطوبت یعنی تری ہو اور جس کا درجہ حرارت  
نوے درجہ فارن ہائٹ سے زائد ہو۔ ایسی ہوا فراہم کرنے کیلئے اللہ عز و جل نے  
ہمیں ناک کی نعمت سے نوازا ہے۔ ہوا کو مرطوب یعنی نرم بنانے کیلئے ناک روزانہ  
تقریباً چوتھائی گیلن نمی پیدا کرتی ہے۔ صفائی اور دیگر سخت کام نتھنوں کے بال سر  
انجام دیتے ہیں۔ ناک کے اندر ایک خوردبین (MICROSCOPIC) جھاڑو  
ہے۔ اس جھاڑو میں غیر مرئی یعنی نظر نہ آنے والے رُوئیں ہوتے ہیں جو ہوا کے



نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) نے اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرو پاک نہ پڑے۔

ذریعے داخل ہونے والے جراثیم کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ نیز ان غیر مَرئی رُودوں کے ذمے ایک اور دفاعی نظام بھی ہے جسے انگریزی میں LYSOZUIM کہتے ہیں، ناک اس کے ذریعے سے آنکھوں کو INFECTION سے محفوظ رکھتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُوْضُو کرنے والا ناک میں پانی چڑھاتا ہے جس سے جسم کے اس اہم ترین آلے ناک کی صفائی ہو جاتی ہے اور پانی کے اندر کام کرنے والی برقی رُو سے ناک کے اندر رُوئی غیر مَرئی رُودوں کی کارکردگی کو تقویت پہنچتی ہے اور مسلمان وُضُو کی بَرکت سے ناک کے بیشتر پیچیدہ امراض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ دائمی قولہ اور ناک کے زخم کے مریضوں کیلئے ناک کا غُسل (یعنی وُضُو کی طرح ناک میں پانی چڑھانا) بے حد مفید ہے۔

## چہرہ دھونے کی حکمتیں

آج کل فضاؤں میں دھوئیں وغیرہ کی آلودگیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔

مختلف کیمیاوی مادے سمیہ وغیرہ میل کچیل کی شکل میں آنکھوں اور چہرے وغیرہ

عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کبوتر بن کر نکلتا ہے۔

پر جتنا رہتا ہے۔ اگر چہرہ نہ دھویا جائے تو چہرے اور آنکھیں کئی امراض سے دوچار ہو جائیں ایک یورپین ڈاکٹر نے ایک مقالہ لکھا جس کا نام تھا، آنکھ، پانی، صحت (EYE, WATER, HEALTH) اس میں اس نے اس بات پر زور دیا کہ ”اپنی آنکھوں کو دن میں کئی بار دھوتے رہو ورنہ تمہیں خطرناک بیماریوں سے دوچار ہونا پڑیگا۔“ چہرہ دھونے سے منہ پر کیل نہیں نکلتے یا کم نکلتے ہیں۔ ماہرین حسن و صحت اس بات پر متفق ہیں کہ ہر طرح کے CREAM اور LOTION وغیرہ چہرے پر داغ چھوڑتے ہیں۔ چہرے کو خوبصورت بنانے کیلئے چہرے کو کئی بار دھونا لازمی ہے۔ ”امریکن کونسل فار بیوٹی“ کی سرکردہ ممبر ”بیسچر“ نے کیا خوب انکشاف کیا ہے کہتی ہے: ”مسلمانوں کو کسی قسم کے کیمیاوی لوشن کی حاجت نہیں وضو سے انکا چہرہ دھل کر کئی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔“ حکمہ ماحولیات کے ماہرین کا کہنا ہے، ”چہرے کی الرجی سے بچنے کیلئے اس کو بار بار دھونا چاہئے۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ایسا صرف وضو کے



نور مبین (علیہ السلام) کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُزہ و شریف نہ پڑھا اُس نے بھائی۔

ذریعے ہی ممکن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزَّوَجَلَّ اَوْضُو میں چہرہ دھونے سے چہرے کا مساج ہو جاتا، خون کا دوران چہرے کی طرف رواں ہو جاتا، میل کچیل بھی اتر جاتا اور چہرے کا خُسن دوبالا ہو جاتا ہے۔

### اندھا پن سے تحفظ

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** میں آنکھوں کے ایک ایسے مرض کی طرف توجہ دلاتا ہوں جس میں آنکھوں کی رطوبتِ اَصْلَیَہ یعنی اصلی تری کم یا ختم ہو جاتی اور مریض آہستہ آہستہ اندھا ہو جاتا ہے۔ طبی اصول کے مطابق اگر بھنوؤں کو وقتاً فوقتاً تر کیا جاتا رہے تو اس خوفناک مرض سے تحفظ حاصل ہو سکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غَزَّوَجَلَّ اَوْضُو کرنے والا منہ دھوتا ہے اور اس طرح اس کی بھنویں تر ہوتی رہتی ہیں۔ جو خوش نصیب اپنے چہرے پر داڑھی مبارک سجاتے ہیں وہ سنیں، ڈاکٹر پر دفیسر جارج ایل کہتا ہے ”منہ دھونے سے داڑھی میں اُلجھے ہوئے جراثیم بہ جاتے ہیں۔ جڑ تک پانی پہنچنے سے بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

خِلال (کی سنت ادا کرنے کی بَرکت) سے جُوءِوں کا خطرہ دُور ہوتا ہے۔ مزید  
 واڑھی میں پانی کی تری کے ٹھہراؤ سے گردن کے ہاتھوں، تھائی رائیڈ  
 کلینڈ اور گلے کے امراض سے حفاظت ہوتی ہے۔“

## گہنیاں دھونے کی حکمتیں

گہنی پر تین بڑی رگیں ہیں جن کا تعلق دِل، جگر

اور دماغ سے ہے اور جسم کا یہ حصہ عموماً ڈھکا رہتا ہے اگر اس کو پانی اور ہوا

نہ لگے تو مَعْدِ دِماغی اور اعصابی امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ دُشو میں گہنیوں

سمیت ہاتھ دھونے سے دِل، جگر اور دِماغ کو تقویت پہنچتی ہے اور اس طرح

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وہ ان کے امراض سے محفوظ رہیں گے۔ مزید یہ کہ گہنیوں

سمیت ہاتھ دھونے سے سینے کے اندر ذخیرہ شدہ روشنیوں سے براہِ راست انسان

کا تعلق قائم ہو جاتا ہے اور روشنیوں کا مجموعہ ایک بہاؤ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

اس عمل سے ہاتھوں کے عضلات یعنی کل پُرزے مزید طاقتور ہو جاتے ہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب تم سرسین (میں) اٹھاؤ اور زانو پاگ (پر) ٹوٹو تو کھچو کھچو پچھی پچھی دھوبو تک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

## مَسْح کی حکمتیں

سر اور گردن کے درمیان ”جَبَلُ الْوَرِيد“ یعنی شہِ رگ واقع ہے اس کا تعلق ریڑھ کی ہڈی اور حرامِ منقُور اور جسم کے تمام تر جوڑوں سے ہے۔ جب وضو کرنے والا گردن کا مسح کرتا ہے تو ہاتھوں کے ذریعے برقی رد و نقل کر شہِ رگ میں ذخیرہ ہو جاتی ہے اور ریڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی جسم کے تمام اعصابی نظام میں پھیل جاتی ہے اور اس سے اعصابی نظام کو توانائی حاصل ہوتی ہے۔

## پاگلوں کا ڈاکٹر

ایک صاحب کا بیان ہے ”میں فرانس میں ایک جگہ وضو کر رہا تھا۔ ایک شخص کھڑا بڑے غور سے مجھے دیکھتا رہا۔ جب میں فارغ ہوا تو اُس نے مجھ سے پوچھا، آپ کون اور کہاں کے وطنی ہیں؟ میں نے جواب دیا، میں پاکستانی مسلمان ہوں۔ پوچھا، پاکستان میں کتنے پاگل خانے ہیں؟ اس عجیب و غریب سوال پر میں پتو نکا مگر میں نے کہہ دیا، دو چار ہوں گے۔ پوچھا، ابھی تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا،

مُرَافِقِ مَصْطَفٰی: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

وضو۔ کہنے لگا، کیا روزانہ کرتے ہو؟ میں نے کہا، ہاں بلکہ پانچ وقت۔ وہ بڑا حیران ہوا اور بولا میں MENTAL HOSPITAL میں سرجن ہوں اور پاگل پن کے اسباب کی تحقیق میرا مشغلہ ہے میری تحقیق یہ ہے کہ دماغ سے سارے بدن میں سیکنل جاتے ہیں اور اعضاء کام کرتے ہیں ہمارا دماغ ہر وقت FLUID (مائع) کے اندر FLOAT (یعنی تیرنا) کر رہا ہے۔ اس لئے ہم بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور دماغ کو کچھ نہیں ہوتا اگر وہ کوئی RIGID (سخت) شے ہوتی تو اب تک ٹوٹ چکی ہوتی۔ دماغ سے چند باریک رگیں (CONDUCTOR) (موصول) بن کر ہمارے گردن کی پشت سے سارے جسم کو جاتی ہیں۔ اگر بال بھت بڑھا دیئے جائیں اور گردن کی پشت کو خشک رکھا جائے تو ان رگوں یعنی (CONDUCTOR) میں خشکی پیدا ہو جانے کا خطرہ کھڑا ہو جاتا ہے اور بار بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کا دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور وہ پاگل ہو جاتا ہے لہذا میں نے سوچا کہ گردن کی پشت کو دن میں دو چار بار ضرور تڑکیا جائے ابھی میں نے دیکھا کہ ہاتھ منہ دھونے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

کے ساتھ ساتھ گردن کے پیچھے بھی آپ نے کچھ کیا ہے۔ واقعی آپ لوگ پاگل نہیں ہو سکتے۔ مزید یہ کہ مسح کرنے سے لو لگنے اور گردن توڑ بخار سے بھی بچت ہوئی ہے۔

## پاؤں دھونے کی حکمتیں

پاؤں سب سے زیادہ دھول آلود ہوتے ہیں۔ پہلے پہل INFECTION

پاؤں کی انگلیوں کے درمیانی حصہ سے شروع ہوتا ہے۔ وضو میں پاؤں دھونے سے گرد و غبار اور جراثیم بہ جاتے ہیں اور بچے کھچے جراثیم پاؤں کی انگلیوں کے خلال سے نکل جاتے ہیں۔ لہذا وضو میں سنت کے مطابق پاؤں دھونے سے نیند کی کمی، دماغی خشکی، گھبراہٹ اور مایوسی (DEPRESSION) جیسے پریشان کن امراض دور ہوتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر توروں چھو تمہارا دُور مجھ تک پہنچتا ہے۔

## وُضُو کا بچا ہوا پانی

وُضُو کا بچا ہوا پانی پینے میں حِفَاء ہے۔ اس سلسلے میں ایک مسلمان

ڈاکٹر کا کہنا ہے۔ (۱) اس کا پہلا اثر مٹانے پر پڑتا، پیشاب کی رُکاوٹ دُور ہوتی

اور خوب گھل کر پیشاب آتا ہے۔ (۲) اس سے ناجائز شہوت سے خلاصی حاصل

ہوتی ہے (۳) جگر، معدہ اور مٹانے کی گرمی دُور ہوتی ہے۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں

”کسی برتن یا لوٹے سے وُضُو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی قبلہ رُو کھڑے ہو کر پینا

مُسْتَحَب ہے۔ (تبیین الحقائق ج ۱ ص ۱۴۴ دارالکتب العلمیہ بیروت)

## انسان چاند پر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وُضُو اور سانس کا موضوع چل رہا تھا اور

آج کل سائنسی تحقیقات کی طرف لوگوں کا زیادہ رُتجان (رُنج۔ حان) ہے بلکہ

کئی ایسے بھی افراد اس مُعاشرے میں پائے جاتے ہیں جو انگریز مُحَقِّقین اور

سائنسدانوں سے کافی مرعوب ہوتے ہیں۔ ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ



حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ پر الٰہی رحمت اور رحمتِ تمام دوز و پاک پڑ جانے سے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

بہت سارے حقائق ایسے ہیں جن کی تلاش میں سائنسدان آج سر ٹکرا رہے ہیں اور میرے بیٹھے بیٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کو پہلے ہی بیان فرما چکے ہیں۔ دیکھئے اپنے دعوے کے مطابق سائنسدان اب چاند پر پہنچے ہیں مگر میرے پیارے پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آج سے تقریباً ۱۴۵۰ سال پہلے سفرِ معراج میں چاند سے بھی وراءُ الزمّاء (یعنی دور سے دور) تشریف لے جا چکے ہیں۔ میرے آقا علیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرسِ شریف کے موقع پر دارالعلوم امجدیہ عالمگیری روڈ باب المدینہ کراچی میں منعقد ہونے والے ایک مشاعرہ میں شرکت کا موقع ملا جس میں حدائقِ بخشش شریف سے یہ ”مصرع طرح“ رکھا گیا تھا،

سرو ہی سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

حضرت صدر الشریعہ موصیٰ بہار شریعت خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا

المفتی محمد امجد علی اعظمی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شہزادے مفسرِ قرآن حضرت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

علامہ عبد المصطفیٰ ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مشاعرہ میں اپنا جو کلام پیش کیا تھا اس کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

کہتے ہیں سطح پہ چاند کی انسان گیا  
 عرشِ اعظم سے وراءِ طیبہ کا سلطان گیا

یعنی صرف دعویٰ کیا جا رہا کہ اب انسان چاند پر پہنچ گیا ہے! سچ پوچھو تو چاند بہت ہی قریب ہے، میرے میٹھے مدینے کے عظمت والے سلطان، شہنشاہ زمین و آسمان، رَحْمَتِ عالمیان، سردارِ دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم معراج کی رات چاند کو پیچھے چھوڑتے ہوئے عرشِ اعظم سے بھی بہت اوپر تشریف لے گئے۔

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے  
 جانِ مراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

## نور کا کھلونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رہا چاند جس پر سائنسدان اب پہنچنے کا دعویٰ



فرمان مصطفیٰ ﷺ: "میں نے کتاب میں کچھ پڑھا، پاک کتاب کو بے کلمہ نہ پڑھا، نہاس کتاب میں کلمہ پڑھا جسے میں نے اپنے منہ سے کہہ دیا۔"

کر رہا ہے وہ چاند تو میرے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تابع فرمان ہے۔ چنانچہ الْخَصَائِصُ الْكُبْرَى میں ہے، "سلطانِ دُوجہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان حضرت سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں، میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں نے آپ (کے بچپن شریف میں آپ) میں ایسی بات دیکھی جو آپ کی نبوت پر دلالت کرتی تھی اور میرے ایمان لانے کے اسباب میں سے یہ بھی ایک سبب تھا۔ چنانچہ، "میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گہوارے (یعنی پنگھوڑے) میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کر رہے تھے اور جس طرف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انگلی سے اشارہ فرماتے چاند اُسی طرف ہو جاتا تھا۔" سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "میں اُس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اُس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرشِ الہی عَزَّوَجَلَّ کے نیچے سجدے میں گرتا تھا۔"

(الْخَصَائِصُ الْكُبْرَى ج ۱ ص ۹۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

غرضانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُورِ پاک پر صوبے ملک تھا رائج دُورِ پاک پر عاتبارے گاہوں کیلئے مغفرت ہے۔

الحمد لله تعالیٰ علیہ  
العیضرت فرماتے ہیں ۔

چاند جھک جاتا چدر اُنکی اُٹھاتے مہد میں کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

ایک مَحَبَّت والے نے کہا ہے ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کہتے تھے چاند سے بچپن میں آقا اسلئے یہ سراپا نور تھے وہ تھا کھلونا نور کا

## مُعْجَزَةُ شَقِّ الْقَمَرِ

جب کفارِ مکہ کو یہ معلوم ہوا کہ جادو کا اثرِ اجرامِ فلکی (یعنی چاند سورج

ستارے وغیرہ) پر نہیں ہوتا تو چُونکہ وہ اپنے زُعمِ باطل میں سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

وَسَلَّمَ کو مَعَاذِ اللہ غَرَضًا جادو گر سمجھتے تھے اسلئے ایک روز جمع ہو کر آپ کی خدمت

میں حاضر ہوئے اور نشانِ نبوت طلب کیا۔ فرمایا، کیا چاہتے ہو؟ کہنے لگے، اگر

آپ سچے ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائیے۔ فرمایا، آسمان کی طرف دیکھو

اور اپنی اُنکی سے چاند کی طرف اشارہ فرمایا تو وہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ فرمایا، گواہ رہو!



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کہ ہر ایک مرتبہ ذکر و شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراۃ اور ایک قیراۃ چار ہزار ہے۔

انہوں نے کہا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری نظر بندی کر دی ہے۔  
اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۲۷، سورۃ القمر کی پہلی اور دوسری آیت میں ارشاد فرماتا ہے:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
اِقْرَبْتَ السَّاعَةَ وَاَنْشَقَّ الْقَمَرُ ①  
وَاِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرَضُوا وَيُقُولُوا  
سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ② (پ ۲۷ القمر ۱، ۲)  
ترجمہ کنز الایمان: اللہ کے نام  
سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔  
قریب آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند  
اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے  
اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا۔

(ماخوذ از تفسیر البحر المحیط ج ۸ ص ۱۷۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اشارے سے چاند چیر دیا، چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا

گئے ہوئے دن کو عصر کیا، یہ تاب و ثواب تمہارے لئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## صِرْفِ اللہ عزوجل کیلئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وضو کے طہی فوائد سن کر آپ خوش تو ہو گئے

ہوں گے مگر عرض کرتا چلوں کہ سارے کا سارا فتنِ طِبِّ ظَنِّیَّاتِ پر مبنی ہے۔

سائنسی تحقیقات بھی حتمی نہیں ہوتیں، بدلتی رہتی ہیں۔ ہاں اللہ و رسول عزوجل

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے احکامات اٹل ہیں وہ نہیں بدلیں گے۔ ہمیں سُنتوں پر

عملِ طہی فوائد پانے کیلئے نہیں صرف و صرف رضائے الہی عزوجل کی خاطر کرنا

چاہئے۔ لہذا اس لئے وضو کرنا کہ میرا بلڈ پریشر نارمل ہو جائے یا میں تازہ دم

ہو جاؤں گا یا ڈائمنگ کیلئے روزہ رکھنا تاکہ بھوک کے فوائد حاصل ہوں۔ سفرِ مدینہ

اسلئے کرنا کہ آب و ہوا بھی تبدیل ہو جائے گی اور گھر اور کاروباری جھنجھٹ

سے بھی کچھ دن سکون ملے گا۔ یا دینی مطالعہ اس لئے کرنا کہ میرا ٹائم پاس

ہو جائے گا۔ اس طرح کی نیتوں سے اعمال بجالانے والوں کو ثواب کہاں سے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پر حال اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ملے گا؟ اگر ہم عمل اللہ عز و جل کو خوش کرنے کیلئے کریں گے تو ثواب بھی ملے گا اور ضمناً اس کے فوائد بھی حاصل ہو جائیں گے۔ لہذا ظاہری اور باطنی آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے وضو بھی ہمیں اللہ عز و جل کی رضا کیلئے ہی کرنا چاہئے۔

## باطنی وضو

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی احیاءُ الْعُلُومِ میں فرماتے ہیں ”جب وضو سے فارغ ہو کر نماز کی طرف مُوجَّہ ہو تو غور کرے کہ جسم کے وہ حصے جن پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے ان کی ظاہری پاکیزگی تو حاصل کر لی ہے اب دل جو کہ رب تعالیٰ کے دیکھنے کی جگہ ہے اس کو پاک کئے بغیر اللہ تعالیٰ سے مُناجات کرنے میں حیا کرنی چاہئے، دل کی طہارت تو بہ کرنے اور بُری عاداتیں ترک کرنے سے ہوتی ہے اور اچھے اخلاق اپنانا زیادہ بہتر ہے۔ ظاہری پاکی حاصل کر کے باطنی طہارت سے محروم رہنے والے کی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر سب زودیاں پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

مثال اُس شخص کی سی ہے جس نے بادشاہ کو اپنے یہاں تشریف لانے کی دعوت دی اور اُس کے خیر مقدم کیلئے گھر کے باہری حصے پر رنگ و روغن کیا مگر اندرونی حصے کی صفائی کی کوئی پرواہ نہ کی اور اسے گندگیوں سے لٹھڑا ہوا چھوڑ دیا تو ایسا شخص انعام و اکرام کا نہیں بلکہ بادشاہ کے غصے اور ناراضگی کا مستحق ہے۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۶۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)

## سنت سائنسی تحقیق کی محتاج نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کی سنت سائنسی تحقیق کی محتاج نہیں اور ہمارا مقصود اتباعِ سائنس نہیں اتباعِ سنت ہے۔ مجھے کہنے دیجئے کہ جب یورپین ماہرین برہابرس کی عرق ریزی کے بعد نتیجے کا دریچہ کھولتے ہیں تو انہیں سامنے مسکراتی نور برساتی سنتِ مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی نظر آتی ہے۔ دنیا میں لاکھ سیر و سیاحت کیجئے، جتنا چاہے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو، چھ روز ہر روز چھ تہاراز روزہ رکھنا ہے۔

عیش و عشرت کیجئے، مگر آپ کے دل کو حقیقی راحت میسر نہیں آئے گی، سکونِ قلب صرف و صرف یادِ خدا غزوِ جَلِّ میں ملے گا۔ دل کا چین عشقِ سرور کو نہیں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہی میں حاصل ہوگا۔ دنیا و آخرت کی رانیں سائنسی آلات T.V. اور V.C.R. اور INTER NET کے رُوبرُ و نہیں اِتباعِ سنت میں ہی نصیب ہوں گی۔ اگر آپ واقعی میں دونوں جہاں کی بھلائیاں چاہتے ہیں تو نمازوں اور سنتوں کو مضبوطی سے تھام لیجئے اور انہیں سیکھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ ہر اسلامی بھائی نیت کرے کہ میں زندگی میں کم از کم ایک باریک مُشت ۱۲ ماہ، ہر ۱۲ ماہ میں ۳۰ دن اور ہر ماہ ۳ دن سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں سفر کیا کروں گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ غَزُوْ جَلِّ۔

# غُسل کا طریقہ



- 116 98 \*\* ایک غسل میں مختلف نیتیں
- 116 106 \*\* مستورات کیلئے 8 احتیاطیں
- 116 107 \*\* غسل فرض ہونے کے 5 اسباب
- 118 111 \*\* سُخت زنی کا مذاپ
- 124 113 \*\* بچہ کب بالغ ہوتا ہے
- 124 113 \*\* فوارے کے احتیاطیں
- 124 114 \*\* کتا میں رکھنے کی ترتیب
- 128 114 \*\* W.C کا رخ درست کیجئے
- 128 114 \*\* حتم کا طریقہ (حنفی)

وَرَق الٹے ---



(غُفْرِي)

## غُفْرِي کا طریقہ

اس رسالے میں

اتو کھی سزا

منصوب پر کعبۃ اللہ کی تصویر

تمتیم کا طریقہ

مشت زنی کا عذاب

بارش میں غسل

ورق الیئے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى نَبِيِّهِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## غسل کا طریقہ (حنفی)

پرس آخری صفحہ پر دیکھئے۔

یہ رسالہ (40 صفحات) مکمل پڑھ لیجئے، قوی

امکان ہے کہ کئی غلطیاں آپکے سامنے آجائیں۔

### دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعْطَر

پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ رحمتِ بڑیا ہے، ”مجھ پر دُرودِ پاک کی

کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ اے

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبُ! صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

### انوکھی سزا

حضرت سیدنا جُنَید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں ابْنُ الْکُرَیْبِی

دینہ

۱۔ مُسْنَدُ ابْنِ بَعْلَانَ ج ۵ ص ۵۸ رقم الحدیث ۶۳۸۳ دار الکتب العلمیہ بیروت



**فرمانِ مصطفیٰ:** (علیہ السلام) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

علیہ رحمۃ اللہ القوی کہتے ہیں، ایک بار مجھے احتلام ہو گیا۔ میں نے ارادہ کیا اسی وقت غسل کر لوں۔ چونکہ سخت سردی کی رات تھی نفس نے سُستی کی اور مشورہ دیا، ”ابھی کافی رات باقی ہے اتنی جلدی بھی کیا ہے! صبح اطمینان سے غسل کر لینا۔“ میں نے فوراً نفس کو انوکھی سزا دینے کیلئے قسم کھائی کہ اسی وقت کپڑوں سمیت نہاؤں گا اور نہانے کے بعد کپڑے نچوڑوں گا بھی نہیں اور ان کو اپنے بدن ہی پر خشک کروں گا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا واقعی جو اللہ عز و جل کے کام میں ڈھیل کرے ایسے سرکش نفس کی یہی سزا ہے۔ (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۸۹۲ کتب خانہ علمی ایران)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! ہمارے اُسلاف رَحِمَہُمُ اللہ تعالیٰ اپنے نفس کی چالوں کو ناکام بنانے کیلئے کیسی کیسی مصیبتیں جھیلے تھے۔ اس سے وہ اسلامی بھائی درس حاصل کریں جو رات کو احتلام ہو جانے کی صورت میں آخرت کی خوفناک شرم کو بھلا کر محض گھر والوں سے شرما کر یا غسل کے معاملے میں سُستی کر کے نماز فجر کی جماعت ضائع بلکہ معاذ اللہ عز و جل نماز تک قضا کر ڈالتے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہیں! جب کبھی غسل فرض ہو جائے تو نماز کا وقت آجائے پر فوراً غسل کر لینا چاہئے حدیثِ پاک میں آتا

ہے، فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر اور کتا اور بُئ (یعنی

جس پر جماع یا اختلام یا شہوت کے ساتھ منی خارج ہونے کی وجہ سے غسل فرض ہو گیا ہو) ہو۔

(مسنن ابی داؤد ج ۱ ص ۳۴)

## غسل کا طریقہ (حنفی)

غیر زبان ہلائے دل میں اس طرح نیت کیجئے کہ میں پاکی حاصل

کرنے کیلئے غسل کرتا ہوں۔ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھویئے،

پھر استنجے کی جگہ دھویئے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو، پھر جسم پر اگر کہیں نجاست ہو تو اُس

کو دُور کیجئے پھر نماز کا ساؤضو کیجئے مگر پاؤں نہ دھویئے، ہاں اگر چوکی وغیرہ پر غسل

کر رہے ہیں تو پاؤں بھی دھو لیجئے، پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چُڑا لیجئے، ٹھو صاً

سردیوں میں (اس دروان صائِن بھی لگا سکتے ہیں) پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی

بہائیئے، پھر تین بار اُلٹے کندھے پر، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار، پھر غسل کی



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

جگہ سے الگ ہو جائیے، اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لیجئے۔  
 نہانے میں قبلہ رخ نہ ہوں، تمام بدن پر ہاتھ پھیر کر مل کر نہائیے۔ ایسی جگہ  
 نہائیں کہ کسی کی نظر نہ پڑے اگر یہ ممکن نہ ہو تو مرد اپنا ستر (ناف سے لے کر  
 دونوں گھٹنوں سمیت) کسی موٹے کپڑے سے چھپالے، موٹا کپڑا نہ ہو تو حسبِ ضرورت  
 دو یا تین کپڑے لپیٹ لے کیوں کہ باریک کپڑا ہو گا تو پانی سے بدن پر چپک جائے  
 گا اور معاذ اللہ غُزْخُلُ گھٹنوں یا رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر ہوگی۔ عورت کو تو اور  
 بھی زیادہ احتیاط کی حاجت ہے۔ دورانِ غسل کسی قسم کی گفتگو مت کیجئے، کوئی دعا  
 بھی نہ پڑھئے، نہانے کے بعد تویہ وغیرہ سے بدن پونچھنے میں حرج نہیں۔ نہانے  
 کے بعد فوراً کپڑے پہن لیجئے۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کرنا مستحب  
 ہے۔

(عامۃ کتب فقہ حنفی)

## غسل کے تین فرائض

(۱) گلّی کرنا (۲) ناک میں پانی چڑھانا (۳) تمام ظاہر بدن پر پانی بہانا۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۲)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دے دو مجھ پر زور دے دو مجھ تک پہنچتا ہے۔

## (۱) گلی کرنا

منہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پیچ کر کے ڈال دینے کا نام گلی نہیں بلکہ منہ کے ہر پرزے، گوشے، ہونٹ سے خُلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔

(مُحَلَّصَةُ الْفَتَاوَى ج ۱ ص ۲۱)

اسی طرح داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں، دانتوں کی کھڑکیوں اور جڑوں اور زبان کی ہر کروٹ پر بلکہ خُلق کے کنارے تک پانی بہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۵۴) روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کر لیجئے کہ سنت ہے۔

دانتوں میں چھالیہ کے دانے یا بوٹی کے ریشے وغیرہ ہوں تو ان کو چھڑانا ضروری ہے۔ ہاں اگر چھڑانے میں ضرر (یعنی نقصان) کا اندیشہ ہو تو مُعَاف ہے۔ (فتاویٰ

رضویہ ج ۱ ص ۴۱۱ رضا فاؤنڈیشن لاہور) غُسل سے قبل دانتوں میں ریشے وغیرہ محسوس

نہ ہوئے اور نہ گئے نماز بھی پڑھ لی بعد کو معلوم ہونے پر چھڑا کر پانی بہانا فرض



فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر مرتبہ نماز اور مرتبہ شہادہ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہے۔ پہلے جو نماز پڑھی تھی وہ ہو گئی۔ (مسند احمد از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۰۶) جو پلٹا دانت مسالے سے جمایا گیا یا تار سے باندھا گیا اور تار یا مسالے کے نیچے پانی نہ پہنچتا ہو تو مُعاف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۴۵۳) جس طرح کی ایک گلی غسل کیلئے فرض ہے اسی طرح کی تین گلیاں وضو کیلئے سنت ہیں۔

### (۲) ناک میں پانی چڑھانا

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگا لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی تخت ہڈی کے شروع تک دھلنا لازمی ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۱) اور یہ یوں ہو سکے گا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر کھینچے۔ یہ خیال رکھئے کہ بال برابر بھی جگہ دھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر اگر رینٹھ سوکھ گئی ہے تو اس کا تھڑا فرض ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۳) نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زور پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

## (۳) تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا

سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پرزے اور ہر ہر ذرگے پر پانی بہانا ضروری ہے، جسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو وہ سُکھی رہ جائیں گی اور غسل نہ ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۹)

”صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ“ کے اکیس حُرُوف کی نسبت سے مرد و عورت دونوں کیلئے غسل کی ۲۱ احتیاطیں

(۱) اگر مُرَد کے سر کے بال گندھے ہوئے ہوں تو انہیں کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہانا فرض ہے اور (۲) عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۳) (۳) اگر کانوں میں بالی یا ناک میں نتھ کا چھید (سوراخ) ہو اور وہ بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔  
وضو میں صرف ناک کے نتھ کے چھید میں اور غسل میں اگر کان اور ناک دونوں میں چھید ہوں تو دونوں میں پانی بہائیں (۴) بھنوں، مونچھوں اور داڑھی کے



فرمانِ مصطفیٰ: غسل نہ کرے اب تک اس نے کتاب میں گھر پروردگار کا کلام نہ سیکھا ہے۔ (بخاری)

ہر بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھونا ضروری ہے (۵) کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا منہ دھوئیں (۶) کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائیں (۷) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ منہ اٹھائے بغیر نہ دھلے گا (۸) ہاتھوں کو اچھی طرح اٹھا کر بغلیں دھوئیں (۹) بازو کا ہر پہلو دھوئیں (۱۰) پٹھ کا ہر ذرہ دھوئیں (۱۱) پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر دھوئیں (۱۲) ناف میں بھی پانی ڈالیں اگر پانی بہنے میں شک ہو تو ناف میں انگلی ڈال کر دھوئیں (۱۳) جسم کا ہر دنگنا جڑ سے نوک تک دھوئیں (۱۴) ران اور پیڑ و (ناف سے نیچے کے حصے) کا جوڑ دھوئیں (۱۵) جب بیٹھ کر نہائیں تو ران اور پنڈلی کے جوڑ پر بھی پانی بہانا یاد رکھیں (۱۶) دونوں سریرین کے ملنے کی جگہ کا خیال رکھیں، ٹھو صاب کھڑے ہو کر نہائیں (۱۷) رانوں کی گولائی اور (۱۸) پنڈلیوں کی کروٹوں پر پانی بہائیں (۱۹) ذِکْر و اُنْشِیْن (فوطوں) کی نچلی سطح جوڑ تک اور (۲۰) اُنْشِیْن کے نیچے کی جگہ جڑ تک دھوئیں (۲۱) جس کا ختنہ نہ ہوا، وہ اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے۔

(مُلَخَّص از: بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۴)

خودمان مصنف (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اگر کسی نے نماز میں گناہ کیا تو اسے اس کا پورا پورا توبہ کرنا چاہیے اور اسے اس کا پورا توبہ کرنا چاہیے۔

## مستورات کیلئے 6 احتیاطیں

(۱) ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر پانی بہائیں (۲) پستان اور پیٹ کے جوڑ کی لکیر دھوئیں (۳) فرج خارج (یعنی عورت کی شرم گاہ کے باہر کے حصے) کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا اوپر نیچے خوب احتیاط سے دھوئیں (۴) فرج داخل (یعنی شرم گاہ کے اندرونی حصے) میں انگلی ڈال کر دھونا فرض نہیں مستحب ہے (۵) اگر حیض یا نفاس سے فارغ ہو کر غسل کریں تو کسی پرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۳۵) (۶) اگر نیل پالش ناخنوں پر لگی ہوئی ہے تو اس کا بھی پتھرانا فرض ہے ورنہ غسل نہیں ہوگا، ہاں مہندی کے رنگ میں حرج نہیں۔

## زخم کی پٹی

زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو اور اسے کھولنے میں نقصان یا حرج ہو تو پٹی پر ہی مسح کر لینا کافی ہے نیز کسی جگہ مرض یا درد کی وجہ سے پانی بہانا نقصان دہ ہو تو



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زورِ شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اور ایک قیراط اور ایک قیراط اور ایک قیراط عطا فرماتا ہے۔

اُس پورے عُضْوِ پُرْمُح کر لیجئے۔ مٹی ضرورت سے زیادہ جگہ کو گھیرے ہوئے نہیں ہونی چاہئے ورنہ مَسْح کافی نہ ہوگا۔ اگر ضرورت سے زیادہ جگہ گھیرے بغیر مٹی باندھنا ممکن نہ ہو مثلاً بازو پر زخم ہے مگر مٹی بازوؤں کی گولائی میں باندھی ہے جس کے سبب بازو کا اچھا حصہ بھی مٹی کے اندر چھپا ہوا ہے، تو اگر کھولنا ممکن ہو تو کھول کر اُس حصے کو دھونا فرض ہے۔ اگر نا ممکن ہے یا کھولنا تو ممکن ہے مگر پھر ویسی نہ باندھ سکے گا اور یوں زخم وغیرہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ساری مٹی پُرْمُح کر لینا کافی ہے۔ بدن کا وہ اچھا حصہ بھی دھونے سے مُعاف ہو جائیگا۔

(حاشیۃ الطحطاوی ومراقی الفلاح ص ۱۴۳)

## غسل فرض ہونے کے 5 اسباب

- (۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جُدا ہو کر عُضْو سے نکلنا (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۴) (۲) اِحْتِلَام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۳)
- (۳) شَرْمُگاہ میں کُشف (سپاری) داخل ہو جانا خواہ شہوت ہو یا نہ ہو، انزال ہو یا نہ ہو،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

دونوں پر غسل فرض ہے (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۹۷) (۴) خض سے

فارغ ہونا (ایضاً ص ۹۷) (۵) نفاس (یعنی بچہ جننے پر جو خون آتا ہے اس) سے فارغ

(نہیں الحقائق ج ۱ ص ۱۷)

ہونا۔

اکثر عورتوں میں یہ مشہور ہے کہ بچہ جننے کے بعد عورت چالیس دن

تک لازمی طور پر ناپاک رہتی ہے یہ بات بالکل غلط ہے۔ برائے کرم! نفاس کی

ضروری وضاحت پڑھ لیجئے:-

## نفاس کی ضروری وضاحت

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اُس کو نفاس کہتے ہیں اسکی زیادہ

سے زیادہ مدت چالیس دن ہے یعنی اگر چالیس دن کے بعد بھی بند نہ ہو تو مرض

ہے۔ لہذا چالیس دن پورے ہوتے ہی غسل کر لے اور چالیس دن سے پہلے

بند ہو جائے خواہ بچہ کی ولادت کے بعد ایک منٹ ہی میں بند ہو جائے تو جس

وقت بھی بند ہو غسل کر لے اور نماز و روزہ شروع ہو گئے۔ اگر چالیس دن کے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم طہین (شہاہام) پر زرد پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو یہ شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

اندر اندر دوبارہ خون آگیا تو شروع ولادت سے ختم خون تک سب دن نفاس ہی کے شمار ہوں گے۔ مثلاً ولادت کے بعد دو منٹ تک خون آ کر بند ہو گیا اور عورت غسل کر کے نماز روزہ وغیرہ کرتی رہی، چالیس دن پورے ہونے میں فقط دو منٹ باقی تھے کہ پھر خون آگیا تو سارا چلہ یعنی مکمل چالیس دن نفاس کے ٹھہریں گے۔ جو بھی نمازیں پڑھیں یا روزے رکھے سب بیکار گئے، یہاں تک کہ اگر اس دوران فرض و واجب نمازیں یا روزے قضا کئے تھے تو وہ بھی پھر سے ادا کرے۔

(مائعود از فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۵۴ تا ۳۵۶ رضافاؤ نذیشن لاہور)

## 5 ضروری احکام

منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے یا فہلہ خارج کرنے کیلئے زور لگانے کی صورت میں خارج ہوئی تو غسل فرض نہیں۔ وضو بہر حال ٹوٹ جائے گا۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۹۶)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ زود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

مسئلہ اگر منی پتلی پڑ گئی اور پیشاب کے وقت یا ویسے ہی بلا شہوت اس کے قطرے نکل آئے غسل فرض نہ ہو، وضو ٹوٹ جائیگا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۸ مکتبہ رضویہ)

مسئلہ اگر اختلام ہونا یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں تو غسل فرض نہیں۔  
(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۵)

مسئلہ نماز میں شہوت تھی اور منی اُترتی ہوئی معلوم ہوئی مگر باہر نکلنے سے قبل ہی نماز پوری کر لی اب خارج ہوئی تو نماز ہو گئی مگر اب غسل فرض ہو گیا۔

(فتح القدیر ج ۱ ص ۵۴)

مسئلہ اپنے ہاتھوں سے مادہ خارج کرنے سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔ یہ گناہ کا

کام ہے۔ حدیثِ پاک میں ایسا کرنے والے کو ملعون کہا گیا ہے۔ (مراقی)

الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۹۶) ایسا کرنے سے مردانہ کمزوری پیدا ہوتی

ہے اور بار بار دیکھا گیا ہے کہ بالآخر آدمی شادی کے لائق نہیں رہتا۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ شنبہ دو سو بار زود و پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

## مُثْت زَنی کا عذاب

سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی خدمت میں عرض کیا گیا، ایک شخص مجھوق (مُثْت زَنی کرنے والا) ہے وہ اس فعل سے نہیں مانتا ہے، ہر چند اس کو سمجھایا ہے، آپ تحریر فرمائیں، اس کا کیا حشر ہوگا اور اُس کو کیا دعا پڑھنا چاہئے جس سے اُس کی عادت چھوٹ جائے؟

ارشادِ اعلیٰ حضرت: وہ گنہگار ہے، عاصی ہے، اصرار کے سبب مُرتکبِ کبیرہ ہے، فاسق ہے، حشر میں ایسوں کی (یعنی مُثْت زَنی کرنے والوں کی) ہتھیلیاں گا بھن (یعنی حاملہ) اٹھیں گی جس سے مجمعِ اعظم میں اُن کی رُسوائی ہوگی اگر توبہ نہ کریں تو، اور اللہ عز و جل مُعاف فرماتا ہے جسے چاہے، اور عذاب فرماتا ہے جسے چاہے۔ اُسے چاہئے کہ لا حول شریف کی کثرت کرے اور جب شیطان اس حرکت کی طرف بلائے تو فوراً دل سے متوجہ بخدا عز و جل ہو کر لا حول پڑھے۔ نمازِ پنجگانہ کی پابندی کرے۔ نمازِ صُبح

نومین مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میراث کر ہو اور وہ مجھ پر زور پاک نہ پڑھے۔

کے بعد بلا تاخیر سورۃ اخلاص شریفہ کا ورد رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(شجرہ عطار یہ ص ۱۶ پر ہے ہر صبح سورۃ اخلاص گیارہ بار پڑھے اگر شیطان مع لشکر

کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے نہ کر اسکے جب تک کہ یہ خود نہ کرے۔) ۲

## بہتے پانی میں غسل کا طریقہ

اگر بہتے پانی مثلاً دریا، یا نہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رکنے سے

تین بار دھونے، ترتیب اور وضو یہ سب سنتیں ادا ہو گئیں۔ اس کی بھی ضرورت

نہیں کہ اعضاء کو تین بار حرکت دے۔ اگر تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو

اعضاء کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تثلیث (تث۔ لی۔ ث) یعنی تین

بار دھونے کی سنت ادا ہو جائیگی۔ برسات میں (یا نل یا نوارے کے نیچے) کھڑا ہونا

بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وضو کیا تو وہی تھوڑی

۱۔ ینہ

۱۔ فتاویٰ رضویہ شریف ج ۲۲ ص ۲۴۴ ج ۲ ج ۲۴۴ کے حوالہ سے تفصیلات کی تفصیلی معلومات

کیلئے سب مدینہ عتیقہ کا صرف 18 صفحات کا رسالہ "نبرد پسندی کی نیاہ کاریاں" پڑھ لیجئے۔



ترجمہ مصطفیٰ (علیہ السلام) جس کے پاس میرا ذکر ہوا وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کبھی نہیں ہے۔

دیر اس میں عضو کو ر ہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۲۰) وضو اور غسل کی ان تمام صورتوں میں کھلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہوگا۔

## فَوَّارِہ جاری پانی کے حُکْم میں ہے

فتاویٰ اہلسنت (غیر مطبوعہ) میں ہے، فَوَّارِے (یا نل) کے نیچے غسل کرنا جاری پانی میں غسل کرنے کے حکم میں ہے لہذا اسکے نیچے غسل کرتے ہوئے وضو اور غسل کرتے وقت کی مُدّت تک ٹھہرا تو تَثَلِیث کی سُنّت ادا ہو جائے گی چنانچہ درمختار میں ہے، ”اگر جاری پانی، بڑے حوض یا بارش میں وضو اور غسل کرنے کے وقت کی مُدّت تک ٹھہرا تو اس نے پوری سُنّت ادا کی۔ (درمختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۹۱) یاد رہے غسل یا وضو کھلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہے۔

## فَوَّارِے کی احتیاطیں

اگر آپ کے حمام میں فَوَّارِہ (SHOWER) ہو تو اسے اچھی طرح دیکھ

عمر بن حفصہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا کہ اس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

لیجئے کہ اُس کی طرف منہ کر کے ننگے نہانے میں منہ یا پیٹھ قبلہ شریف کی طرف تو نہیں ہو رہی۔ استنجا خانے میں بھی اسی طرح احتیاط فرمائیے۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ ہونے کا معنی یہ ہے کہ 45 درجے کے زاویہ کے اندر اندر ہو۔ لہذا یہ احتیاط بھی ضروری ہے کہ 45 ڈگری کے زاویہ کے باہر ہو۔ اس مسئلے سے اکثر لوگ ناواقف ہیں۔

### W.C. کا رُخ دُرست کیجئے

مہربانی فرما کر اپنے گھر وغیرہ کے ڈبلیو۔سی (W.C.) اور فوارے کا رُخ پرکار یا کسی آلے کے ذریعے معلوم کر کے دیکھ لیجئے اگر غلط ہو تو اس کی اصلاح فرما لیجئے

زُیادہ احتیاط اس میں ہے کہ W.C. قبلہ سے 90 کے درجے پر یعنی نماز

پڑھنے میں سلام پھیرنے کے رُخ کر دیجئے۔ معمار عموماً تعمیراتی سہولت اور خوبصورتی کا

محافظ کرتے ہیں آداب قبلہ کی پرواہ نہیں کرتے۔ مسلمانوں کو مکان کی غیر واجبی بہتری کے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

بجائے آخرت کی حقیقی بہتری پر نظر رکھنی چاہئے۔

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے

بھائی نہیں بھروسہ ہے کوئی زندگی کا

**کب کب غسل کرنا سنت ہے**

**جُمُعہ، عید الفطر، بقرعید، عَرَفہ کے دن** (یعنی ۹ ذوالحجۃ الحرام)

اور احرام باندھتے وقت نہا ناست ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۶)

**کب کب غسل کرنا مستحب ہے**

(۱) اُتو فِ عَرَفَات (۲) اُتو فِ مَرْدَلِہ (۳) حاضری حرم (۴) حاضری

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (۵) طواف (۶) دُخولِ مِنیٰ (۷) جَمُروں پر

کنکریاں مارنے کیلئے تینوں دن (۸) شپِ بَرَاءت (۹) شپِ قَدَر (۱۰) عَرَفہ کی

رات (۱۱) مجلسِ میلاد شریف (۱۲) دیگر مجالسِ خیر کیلئے (۱۳) مُردہ نہلانے کے بعد

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زورِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

(۱۴) مجنون کو جُنُون جانے کے بعد (۱۵) غشی سے افاقہ کے بعد (۱۶) نشہ جاتے رہنے کے بعد (۱۷) گناہ سے توبہ کرنے (۱۸) نئے کپڑے پہننے کیلئے (۱۹) سفر سے آنے والے کیلئے (۲۰) استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد (۲۱) نمازِ کُوف و خُوف (۲۲) نمازِ استِثْقَا کیلئے (۲۳) خوف و تاریکی اور سخت آندھی کیلئے (۲۴) بدن پر نجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ کس جگہ لگی ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۱)

## ایک غُسل میں مختلف نیتیں

جس پر چند غُسل ہوں مثلاً اِہْتِلَام بھی ہوا، عید بھی ہے اور جُمُعہ کا دن بھی، تو تینوں کی نیت کر کے ایک غُسل کر لیا، سب ادا ہو گئے اور سب کا ثواب ملے گا۔<sup>۳</sup>

(الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۴۱)

## بارش میں غُسل

لوگوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تم مرتین (مہمہا ہرپا زود پاک دھوؤ گھر بھی دھوے ٹنگ میں تمام جاتوں کے رب کا رسول ہوں۔

ص ۶۰) بارش وغیرہ میں بھی نہائیں تو پا جامہ یا شلوار کے اوپر مزید موٹی چادر لپیٹ

لیجئے تاکہ پا جامہ پانی سے چپک بھی جائے تو رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر نہ ہو۔

## ٹنگ لباس والے کی طرف نظر کرنا کیسا؟

لباس ٹنگ ہو یا زور سے ہوا چلی یا بارش یا ساحل سمندر یا تنہر وغیرہ

میں اگرچہ موٹے کپڑے میں نہائے اور کپڑا اس طرح چپک جائے کہ ستر کے کسی

کامل عضو مثلاً ران کی مکمل گولائی کی ہیئت (اُبھار) ظاہر ہو جائے ایسی صورت

میں اُس عضو (مخصوص) کی طرف دوسرا نظر کرنے کی اجازت نہیں۔ یہی حکم ٹنگ لباس والے

کے ستر کے اُبھرے ہوئے عضو کامل کی طرف نظر کرنے کا ہے۔

## ٹنگ نہاتے وقت خوب احتیاط

حمام میں تنہا ٹنگے نہائیں یا ایسا پا جامہ پہن کر نہائیں کہ اس کے چپک

جانے سے رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر ہو سکتی ہے تو ایسی صورت میں قبلہ کی طرف

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ و پاک چڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

منہ یا پیٹھ مت کیجئے۔

## غسل سے نزلہ ہو جاتا ہو تو؟

زُکام یا آشوبِ چشم وغیرہ ہو اور یہ گمانِ صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض بڑھ جائے گا یا دیگر امراض پیدا ہو جائیں گے تو گھٹی کیجئے، ناک میں پانی چڑھائیے اور گردن سے نہائیے۔ اور سر کے ہر حصے پر بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لیجئے غسل ہو جائے گا۔ بعدِ صحت سر دھو ڈالئے پورا غسل نئے سرے سے کرنا ضروری نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

## بالٹی سے نہاتے وقت احتیاط

اگر بالٹی کے ذریعے غسل کریں تو احتیاطاً اسے تپائی (STOOL) وغیرہ پر رکھ لیجئے تاکہ بالٹی میں چھینٹیں نہ آئیں۔ نیز غسل میں استعمال کرنے کا مگ بھی فرش پر نہ رکھئے۔



فروغین مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام و روپاک پڑھنا سے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

## بال کی گرہ

بال میں گرہ پڑ جائے تو غسل میں اسے کھول کر پانی بہانا ضروری نہیں۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۳۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

**”قرآن مقدس ہے“ کے دس حروف کی نسبت سے ناپاکی**

کی حالت میں قرآن پاک پڑھنے یا چھونے کے ۱۰ آداب

مسئلہ: جس پر غسل فرض ہو اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن پاک چھونا،

بے چھوئے زبانی پڑھنا، کسی آیت کا لکھنا، آیت کا تعویذ لکھنا (یہ اس

صورت میں حرام ہے جس میں کاغذ کا چھونا پایا جائے، اگر کاغذ کو نہ چھوئے تو

لکھنا جائز ہے) (غیر مطبوعہ، فتاویٰ اہلسنت) ایسا تعویذ چھونا، ایسی

انگوٹھی چھونا یا پہننا جس پر آیت یا حروف مقطعات لکھے ہوں حرام ہے۔

(الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۴۳) (موم جامے والے یا پلاسٹک میں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

لیٹ کر کپڑے یا چمڑے وغیرہ میں سِلے ہوئے تعویذ کو پہننے یا چھونے میں مُصاہفہ نہیں۔

مسئلہ اگر قرآنِ پاک جُودان میں ہو تو بے وضو یا بے غسل جُودان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں۔  
(الہدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۱۴۹)

مسئلہ اسی طرح کسی ایسے کپڑے یا رومال وغیرہ سے قرآنِ پاک پکڑنا جائز ہے جو نہ اپنے تابع ہو نہ قرآنِ پاک کے۔ (ماخوذ از رد المحتار ج ۱ ص ۲۴۸)

مسئلہ گُرتے کی آستین، دوپٹے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے کندھے پر ہے تو چادر کے دوسرے کونے سے قرآنِ پاک کو چھونا حرام ہے کہ یہ سب چیزیں اس کے تابع ہیں۔ (الدر المختار معہ رد المحتار ج ۱ ص ۵۳۷، بہار شریعت حصہ ۲ ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

مسئلہ قرآنِ پاک کی آیت دُعا کی نیت سے یاتبرک کیلئے مثلاً



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زود پڑو تمہارا زود مجھ تک پہنچتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یا اِداۓ شکر کیلئے الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ  
یا کسی مسلمان کی موت یا کسی قسم کے نقصان کی خبر پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ  
رَاجِعُوْنَ یا ثناء کی نیت سے پوری سورۃ الفاتحہ یا آیۃ الکرسی یا سورۃ  
الحشر کی آخری تین آیات پڑھیں اور ان سب سورتوں میں قرآن پڑھنے  
کی نیت نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۸)

تینوں قُلْ بِاَلْفِظٍ قُلْ بِہ نیت ثناء پڑھ سکتے ہیں۔ لفظِ قُل کیساتھ ثناء کی  
نیت سے بھی نہیں پڑھ سکتے کیونکہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا مُتَعَتِّیْنَ  
ہے، نیت کو کچھ دخل نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۳ بریلی شریف)

بے وضو کو قرآن شریف یا کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔ بغیر چھوئے  
زبانی یاد رکھ کر پڑھنے میں مہیا یقہ نہیں۔ (ردالمحتار ج ۱ ص ۳۵۲ بہارِ

شریعت حصہ ۲ ص ۴۳ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

جس برتن یا کٹورے پر سورۃ یا آیت قرآنی لکھی ہو بے وضو اور بے غسل

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زُروِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کو اس کا چھونا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۳۹)

مسئلہ اس کا استعمال سب کیلئے مکروہ ہے۔ ہاں خاص بہ نیتِ شفا اس میں

پانی وغیرہ ڈال کر پینے میں حرج نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۳)

مسئلہ قرآنِ پاک کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی دوسری زبان میں ہو اُس کو بھی پڑھنے یا چھونے میں قرآنِ پاک ہی کا سا حکم ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۹)

## بے وضو دینی کتابیں چھونا

بے وضو یا وہ جس پر غسل فرض ہو ان کو فقہ، تفسیر و حدیث کی کتابوں کا

چھونا مکروہ و تنزیہی ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۹) اور اگر ان کو کسی کپڑے

سے چھو اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو مہایقہ نہیں۔ مگر آیتِ قرآنی

یا اس کے ترجمے پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۲ مدینۃ الرشید بریلی شریف)



فرومان مصطفیٰ: "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" اس نے کتاب میں لکھ دیا کہ گناہ جب تک نہ ہو کہ اس کتاب میں لکھا ہے کہ اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

بے وضو اسلامی کتابیں پڑھنے والے بلکہ اخبارات و رسائل چھونے والے بھی احتیاط فرمایا کریں کہ عموماً ان میں آیات و ترجمے شامل ہوتے ہیں۔

## ناپاکی کی حالت میں دُرود شریف پڑھنا

مسئلہ جن پر غسل فرض ہو ان کو دُرود شریف اور دعائیں پڑھنے میں حرج نہیں۔

مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کھلی کر کے پڑھیں۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۴۳)

مسئلہ اذان کا جواب دینا انگلی جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۸)

## انگلی میں INK کی تہ جمی ہوئی ہو تو ؟

پکانے والے کے ناخن میں آنا، لکھنے والے کے ناخن میں سیاہی کا حرم، عام لوگوں کیلئے مکھی، پتھر کی پیٹ لگی ہوئی رہ گئی اور توجہ نہ رہی تو غسل ہو جائیگا۔

(الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۱۶) ہاں معلوم ہو جانے کے بعد جُدا کرنا اور اس

جگہ کا دھونا ضروری ہے پہلے جو نماز پڑھی وہ ہو گئی۔ (خذ المختار ج ۱ ص ۱۱۱)





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اور لکھتا اور ایک قیراط واحد پہاڑ جتنا ہے۔

## أوراق میں پڑ یا باندھنا

مسائل یاد دینیات کے أوراق میں پڑ یا باندھنا، جس دسترخوان یا پچھونے پر اشعار یا کسی بھی زبان میں عبارات (جیسا کہ کہنی کا نام وغیرہ) تحریر ہوں انکا استعمال منع ہے۔

(ماخوذ از: الدر المختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۳۵۵-۳۵۶)

مسائل ہر زبان کے حروف تہجی کا ادب کرنا چاہئے۔ (ردالمحتار ج ۱ ص ۶۰۷)

(مزید تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سنت کے باب ”فیضانِ بسم اللہ“ ص ۱۱۳ سے ص ۱۲۳ تک کا مطالعہ فرمائیے۔)

مسائل مُصلّے کے کونے میں عموماً کہنی کے نام کی چٹ سلائی کی ہوئی ہوتی ہے اس کو نکال دیا کریں۔

## مُصلّے پر کعبۃ اللہ شریف کی تصویر

ایسے مُصلّے جن پر کعبۃ اللہ شریف یا گنبدِ خضرا بنا ہوا ہو ان کو نماز میں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

استعمال کرنے سے مقدّس شے پر پاؤں یا گھٹنا پڑنے کا امکان رہتا ہے لہذا نماز میں ایسے مصلے کا استعمال کرنا مناسب نہیں۔  
(فتاویٰ اہلسنت)

## وسوسوں کا ایک سبب

**غسل خانے میں پیشاب کرنے سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔** حضرت سیدنا عبد اللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم، رءوف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص غسل خانے میں پیشاب کرے اور فرمایا، ”بیشک عموماً اس سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔“

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۵)

## تیمم کا بیان

### تیمم کے فرائض

تیمم میں تین فرض ہیں (۱) نیت (۲) سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا،



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُڑو پاک پر صوبے ملک تمہارا مجھ پر دُڑو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

(۳) گہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔

( بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۵ مدینۃ المرشد بریلی شریف )

## ”تیمم سیکھ لو“ کے دس حروف کی نسبت سے تیمم کی ۱۰ سُنتیں

- (۱) بسم اللہ شریف کہنا (۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا (۳) زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ دینا (یعنی آگے بڑھانا اور پیچھے لانا) (۴) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا (۵) ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا مگر یہ احتیاط رہے کہ تالی کی آواز پیدا نہ ہو (۶) پہلے منہ پھر ہاتھوں کا مسح کرنا (۷) دونوں کا مسح پے در پے ہونا (۸) پہلے سیدھے پھر اُلٹے ہاتھ کا مسح کرنا (۹) داڑھی کا خلال کرنا (۱۰) انگلیوں کا خلال کرنا جبکہ غبار پہنچ گیا ہو۔ اگر غبار نہ پہنچا ہو مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے خلال کیلئے

نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) جو مجھ پر روزِ محمد زود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

دوبارہ زمین پر ہاتھ مارنا ضروری نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

### تیمم کا طریقہ (حنفی)

**تیمم** کی نیت کیجئے (نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے بھی کہہ لیں

تو بہتر ہے۔ مثلاً یوں کہئے بے وضوئی یا بے غسلی یا دونوں سے پاکی حاصل کرنے اور نماز

جائز ہونے کے لئے تیمم کرتا ہوں) بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ

کر کے کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم (مثلاً پتھر، پھوٹا، اینٹ، دیوار، مٹی وغیرہ)

سے ہومار کر لوٹ لیجئے (یعنی آگے بڑھائیے اور پیچھے لائیے)۔ اور اگر زیادہ گرد لگ

جائے تو جھاڑ لیجئے اور اُس سے سارے منہ کا اس طرح مسح کیجئے کہ کوئی حصہ رہ نہ

جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تو تیمم نہ ہوگا۔ پھر دوسری بار اسی طرح

ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لیکر کہنیوں سمیت مسح کیجئے، اس کا

بہتر طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ سیدھے



مرحوم مصطفیٰ (علیہ السلام) جس نے مجھ پر زنجیر دو سو بار زرد پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کہنیوں تک لے جائیے اور پھر وہاں سے اُلٹے ہی ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کے پیٹ کو مس کرتے ہوئے گئے تک لائیے اور اُلٹے انگوٹھے کے پیٹ سے سیدھے انگوٹھے کی پشت کا مسح کیجئے۔ اسی طرح سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ کا مسح کیجئے۔

(فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۱ ص ۲۲۷)

اور اگر ایک دم پوری ہتھیلی اور انگلیوں سے مسح کر لیا تب بھی تیمم ہو گیا چاہے کہنی سے انگلیوں کی طرف لائے یا انگلیوں سے کہنی کی طرف لے گئے مگر سنت کے خلاف ہوا۔ تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہے۔ (عامۃ کتب فقہ)

**”میرے اعلیٰ حضرت کی پچیسویں شریف کے پچیس**

**حروف کی نسبت سے تیمم کے 25 مدنی پہول**

مسح جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ

زمین کی جنس (یعنی قسم) سے ہے اس سے تیمم جائز ہے۔ ریتا، پٹونا،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور دے کہ پاک نہ پڑھے۔

سُرمہ، گندھک، تھڑ، زبرجد، فیروزہ، عقیق، وغیرہ پواہر سے تِیمَم

جائز ہے چاہے ان پر غبار ہو یا نہ ہو۔ (البحر الرائق ج ۱ ص ۲۵۶)

پکی اینٹ، چینی یا مٹی کے برتن سے تِیمَم جائز ہے۔ ہاں اگر ان پر کسی

ایسی چیز کا جِرم (یعنی جِسم یا تہ) ہو جو جنسِ زمین سے نہیں مثلاً کانچ کا جِرم

ہو تو تِیمَم جائز نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۷)

جس مٹی، تھڑ وغیرہ سے تِیمَم کیا جائے اُس کا پاک ہونا ضروری ہے

یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ صرف خشک ہونے سے نجاست

کا اثر جاتا رہا ہو۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۴۳۵) زمین، دیوار اور

وہ گرد جو زمین پر پڑی رہتی ہے اگر ناپاک ہو جائے پھر دھوپ یا ہوا سے

سُکھ جائے اور نجاست کا اثر ختم ہو جائے تو پاک ہے اور اس پر نماز جائز

ہے مگر اس سے تِیمَم نہیں ہو سکتا۔

یہ شک کہ کبھی نجس ہوئی ہوگی فُضول ہے اس کا اعتبار نہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ تجوئیں نہیں ہے۔

﴿ اگر کسی لکڑی، کپڑے، یا دَری وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے انگلیوں کا

نشان بن جائے تو اس سے تِیمَم جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۷)

﴿ چونا، مٹی یا اینٹوں کی دیوار خواہ گھر کی ہو یا مسجد کی اس سے تِیمَم جائز

ہے۔ مگر اس پر آئل پینٹ، پلاسٹک پینٹ اور مِٹ فَنش یا وال پیپر وغیرہ

کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو جنسِ زمین کے علاوہ ہو، دیوار پر ماربل

ہو تو کوئی حَرَج نہیں۔

﴿ جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی حاجت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو وہ وضو

اور غسل کی جگہ تِیمَم کرے۔ (فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری ج ۱ ص ۵۳)

﴿ ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اس کے بڑھ جانے یا دیر میں لہٹھا ہونے

کا صحیح اندیشہ ہو یا خود اپنا تجربہ ہو کہ جب بھی وضو یا غسل کیا بیماری بڑھ

گئی یا یوں کہ کوئی مسلمان لہٹھا قابلِ طبیب جو ظاہری طور پر فاسق نہ

ہو وہ کہہ دے کہ پانی نقصان کرے گا۔ تو ان صورتوں میں تِیمَم کر سکتے

ہیں۔ (الدر المختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۴۴۱)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

اگر سر سے نہانے میں پانی نقصان کرتا ہو تو گلے سے نہائیں اور پورے سر کا مسح کریں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۰ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

جہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتانہ ہو وہاں بھی تيمَم کر سکتے ہیں۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۴۴۱)

اگر اتنا آبِ زم زم شریف پاس ہے جو وضو کیلئے کافی ہے تو تيمَم جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۱ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے اور نہانے کے بعد سردی سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تيمَم جائز ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۸)

قیدی کو قید خانے والے وضو نہ کرنے دیں تو تيمَم کر کے نماز پڑھ لے بعد میں اعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانے والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارے سے پڑھے اور بعد میں اعادہ کرے۔ (ایضاً)



مرحوم مصطفیٰ (علیہ السلام) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

۱۵ اگر یہ گمان ہے کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے

گا (یاثرین پھوٹ جائیگی) تو تیمم جائز ہے۔ (ایضاً)

۱۶ مسجد میں سو رہا تھا کہ غسل فرض ہو گیا تو جہاں تھا وہیں فوراً تیمم

کر لے یہی احتیاط (یعنی احتیاط کے زیادہ قریب) ہے۔ (مسعود از فتاویٰ

رضویہ ج ۳ ص ۹۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور) پھر باہر نکل آئے تاخیر کرنا حرام

ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۸)

۱۷ وقت اتنا تک ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائیگی تو تیمم

کرنے کے نماز پڑھ لے پھر وضو یا غسل کر کے نماز کا اعادہ کرنا لازم ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۰۷)

۱۸ عورت حیض و نفاس سے پاک ہوگئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۶۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

۱۹ اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نہ پانی ملتا ہے نہ ہی تیمم کیلئے پاک مٹی تو

اسے چاہئے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکات

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

نماز بلا نیت نماز بجا لائے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۵) مگر پاک پانی یا مٹی پر قادر ہونے پر وضو یا تیمم کر کے نماز پڑھنی ہوگی۔

مسئلہ ۱۱۱ وضو اور غسل دونوں کے تیمم کا ایک ہی طریقہ ہے۔ (ایضاً ص ۶۵)  
مسئلہ ۱۱۲ جس پر غسل فرض ہے اس کیلئے یہ ضروری نہیں کہ وضو اور غسل دونوں کیلئے دو تیمم کرے بلکہ دونوں میں ایک ہی نیت کر لے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غسل یا وضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے۔

(فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری ج ۱ ص ۵۳)

مسئلہ ۱۱۳ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا غسل فرض ہو جاتا ہے اُن سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

(فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۱ ص ۲۴۹ اداره القرآن)

ہے۔

مسئلہ ۱۱۴ عورت نے اگر ناک میں پھول وغیرہ پہنے ہوں تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ مسح نہیں ہو سکے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۶)



فروغان مصطفیٰ: (علی رضی اللہ عنہ) اس نے کتاب میں لکھا ہے کہ اگر آپ کتاب میں لکھا ہے کہ غرض اس کیلئے استنہاد کرتے ہیں گے۔

مذہب ۱۱ ہونٹوں کا وہ حصہ جو عادتاً منہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اس پر مسح ہونا ضروری ہے اگر منہ پر ہاتھ پھیرتے وقت کسی نے ہونٹوں کو زور سے دبایا کہ کچھ حصہ مسح ہونے سے رہ گیا تو تیمم نہیں ہوگا۔ اسی طرح زور سے آنکھیں بند کر لیں جب بھی نہ ہوگا۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۶۶)

مذہب ۱۲ انگلی، گھڑی وغیرہ پہنے ہوں تو اتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۱۲۰) اسلامی بہنیں بھی چوڑیاں وغیرہ ہٹا کر ان کے نیچے مسح کریں۔ تیمم کی احتیاطیں وضو سے بڑھ کر ہیں۔ بیمار یا بے دست و پا خود تیمم نہیں کر سکتا تو کوئی دوسرا کروادے اس میں تیمم کروانے والے کی نیت کا اعتبار نہیں، جس کو تیمم کروایا جا رہا ہے اس کو نیت کرنا ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۶)

مدنی مشورہ: وضو کے احکام سیکھنے کیلئے میرا رسالہ ”وضو کا طریقہ“

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر کثرت سے زود پاک دھوئے تک تمہارا مجھ پر زود پاک دھو تا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اور نماز کے احکام سیکھنے کیلئے رسالہ ”نماز کا طریقہ“ کا مطالعہ مفید ہے۔

یارِ پُ مصطفیٰ! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں بار بار غسل کے مسائل

پڑھنے، سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے اور سنتوں کے مطابق غسل کرنے کی توفیق عطا

فرما۔ آمین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



طالبِ غمِ مدینہ

و بقیع و مغفرت



۱۴ رجب المرجب ۱۴۲۶ھ

### یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبہ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کر کے ثواب کمائیے۔ گاہکوں کو بہت ثواب تحفے میں دیئے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلہ کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سنتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔

صَلَّى اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !



# فیضانِ اذان



144	اذان و اقامت کے جواب کا طریقہ	139	قبر میں کیڑے نہیں پڑیں گے
153	اقامت کے 7 نَدَنی پھول	139	موتی کے گنبد
157	سوشہیدوں کا ثواب کمائے	140	گزشتہ گناہ معاف
165	اذان کی دُعا	140	مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں
166	ایمانِ مُفَصَّل / ایمانِ مُجَمَّل	141	3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمائے
167	6 کلمے	143	اذان کا جواب دینے والا جنتی ہو گیا

ورق اللہ

قَدْ قُدِّرَ لَكَ ۷۸۶  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 بِ

# فیضانِ اذان

اس رسالے میں ---

ایمان مفضل، ایمان نیکم، چھ کلمے

قبر میں کیڑے نہیں پڑیں گے

مچھلیاں استغفار کرتی ہیں

اذان کا جواب دینے کا طریقہ

3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمائیے

سوشہیدوں کا ثواب کمائیے

اذان کا جواب دینے والا جنتی ہو گیا

ورق الیئے ---



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ  
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

## فیضانِ اذان

یہ رسالہ اوّل تا آخر پورا پڑھئے۔ قوی امکان  
ہے کہ آپکی کئی غلطیاں سامنے آجائیں۔  
دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قراقریب و سینہ، فیضِ گنجینہ صاحبِ مُعْطَر

پسینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ رحمتِ بَیاد ہے، ”جس نے قرآنِ پاک پڑھا،

رَبِّ تعالیٰ کی حمد کی اور نبی (صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) پر دُرود شریف پڑھا نیز اپنے

رَبِّ سے مغفرت طلب کی تو اُس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کر لیا۔“۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

**”اذان“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے**

**اذان کے فضائل پر مُشتمل 4 روایات**

**(۱) قَبْر میں کیڑے نہیں پڑیں گے**

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ خوشگوار ہے، ”ثواب

کی خاطر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لُتھرا ہوا ہے اور جب

مرے گا، قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔“

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۱۲۱ دار الکتب العلمیہ بیروت)

**(۲) موتی کے گُنبد**

رَحْمَتِ عَالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کا فرمانِ معظّم ہے، میں جنت میں گیا، اُس میں موتی کے گُنبد دیکھے اُس کی

خاک مُشک کی ہے۔ پوچھا، اے جبریل! یہ کس کے واسطے ہیں؟ عرض کی، آپ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت کے مُؤَدّیوں اور اماموں کیلئے۔

(کنز العمال ج ۷ ص ۲۸۷ حدیث ۲۰۸۹۶ دار الکتب العلمیہ بیروت)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## (۳) گزشتہ گناہ مُعاف

سلطانِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، جس نے پانچوں نمازوں کی اذان ایمان کی بنا پر بہ نیتِ ثواب کہی اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں مُعاف ہو جائیں گے اور جو ایمان کی بنا پر ثواب کیلئے اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں امامت کرے اس کے گناہ جو پہلے ہوئے ہیں مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (کنز العمال ج ۷ ص ۲۸۷ حدیث ۲۰۹۰۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

## (۴) مچھلیاں بھی استِغفار کرتی ہیں

منقول ہے، اذان دینے والوں کیلئے ہر ایک چیز مغفرت کی دعا کرتی ہے یہاں تک کہ دریا میں مچھلیاں بھی۔ مُؤذِّن جس وقت اذان کہتا ہے فرشتے بھی دوہراتے جاتے ہیں اور جب فارغ ہو جاتا ہے تو فرشتے قیامت تک اُس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ جو مُؤذِّن کی حالت میں مر جاتا ہے اُسے عذابِ قبر نہیں ہوتا اور مُؤذِّن نزع کی سختیوں سے بچ جاتا ہے۔ قبر کی سختی

ہو جانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر اس مرتبہ زود و پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

اور تنگی سے بھی مامون (یعنی محفوظ) رہتا ہے۔

(ملخص از تفسیر سورۃ یوسف للغزالی مترجم ص ۲۱ مرکز الاولیاء لاہور)

## اذان کے جواب کی فضیلت

میں نے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار فرمایا، ”اے

عورتو! جب تم یلال کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو

کہ اللہ عز و جل تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور

ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا۔“ خواتین نے

یہ سن کر عرض کی، یہ تو عورتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا، ”مردوں کیلئے

دُگنا۔“

(کنز العمال ج ۷ ص ۲۸۷ حدیث ۲۱۰۰۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عز و جل کی رحمت پر قربان! اُس نے

ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے درجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدر آسان



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زود پڑو تو تمہارا زود مجھ تک پہنچتا ہے۔

فرمادیا ہے۔ مگر افسوس! اتنی آسانیوں کے باوجود بھی ہم غفلت کا شکار رہتے ہیں۔ پیش کردہ حدیثِ مبارک میں جوابِ اذان کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے اُس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔

”اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ“ یہ دو کلمات ہیں اس طرح پوری اذان میں

**۱۵ کلمات** ہیں۔ اگر کوئی اسلامی بہن ایک اذان کا جواب دے یعنی مُؤَذِّن جو

کہتا جائے اسلامی بہن بھی دوہراتی جائے تو اُس کو ۱۵ لاکھ نیکیاں ملیں گی۔

۱۵ ہزار درجات بلند ہونگے اور ۱۵ ہزار گناہ مُعَاف ہونگے۔ اور اسلامی بھائیوں

کیلئے یہ سب دُگنا ہے۔ فجر کی اذان میں دو مرتبہ الصَّلٰوۃُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ہے

تو فجر کی اذان میں ۱۷ کلمات ہو گئے اور یوں فجر کی اذان کے جواب میں ۱۷

لاکھ نیکیاں، ۱۷ ہزار درجات کی بلندی اور ۱۷ ہزار گناہوں کی مُعَافِیٰ ملی اور

اسلامی بھائیوں کیلئے دُگنا۔ اقامت میں دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ بھی ہے

یوں اقامت میں بھی ۱۷ کلمات ہوئے تو اقامت کے جواب کا ثواب بھی فجر کی

اذان کے جواب جتنا ہوا۔ الحاصل اگر کوئی اسلامی بہن اہتمام کیساتھ

حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر اس مرتبہ نازل ہوا اور اس مرتبہ شام روز پاک پڑھا اُسے قیامت کے ان میری شکست ملے گی۔

روزانہ پانچوں نمازوں کی اذانوں اور پانچوں اقامتوں کا جواب دینے میں کامیاب ہو جائے تو اُسے روزانہ ایک کروڑ باسٹھ لاکھ نیکیاں ملیں گی، ایک لاکھ باسٹھ ہزار درجہ جات بلند ہونگے اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار گناہ معاف ہونگے اور اسلامی بھائی کو دُگنا یعنی 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں ملیں گی، 3 لاکھ 24 ہزار درجہ جات بلند ہونگے اور 3 لاکھ 24 ہزار گناہ معاف ہونگے۔

### اذان کا جواب دینے والا جنتی ہو گیا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب جن کا بظاہر کوئی بہت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہو گئے تو رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی موجودگی میں فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا ہے۔ اس پر لوگ متعجب ہوئے کیونکہ بظاہر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔ چنانچہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے گھر گئے اور ان کی بیوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ اُن کا کوئی خاص عمل ہمیں بتائیے،



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زور و پاک کی کثرت کر دے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

تو انہوں نے جواب دیا: اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، صرف اتنا جانتی ہوں کہ دن ہو یا رات، جب بھی وہ اذان سنتے تو جواب ضرور دیتے تھے۔

(ملخص از ابنِ عساکر ج ۴۰ ص ۴۱۲، ۴۱۳ دار الفکر بیروت)

**اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

گنہ گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں ہوا

مگر اے عفو ترے عفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## اذان و اقامت کے جواب کا طریقہ

**مُؤَذِّن** صاحب کو چاہئے کہ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہیں۔ اللہ اکبر

اللہ اکبر دونوں مل کر (بغیر سکتہ کے ایک ساتھ پڑھنے کے اعتبار سے) ایک کلمہ ہیں

دونوں کے بعد سکتہ کرے (یعنی چپ ہو جائے) اور سکتہ کی مقداریہ ہے کہ

جواب دینے والا جواب دے لے، سکتہ کا ترک مکروہ ہے اور ایسی اذان کا اعادہ

مستحب ہے۔ (الْمُحْتَارُ مَعَ رَدِّ الْمُحْتَارِ ج ۲ ص ۶۶) جواب دینے والے کو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کتاب میں کچھ پڑھا، ہاں گھما، جب تک ہر امام اس کتاب میں گھما رہے گا، شیئیں نیلے، سفید کرتے رہیں گے۔

چاہئے کہ جب مُؤذِّن صاحبِ اللہ اکْبَرُ اللہ اکْبَر کہہ کر سکتہ کریں یعنی خاموش ہوں اُس وقت اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَر کہے۔ اسی طرح دیگر کلمات کا جواب دے۔ جب مُؤذِّن پہلی بار اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللہ کہے یہ کہے:-

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ترجمہ: آپ پر دُرود ہو یا رسول اللہ ﷺ

(ردالمحتار ج ۱ ص ۲۹۳ مصطفیٰ البابی مصر)

جب دوبارہ کہے یہ کہے:-

قُرَّةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (ایضاً) یا رسول اللہ! آپ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

اور ہر بار انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں سے لگالے آخر میں کہے۔

اَللّٰهُمَّ مَتَّعْنِيْ بِالسَّمْعِ اے اللہ! غزوہ جَلِ میری سننے اور دیکھنے کی

وَالْبَصَرِ۔ (ایضاً) قُوَّت سے مجھے نفع عطا فرما۔

جو ایسا کرے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسے اپنے پیچھے پیچھے

جنت میں لے جائیں گے۔ (ایضاً)

حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ اور حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں (چاروں بار)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کچھ پر کثرت سے زور پاک پر صوبے تک تمہارا کچھ پر زور پاک پر صوبہ تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے (یعنی مُؤَذِّن نے جو کھا وہ بھی کہے اور لا حول بھی) بلکہ مزید یہ بھی ملا لے۔

مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ  
ترجمہ: جو اللہ عز و جل نے چاہا ہوا، جو نہیں  
کَم يَكُنْ (در مختار مع رد المحتار ج ۲) چاہا نہ ہوا۔

ص ۸۲، عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے جواب میں کہے،

صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ  
ترجمہ: تُو سچا اور نیکو کار ہے اور تُو نے حق  
نَطَقْتَ۔ (ایضاً ص ۸۳) کہا ہے۔

إِقَامَتِ کا جواب مُسْتَحَب ہے۔ اس کا جواب بھی اسی طرح ہے

فرق اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں کہے،

أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا مَا دَامَتْ

ترجمہ: اللہ عز و جل اس کو قائم رکھے جب تک

آسمان اور زمین ہیں۔

السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

حضرت امام مصطفیٰ (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز کے وقت پڑھتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔

## ”صَدَقَ يَارَسُولَ اللَّهِ“ کے ۱۴ حُرُوف

کی نسبت سے اذان کے 14 مَدَنی پھول

پانچوں فرض نمازیں ان میں جمعہ بھی شامل ہے جب جماعتِ اولیٰ

کے ساتھ مسجد میں وقتِ پُرادا کی جائیں تو ان کیلئے اذان سنّتِ مؤکدہ

ہے اور اس کا حکم مثلی واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام

لوگ گنہگار ہوں گے۔ (درمختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۶۰)

اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نماز پڑھے تو وہاں کی مسجد کی اذان

اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مُستحب ہے۔ (ایضاً ص ۶۲)

اگر کوئی شخص شہر کے باہر یا گاؤں، باغ یا کھیت وغیرہ میں ہے اور وہ

جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کافی ہے پھر بھی اذان کہہ لینا

بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں۔ قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی

اذان کی آواز وہاں پہنچتی ہو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پر ہوا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

**مسافر** نے اذان و اقامت دونوں نہ کہی یا اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے

اور اگر صرف اقامت کہہ لی تو کراہت نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ اذان بھی کہہ لے۔ چاہے تنہا ہو یا اس کے دیگر ہمراہی وہیں موجود ہوں۔

(درمختار معہ درمختار ج ۲ ص ۷۸)

**وقت شروع ہونے کے بعد** اذان کہئے اگر وقت سے پہلے کہہ دی یا وقت

سے پہلے شروع کی اور دورانِ اذان وقت آ گیا۔ دونوں صورتوں میں

اذان دوبارہ کہئے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴) مُؤَذِّن صاحبان کو چاہئے کہ

وہ نقشہ **نظامِ الاوقات** دیکھتے رہا کریں۔ کہیں کہیں مُؤَذِّن صاحبان

وقت سے پہلے ہی اذان شروع کر دیتے ہیں۔ امام صاحبان اور انتظامیہ

کی خدمت میں بھی مدنی التجا ہے کہ وہ بھی اس مسئلہ (مسئلہ) پر نظر

رکھیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب تم نے طہارت (طہارۃ) پر زور دیا تو پاک و دھوؤ، مجھ پر بھی دھوئے، لگے لگے میں تمام جہانوں کے دُعا کاروں ہوں۔

❦ خواتین اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں ان کیلئے اذان و اقامت

کہنا مکروہ ہے۔ (علاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۴۸)

❦ عورتوں کو جماعت سے نماز ادا کرنا ناجائز ہے۔

(البحر الرائق ج ۱ ص ۶۱۴)

❦ سمجھدار بچہ بھی اذان دے سکتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

❦ بے وضو کی اذان صحیح ہے مگر بے وضو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔ (سراقسی

الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۱۹۹ / فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۳۷۳)

❦ خُشّی، فاسق اگرچہ عالم ہی ہو، نشہ والا، پاگل، بے غسل اور نا سمجھ

بچے کی اذان مکروہ ہے۔ ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔

(دُرِّمُحْتَار مَعَ رَدِّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۷۵)

❦ اگر مُؤَدِّن ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے۔ (ایضاً ص ۸۸ / عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

**مسجد** کے باہر قبلہ رُو دکھڑے ہو کر، کانوں میں انگلیاں ڈال کر بلند آواز سے اذان کہی جائے مگر طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۵۵)

**مسجد** حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ سیدھی طرف منہ کر کے کہے اور حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اُلّٰی طرف منہ کر کے، اگرچہ اذان نماز کیلئے نہ ہو مثلاً بچے کے کان میں کہی۔ یہ پھر نَافِطُ مَنہ کا ہے سارے بدن سے نہ پھرے۔ (دُرِّ الْمُخْتَارِ مَعْنَى رَدِّ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۶۶) بعض مُؤَذِّنِین ”صلوٰۃ“ اور ”فلاح“ پر پہنچنے پر نزاکت کے ساتھ دائیں بائیں چہرے کو تھوڑا سا ہلادیتے ہیں، یہ طریقہ غلط ہے۔ دُرست انداز یہ ہے کہ پہلے اچھی طرح دائیں بائیں چہرہ کر لیا جائے اس کے بعد لفظ ”حَتَّى“ کہنے کی ابتداء ہو۔

**مسجد** فجر کی اذان میں حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہنا مُسْتَحَب ہے۔ (دُرِّ الْمُخْتَارِ مَعْنَى رَدِّ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۶۷) اگر نہ کہا جب

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ فتح دو سو بار زورِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گنا معاف ہوں گے۔

بھی اذان ہو جائیگی۔

(قانونِ شریعت ص ۷۷)

## ”آذانِ بلائی“ کے نو حروف کی نسبت سے جوابِ اذان کے ۹ مَدَنی پھول

مسند ۱ اذانِ نماز کے علاوہ دیگر اذانوں کا جواب بھی دیا جائے گا مثلاً بچے

پیدا ہوتے وقت کی اذان۔

(رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۸۲)

مسند ۲ مقتدیوں کو ٹھپے کی اذان کا جواب ہرگز نہ دینا چاہئے یہی اُحوط

(یعنی احتیاط سے قریب) ہے۔ ہاں اگر یہ جوابِ اذان یا (دو خطبوں کے

درمیان) دُعا، اگر دل سے کریں، زبان سے تَلْفِظُ أَصْلًا نہ ہو تو کوئی حَرَج

نہیں۔ اور امام یعنی خطیب اگر زبان سے بھی جوابِ اذان دے یا دُعا

کرے بلاشبہ جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۳۳۰-۳۰۱)

مسند ۳ اذانِ سُننے والے کیلئے اذان کا جواب دینے کا حکم ہے۔ (عالمگیری

ج ۱ ص ۵۷) جُب (یعنی جسے جماع یا احتلام کی وجہ سے غسل کی حاجت ہو) بھی



مرحمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرہ پاک نہ پڑے۔

اذان کا جواب دے۔ البتہ حیض و نفاس والی عورت، خطبہ سننے والے،

نماز جنازہ پڑھنے والے، جماع میں مشغول یا جو قضاے حاجت میں

ہوں اُن پر جواب نہیں۔ (مرافی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۰۳)

جب اذان ہو تو اتنی دیر کیلئے سلام و کلام اور جواب سلام اور تمام کام

موقوف کر دیجئے یہاں تک کہ تلاوت بھی، اذان کو غور سے سنئے

اور جواب دیجئے اقامت میں بھی اسی طرح کیجئے۔

(دُرِّ مُخْتَار مَعْرُوفُ رَدِّ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۸۶ / عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

اذان کے دوران چلنا، پھرنا، غذا، برتن کوئی سی چیز اٹھانا، رکھنا،

چھوٹے بچوں سے کھیلنا، اشاروں میں گفتگو کرنا وغیرہ سب کچھ

موقوف کر دینا ہی مناسب ہے۔

جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس کا معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ خاتمہ

براہونے کا خوف ہے (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۳۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

راستے پر چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو بہتر یہ ہے کہ اتنی دیر کھڑا

مردانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا وہ مجھ پر ذرا شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ تجویز ترین شخص ہے۔

ہو جائے چپ چاپ سُنے اور جواب دے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

مسجد اگر چند اذانیں سُنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ

سب کا جواب دے۔ (ذُرِّمُحْتَار مَعَهُ رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۸۲)

مسجد اگر بوقتِ اذان جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ گزری ہو تو جواب

دے لے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۸۱)

## ”یا مصطفیٰ“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے اقامت کے ۷ مَدَنی پھول

مسجد اقامت مسجد میں امام کے عین پیچھے کھڑے ہو کر کہنا بہتر ہے اگر

عین پیچھے موقع نہ ملے تو سیدھی طرف مناسب ہے۔

(ملخص از: فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۳۷۲)

مسجد اقامت اذان سے بھی زیادہ تاکیدِ سنت ہے۔

(ذُرِّمُحْتَار مَعَهُ رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۶۸)



نور جان مصطفیٰ (علیہ السلام) کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

۱۳۔ اقامت کا جواب دینا مُستحب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

۱۴۔ اقامت کے کلمات جلد جلد کہیں اور درمیان میں سکتے نہ کریں۔

(دُرْمُخْتَار مَعَهُ رَدُّ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۶۸)

۱۵۔ اقامت میں بھی حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ میں

دائیں بائیں منہ پھیریں۔ (دُرْمُخْتَار مَعَهُ رَدُّ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۶۶)

۱۶۔ اقامت اُسی کا حق ہے جس نے اذان کہی ہے اذان دینے والے کی

اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے اگر بغیر اجازت کہی اور مُؤَذِّن (یعنی جس

نے اذان دی تھی اُس) کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

۱۷۔ اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اُسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ

ہے بلکہ بیٹھ جائے اسی طرح جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے

رہیں اور اُس وقت کھڑے ہوں جب مُکَبَّر حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ

نور من مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر رُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

پر پینچے یہی حکم امام کیلئے ہے۔ (ایضاً ص ۵۵)

## میرے غوثِ اعظمؒ کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے اذان دینے کے 11 مُسْتَحَب مواقع

- (۱) بچے (۲) مغموم (۳) مرگی والے (۴) غضبناک اور بد مزاج آدمی اور (۵) بد مزاج جانور کے کان میں (۶) لڑائی کی شدت کے وقت (۷) آتش زدگی (آگ لگنے) کے وقت (۸) میت دفن کرنے کے بعد (۹) جن کی سرکشی کے وقت (یا کسی پر جن سوار ہو) (۱۰) جنگل میں راستہ بھول جائیں اور کوئی بتانے والا نہ ہو اُس وقت۔ نیز (۱۱) دُبا کے زمانے میں بھی اذان دینا مُسْتَحَب ہے۔

(دُرِّ مُخْتَار مَعَ رَدِّ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۵۰)

## مسجد میں اذان دینا خلافِ سنت ہے

آج کل اکثر مسجد کے اندر ہی اذان دینے کا رواج پڑ گیا ہے جو کہ

خلافِ سنت ہے۔ ”عالمگیری“ وغیرہ میں ہے اذان خارجِ مسجد میں کہی جائے



عزیز مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار نذر و پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مسجد میں اذان نہ کہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۵۵) میرے آقا  
اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم  
المرتب، پروانہ شمع رسالت، مُجَدِّدِ دین وملت، حامی سنت، ماحی  
بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ  
مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے  
ہیں ”ایک بار بھی ثابت نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے  
اندر اذان دلوائی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۲۱۴) سیدی اعلیٰ حضرت  
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں، مسجد میں اذان دینی مسجد و دربار الہی کی گستاخی و بدنامی  
ہے۔ (ایضاً ص ۴۱۱) صحن مسجد کے نیچے جہاں بُو تے اُتارے جاتے ہیں۔ وہ  
جگہ خارج مسجد ہوتی ہے وہاں اذان دینا بلا تکلف مطابق سنت ہے۔ (ایضاً ص  
۴۰۸) جمعہ کی اذان ثانی جو آج کل (خطبہ سے قبل) مسجد میں خطیب کے منبر کے  
سامنے مسجد کے اندر دی جاتی ہے یہ بھی خلاف سنت ہے، جمعہ کی اذان ثانی بھی

فرمانِ مصطفیٰ: (سليمان بن خالد بن عبد الله بن مسعود) جب تم سر ملین (شہداء) پر زور پاک پڑھو تو کچھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

مسجد کے باہر دی جائے مگر مؤذن خطیب کے سامنے ہو۔

(فتح القدیر ج ۲ ص ۲۹)

## سو شہیدوں کا ثواب کمائیے

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اُحیائے سنتِ علماء کا تو خاص فرضِ منجّسی ہے اور جس مسلمان سے ممکن ہو اُس کیلئے حکم عام ہے، ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی اپنی مساجد میں (اذان اور جمعہ کی اذانِ ثانی مسجد کے باہر دینے کی) اس سنت کو زندہ کریں اور سو شہیدوں کا ثواب لیں۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۴۰۳) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم کا فرمان ہے، ”جو فسادِ اُمت کے وقت میری سنت کو مضبوط تھامے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے۔“ اسے ”بیہتی“ نے زُہد میں روایت کی ہے (منکوة المصابیح ص ۳۰) اس مسئلہ کی تفصیل کیلئے فتاویٰ رضویہ ج ۵ ”بابُ الاذانِ

وَالْإِقَامَةِ“ (مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن) کا مطالعہ فرمائیے۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## اذان سے پہلے یہ دُرودِ پاک پڑھئے

اذان و اقامت سے قبل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر دُرود

وسلام کے یہ چار صفیے پڑھ لیجئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰی اِلٰکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ

وَعَلٰی اِلٰکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰهِ

پھر دُرود و سلام اور اذان میں فصل (یعنی گپ) کرنے کے لیے یہ اعلان

کیجئے، ”اذان کا احترام کرتے ہوئے گفتگو اور کام کاج روک کر اذان کا جواب

دیجئے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے۔“ اس کے بعد اذان دیجئے۔ دُرود و سلام اور

اقامت کے درمیان یہ اعلان کیجئے ”اعتراف کی قیمت کر لیجئے، موبائل فون ہو تو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر جس جزیہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

بند کر دیجئے۔“ اذان و اقامت سے قبل تسمیہ اور دُرود و سلام کے مخصوص چار

صیغوں کی مدنی التجا اس شوق میں کر رہا ہوں کہ اس طرح میرے لئے بھی کچھ ثواب

جاریہ کا سامان ہو جائے اور فصل (یعنی غپ رکھنے) کا مشورہ فتاویٰ رضویہ کے

فیضان سے پیش کیا ہے۔ چنانچہ ایک استفتاء کے جواب میں امام اہلسنت رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”دُرود شریف قبل اقامت پڑھنے میں حرج نہیں مگر اقامت

سے فصل (یعنی فاصلہ یا علیحدگی) چاہئے یا دُرود شریف کی آواز، آواز اقامت

سے ایسی جدا (مثلاً دُرود شریف کی آواز اقامت کی بہ نسبت کچھ پست) ہو کہ امتیاز رہے

اور عوام کو دُرود شریف جزو اقامت (یعنی اقامت کا حصہ) نہ معلوم ہو“

(فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۳۸۶)

وَسَوْسَه: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری اور دُورِ خُلفائے

راشدین علیہم الرضوان میں اذان سے پہلے دُرود شریف نہیں پڑھا جاتا تھا لہذا ایسا



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دے دو تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

کرنا بُری بدعت اور گناہ ہے۔ (معاذ اللہ عزوجل)

**جوابِ وسوسہ:** اگر یہ قاعدہ تسلیم کر لیا جائے کہ جو کام اُس دور میں نہیں

ہوتا تھا وہ اب کرنا بُری بدعت اور گناہ ہے تو پھر فی زمانہ نظامِ درہم برہم ہو جائیگا۔

بے شمار مثالوں میں سے فقط ۱۲ مثالیں پیش کرتا ہوں کہ یہ کام اُس مبارک دور

میں نہیں تھے اور اب ان کو سب نے اپنایا ہوا ہے۔ (۱) قرآنِ پاک پر نقطے اور

اعرابِ حجاج بن یوسف نے ۹۵ھ میں لگوائے۔ (۲) اسی نے ختمِ آیات

پر علامات کے طور پر نقطے لگوائے۔ (۳) قرآنِ پاک کی مچھپائی (۴) مسجد کے

وسط میں امام کے کھڑے رہنے کیلئے طاق نما محراب پہلے نہ تھی ولید مروانی کے

دور میں سپید ناعمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایجاد کی۔ آج کوئی مسجد اس

سے خالی نہیں۔ (۵) چھ کلمے (۶) علمِ صرف و نحو (۷) علمِ حدیث اور احادیث کی

اقسام (۸) درسِ نظامی (۹) شریعت و طریقت کے چار سلسلے (۱۰) زبان سے

فرمانِ مصطفیٰ (ﷺ) جس نے مجھ پر جس جگہ اور جس مرتبہ شام و روز پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نماز کی نیت (۱۱) ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر حج (۱۲) جدید سائنسی ہتھیاروں کے ذریعے جہاد۔ یہ سارے کام اس مبارک دور میں نہیں تھے لیکن اب انہیں کوئی گناہ نہیں کہتا تو آخر اذان و اقامت سے پہلے بیٹھے بیٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دُور و دو سلام پڑھنا ہی کیوں بُری بدعت اور گناہ ہو گیا! یاد رکھئے کسی معاملے میں عدم جواز کی دلیل نہ ہونا خود دلیل جواز ہے۔ یقیناً، یقیناً، یقیناً ہر وہ نئی چیز جس کو شریعت نے منع نہیں کیا وہ بدعتِ حسنہ اور مُباح یعنی اچھی بدعت اور جائز ہے اور یہ امر مُسَلَّم ہے کہ اذان سے پہلے دُور و شریف پڑھنے کو کسی بھی حدیث میں منع نہیں کیا گیا لہذا منع نہ ہونا خود بخود ”اجازت“ بن گیا اور اچھی اچھی باتیں اسلام میں ایجاد کرنے کی تو خود مدینے کے تاجور، نبیوں کے سرور، کھُورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ترغیب ارشاد فرمائی ہے اور مسلم کے باب ”کتاب العلم“ میں سلطانِ دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانِ اجازت



ضرر صابن مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زُروِ پاک کی کثرت کروے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

نشان موجود ہے،

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً  
حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ  
لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا  
يَنْقُصُ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ۔  
جس شخص نے مسلمانوں میں نیک  
طریقہ جاری کیا اور اسکے بعد اس طریقہ پر  
عمل کیا گیا تو اس طریقہ پر عمل کرنے والوں  
کا اجر بھی اسکے (یعنی جاری کرنے والے) کے نامہ  
اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں  
(صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۴۱)

کے اجر میں کمی نہیں ہوگی۔

مطلب یہ کہ جو اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے وہ بڑے ثواب کا  
حقدار ہے تو بلاشبہ جس خوش نصیب نے اذان و اقامت سے قبل زُروِ دوسلام کا  
زواج ڈالا ہے وہ بھی ثواب جاریہ کا مستحق ہے، قیامت تک جو مسلمان اس  
طریقے پر عمل کرتے رہیں گے اُن کو بھی ثواب ملیگا اور جاری کرنے والے کو بھی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس نے کتاب میں کچھ اور پاک تھا تو جب تک یہ امام اس کتاب میں لکھا ہے گا فرمیں اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ماتار ہے گا اور دونوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ سوال ہو کہ حدیثِ پاک میں ہے، ”کُلُّ

بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ“ یعنی ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے اور

ہر گمراہی جہنم میں (لے جانے والی) ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۰) اس حدیث شریف

کے کیا معنی ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیثِ پاک حق ہے۔ یہاں بدعت

سے مراد بدعتِ سَیِّئَہ یعنی بُری بدعت ہے اور یقیناً ہر وہ بدعت بُری ہے جو کسی

سنت کے خلاف یا سنت کو مٹانے والی ہو۔ چنانچہ سیدنا شیخ عبدالحق محدث

دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جو بدعت کہ اصول اور قواعدِ سنت کے موافق

اور اُس کے مطابق قیاس کی ہوئی ہے (یعنی شریعت و سنت سے نہیں ٹکراتی) اُس کو

بدعتِ حَسَنَہ کہتے ہیں اور جو اس کے خلاف ہو وہ بدعتِ گمراہی کہلاتی ہے۔

(أَشْعَةُ اللَّشَعَاتِ ج ۱ ص ۱۲۵)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) صحیح پر کثرت سے اذانِ پاک پڑھو بے شک تمہارا گھر پر اذانِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کی مغفرت ہے۔

## اذان

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے      اللہ سب سے بڑا ہے      اللہ سب سے بڑا ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اللہ سب سے بڑا ہے      میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

اَللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ

نہیں      میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی

اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ

دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں

مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰی عَلٰی الصَّلٰوۃِ

کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں نماز پڑھنے کیلئے آؤ۔

حَتّٰی عَلٰی الصَّلٰوۃِ حَتّٰی عَلٰی الْفَلَاحِ

نماز پڑھنے کے لئے آؤ۔      نجات پانے کے لئے آؤ۔

حَتّٰی عَلٰی الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ

نجات پانے کے لئے آؤ      اللہ سب سے بڑا ہے      اللہ

اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

سب سے بڑا ہے      اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ از رو شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اور گھٹا اور ایک قیراط اور پراگھٹا ہے۔

# اذان کی دُعاء

اذان کے بعد مُؤذِّن و سامِعین دُرود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّائِمَةُ وَالصَّلَاةُ

اے اللہ! اس دعا و عقوق تائمتہ اور صلوٰۃ

الْقَائِمَةُ اِنِّیْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا بِالْوَسِيْلَةِ

قائمتہ کے مالک تو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ

وَالْفَضِيْلَةَ وَالذَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَالْعِثَّةُ

اور فضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرما اور اُن کو

مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَهُ وَاَرْزُقْنَا

مقامِ محمود میں کھرا کر جسکا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت

شَفَاعَتَهُ یَوْمَ الْقِيَمَةِ طَاکَ لَا تُخْلِفُ

کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما۔ بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں

الْمِیْعَادُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

کرتا۔ ہم پر اپنی رحمت فرما اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راست بھول گیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جہت مہربان رحمت والا۔

ایمانِ مفصل اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور

کُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرًا

اسکی کتابوں پر اور اسکی رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور

وَشَرًّا مِنْ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ مَوْتٍ ط

بُری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

ایمانِ مجمل اَمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاسْمَائِهٖ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں

وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارًا ط

اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اسکی تمام احکام قبول کئے زبان

بِاللِّسَانِ وَتَصَدِّقُ بِالْقَلْبِ ط

سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر کثرت سے دُعا پاک پڑھو، شک نہ رہا کہ پُر دُعا پاک پڑھو تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

## شش کلمے

صلی اللہ علیہ وسلم

اَوَّلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ اِلَّا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

دُوسرا کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ط

(صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تحمید سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

اللہ پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں

وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ

اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ سب سے بڑا ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط

اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے



ہر سال مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ کو آدھ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اس کا کوئی شریک نہیں اُسی کیسے ہے بادشاہی اور اُسی کے لئے حمد ہے

يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ

وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اُس کو ہرگز کبھی موت

أَبَدًا أَبَدًا طُذُوجُ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

نہیں کئے گی۔ بڑے بجل اور بزرگی والا ہے۔

بَيِّنَاتٍ الْخَيْرُطُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اس کے اہدے میں بجلاتی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

يَا نَحْوَالُ كَلِمَةِ اسْتِغْفَارٍ | اسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا ہمدردگار ہے

كُلِّ ذَنْبٍ أَدْذَنْبُهُ عَمَلًا أَوْ خَطَا سِرًّا

ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر۔ چھپ کر کیا یا

أَوْ عَلَانِيَةً وَأَتُوبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ

ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اُس گناہ

الَّذِي أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِي لَا

میں نے جانتا اور اُس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں

أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ وَسَتَّارُ

جانتا (اے اللہ) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا اور چھپوں کا



عمر میں مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر درمغھ دو سو بار زور و پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

الْعُيُوبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

پچھانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت

لا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

اور نیکی کرنے کی قوت نہیں سزا دہندہ کی مدد سے جو سب سے بڑھت والا ہے۔

يَا أَيُّهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے

أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَأَنَا أَعْلَمُ بِهِ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهِ تَبَّتْ عَنِّي

کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور

تَبَّتْ عَنِّي مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكَذِبِ وَأُفِيضُ

بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جسکو میں نہیں جانتا اور میں نے

تَبَّتْ عَنِّي مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكَذِبِ وَأُفِيضُ

اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور

الْغَيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالْمِمْسَةِ وَالْفَوَاحِشِ

غیبت سے اور بدعت سے اور جھٹلی سے اور نجیائیوں سے

وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِي كُلِّهَا وَأَسْلَيْتُ وَأَقُولُ

اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں،

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔



الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## پان گٹکے کی تباہ کاریاں

از شرح طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی رحمت، کاتھمندی۔  
 افسوس! آج کل پان، گٹکا، خوشبودار سوناٹ، سیاری مین پوڑی اور سگریٹ نوشی وغیرہ عام ہے۔ اگر خدا نخواستہ  
 آپ ان میں سے کسی چیز کے عادی ہیں تو ڈاکٹر کے کہنے پر بعدندامت چھوڑنا پڑ جائے اس سے قبل جیسے محبوب صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وآلہ وسلم کی امت کے ادنیٰ مظہر اور سب مدینہ غنی مدنی دردمبری درخواست مان کر چھوڑ دیجئے۔

بعض اوقات اسلامی بھائی کو پان گٹکے سے منہ لال کئے ہوئے دیکھ کر دل جلتا ہے، اور جب کوئی آکر بتاتا ہے کہ میں  
 نے پان، گٹکا یا سگریٹ کی عادت ترک کر دی ہے تو دل خوش ہوتا ہے۔ امت کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت عرض  
 ہے، بکثرت پان، گٹکا وغیرہ کھانے والے کاسب سے پہلے منہ مضائقہ ہوتا ہے۔ ایک اسلامی بھائی جنہوں نے گٹکا کھا کھا  
 کر منہ لال کیا ہوا تھا ان سے میں نے (یعنی سب مدینہ غنی منہ نے) منہ کھولنے کو کہا تو بمشکل تھوڑا سا کھول پائے، زبان باہر  
 نکالنے کی درخواست کی تو صحیح طرح سے نہ نکال سکے۔ پوچھا، منہ میں چھالا ہو گیا ہے؟ بولے، جی ہاں۔ میں نے اُنکو پان  
 بند کر دینے کا مشورہ عرض کیا۔ الحمد للہ عزوجل انہوں نے مجھ غریب کی بات مان کر گٹکا کھانے کی عادت ترک کر  
 دی۔ ہر پان یا گٹکا کھانے والا اپنے منہ کا اسی طرح ضرر و امتحان کرے۔ کیوں کہ اس کا زیادہ استعمال منہ کے نرم گوشت  
 کو سخت کر دیتا ہے جس کے سبب منہ پورا کھولنا اور زبان ہونٹوں کے باہر نکالنا دشوار ہو جاتا ہے، نیز چونے کا مسلسل  
 استعمال منہ کی جلد کو چھاڑ کر چھالا بنا دیتا ہے اور یہی منہ کا السر ہے، ایسے شخص کو چھالی، گٹکا، مین پوڑی اور پان وغیرہ سے  
 فوراً جان چھڑا لینی چاہئے ورنہ یہی السر آگے چل کر معاذ اللہ عزوجل کینسر کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔

### پان گٹکا اور پیٹ کا کینسر

یہ بھی غور فرمائیے کہ جو یوناما منہ کے گوشت کو کاٹ سکتا ہے وہ پیٹ کے اندر جا کر نہ جانے کیا کیا تباہی مچاتا  
 ہوگا! چونکہ آنتوں اور معدے میں بھی بعض اوقات کٹ لگا دیتا ہے۔ فوری طور پر اس کا پتہ نہیں چلتا۔ جب السر حد سے  
 زیادہ بڑھ جاتا ہے تب کہیں معلوم ہوتا ہے۔ یہی السر آگے بڑھ کر پیٹ کے کینسر کا بھیا تک روپ دھار سکتا ہے۔

### پان یا گٹکا اور گلے کا کینسر

پان یا گٹکا بکثرت کھانے والے کی پہلے پہل آواز میں خرابی پیدا ہوتی اور گلا بیمار ہو جاتا ہے، مگر وہ اس  
 تکلیف کو تنبیہ (NOTICE) تھوڑا کر کے پان یا گٹکا سے باز نہیں آتا تو بڑھتے بڑھتے معاذ اللہ عزوجل گلے کے  
 کینسر (THROAT CENCER) تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے گلے کے کینسر کے مریضوں میں سے  
 60 فیصد سے لیکر 70 فیصد تعداد پان یا گٹکا کھانے والوں کی ہوتی ہے۔

یا اللہ! ہم سب سے ہمیشہ کیلئے راضی ہو اور پان، گٹکے اور تمباکو نوشی وغیرہ کی تباہ کاریوں سے بچائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

# نماز کا طریقہ



- |     |                                |     |                                      |
|-----|--------------------------------|-----|--------------------------------------|
| 237 | گروآلود پیشانی کی فضیلت        | 174 | قیامت کا سب سے پہلا سوال             |
| 239 | نماز توڑنے والی 29 باتیں       | 176 | شدید زخمی حالت میں نماز              |
| 256 | گدھے جیسا منہ                  | 179 | چور کی دو قسمیں                      |
| 263 | ہاف آستین میں نماز پڑھنا کیسا؟ | 191 | اسلامی بہنوں کی نماز میں چند جگہ فرق |
| 292 | صاحب مزار کی انفرادی کوشش!     | 215 | کار پیٹ کے نقصانات                   |
| 294 | ماں چار پائی سے اٹھ کھڑی ہوئی! | 233 | سُنَّوں کا ایک اہم مسئلہ             |

وَرَقُ اللّٰہِ



# نماز کا طریقہ (مختصر)

اس رسالے میں ---

چور کی دو قسمیں ---

شدید زخمی حالت میں ---

گرد آلود پیشانی کی فضیلت

کار پیٹ کے نقصانات ---

صاحب مزار کی انفرادی کوشش۔

گدھے جیسا منہ ---

ماں چار پائی سے اٹھ کھڑی ہوئی ---

ورق الیئے ---

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## نماز کا طریقہ (خفی)

شیطان لاکھ روکے! یہ رسالہ مکمل پڑھ لیجئے،

ان شاء اللہ عزوجل اس کے فوائد خود ہی دیکھ لیں گے۔

## دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم نے نماز کے بعد حمد و ثناء و دُرود شریف پڑھنے والے سے فرمایا، ”دعا مانگ قبول

کی جائے گی سوال کر، دیا جائے گا۔“ (سنن النسائی ج ۱ ص ۱۸۹ باب العذبة کراچی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن و حدیث میں نماز پڑھنے کے بے شمار



فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

فضائل اور نہ پڑھنے کی سخت سزا میں وارد ہیں، چنانچہ پارہ ۲۸ سورۃ المُنَافِقُونَ کی آیت نمبر ۹ میں ارشادِ ربّانی ہے،

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ  
أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ  
ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ  
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ⑨

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں  
اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا  
کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

حضرت سیدنا امام محمد بن احمد رحمہ اللہ نقل کرتے

ہیں، مفسرین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے پانچ نمازیں مراد ہیں، پس جو شخص اپنے مال یعنی خرید و فروخت، معیشت و روزگار، ساز و سامان اور اولاد میں مصروف رہے اور وقت پر نماز نہ پڑھے وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہے۔

(کتاب الکبائر ص ۲۰ دار مکتبۃ للحیاء بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے مجھ پر ایک دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## قیامت کا سب سے پہلا سوال

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے، ”قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔ اگر وہ دُرُست ہوئی تو اس نے کامیابی پائی اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ رُسا ہوا اور اُس نے نقصان اٹھایا۔

(کنز العمال ج ۷ ص ۱۱۵ حدیث ۱۸۸۸۳ دارالکتب العلمیہ بیروت)

## نمازی کیلئے نور

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے، ”جو شخص نماز کی حفاظت کرے، اس کے لیے نمازِ قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات ہوگی اور جو اس کی حفاظت نہ کرے، اس کے لیے بروزِ قیامت نہ نور ہوگا اور نہ دلیل اور نہ ہی نجات۔ اور وہ شخص قیامت



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

کے دن فرعون، قارون، ہامان اور ابْنِ خَلْف کے ساتھ ہوگا۔“

(مَجْمَعُ الرُّوَاہِد ج ۲ ص ۲۱ حدیث ۱۶۱۱ دار الفکر بیروت)

**کس کا کس کے ساتھ حشر ہوگا!**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امام محمد بن احمد رحمہ علیہ فرماتے ہیں کہ**

اللہ الفوی نقل کرتے ہیں، بعض علمائے کرام زَجَفْنَهُمُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

نماز کے تارک کو ان چار (فرعون، قارون، ہامان اور ابْنِ خَلْف) کے ساتھ اس لیے

اٹھایا جائے گا کہ لوگ عُمُو مَادُولت، حُکومت، وزارت اور تجارت کی وجہ سے نماز کو

ترک کرتے ہیں۔ جو حکومت کی مشغولیت کے سبب نماز نہیں پڑھے گا اُس کا

حشر فرعون کے ساتھ ہوگا، جو دولت کے باعث نماز ترک کریگا تو اُس کا قارون

کے ساتھ حشر ہوگا، اگر ترک نماز کا سبب وزارت ہوگی تو فرعون کے وزیر ہامان

کے ساتھ حشر ہوگا اور اگر تجارت کی مصروفیت کی وجہ سے نماز چھوڑے گا تو اس کو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور پڑو، تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

مکہ مکرمہ کے بہت بڑے کافر تاجر ابی بن خلف کے ساتھ بروز قیامت اٹھایا جائے گا۔  
(کتاب الکبائر ص ۲۱ دار مکتبۃ الحیاء بیروت)

## شدید زخمی حالت میں نماز

جب حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو عرض کی، اے امیر المؤمنین! نماز (کا وقت ہے) فرمایا، جی ہاں، سنئے! ”جو شخص نماز کو ضائع کرتا ہے اُس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔“ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شدید زخمی ہونے کے باوجود نماز ادا فرمائی۔ (ایضاً)

## نماز پر نور یا تاریکی کے اسباب

حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت، شفیع امت، شہنشاہ نبوت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ”جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر نماز کے لیے کھڑا ہو، اس کے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں نے مجھ پر اس مرتبہ آسمانوں پر چڑھا دیا کہ اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

رُکوع، سُجود اور قرأت کو مکمل کرے تو نماز کہتی ہے، اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے جس طرح تُو نے میری حفاظت کی۔ پھر اس نماز کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس کے لیے چمک اور نور ہوتا ہے۔ پس اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں حتیٰ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ نماز اس نمازی کی شفاعت کرتی ہے۔ اور اگر وہ اس کا رُکوع، سُجود اور قرأت مکمل نہ کرے تو نماز کہتی ہے، اللہ تعالیٰ تجھے چھوڑ دے جس طرح تُو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر اس نماز کو اس طرح آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ اس پر تاریکی چھائی ہوتی ہے اور اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اس کو پُرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مارا جاتا ہے۔

(کنز العمال ج ۷ ص ۱۲۹ حدیث ۱۹۰۴۹)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھے پڑھنا اور پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

## برے خاتمے کا ایک سبب

حضرت سیدنا امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں، حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز پڑھتے ہوئے رُکوع اور سُجود پورے ادا نہیں کرتا تھا۔ تو اُس سے فرمایا، ”تم نے جو نماز پڑھی اگر اسی نماز کی حالت میں انتقال کر جاؤ تو حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طریقہ پر تمہاری موت واقع نہیں ہوگی (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۱۲) سنن نسائی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا، ”تم کب سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اُس نے کہا، چالیس سال سے۔ فرمایا، تم نے چالیس سال سے بالکل نماز ہی نہیں پڑھی اور اگر اسی حالت میں تمہیں موت آگئی تو دین محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر نہیں مرو گے۔

(سنن نسائی ج ۲ ص ۵۸ دار الحیل بیروت)





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے مطابق اگر نماز میں کچھ نفع بھی اٹھالیتا ہے مگر نماز کا چور سزا

مال کا چور اگر سزا بھی پاتا ہے تو کچھ نہ کچھ نفع بھی اٹھالیتا ہے مگر نماز کا چور سزا پوری پائے گا اس کے لئے نفع کی کوئی صورت نہیں۔ مال کا چور بندے کا حق مارتا ہے جبکہ نماز کا چور اللہ عز و جل کا حق، یہ حالت ان کی ہے جو نماز کو ناقص پڑھتے ہیں اس سے وہ لوگ درسِ عبرت حاصل کریں جو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں۔

(میراۃ ج ۲ ص ۷۸ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اول تو لوگ نماز پڑھتے ہی نہیں ہیں اور جو**

پڑھتے ہیں ان کی اکثریت سنئیں سکھنے کے جذبے کی کمی کے باعث آج کل صحیح طریقے سے نماز پڑھنے سے محروم رہتی ہے۔ یہاں مختصر آ نماز پڑھنے کا طریقہ پیش کیا جاتا ہے۔ برائے مدینہ! بہت زیادہ غور سے پڑھئے اور اپنی نمازوں کی اصلاح فرمائیے:-



سورۃ صافات (سورۃ نعلین) میں ہے: ﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّزُودُ فِي شَرِّهِ﴾ (اور ان میں سے ہیں جو اپنے شر میں اضافہ کرتے ہیں)۔

## نماز کا طریقہ (حنفی)

باؤٹھو قبلہ رو اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پاؤں کے پنجوں میں

چار انگلی کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائیے کہ انگلیوں کی نو

سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی ہوں نہ خوب کھلی بلکہ اپنی حالت پر

(NORMAL) رکھیں اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں نظر سجدہ کی جگہ ہو۔ اب

جو نماز پڑھنا ہے اُس کی نیت یعنی دل میں اس کا پکا ارادہ کیجئے ساتھ ہی زبان

سے بھی کہہ لیجئے کہ زیادہ لہجہ ہے (مثلاً نیت کی میں نے آج کی ظہر کی چار رکعت فرض

نماز کی، اگر باجماعت پڑھ رہے ہیں تو یہ بھی کہہ لیں پیچھے اس امام کے) اب تکبیر تحریر

یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لائیے اور ناف کے نیچے اس طرح باندھئے

کہ سیدھی ہتھیلی کی گدی الٹی ہتھیلی کے سرے پر اور بیچ کی تین انگلیاں الٹی کلائی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پر صلو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

کی پیٹھ پر اور اُنگوٹھا اور چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) کلائی کے اُغل بغل۔ اب اس طرح ثناء پڑھئے:-

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ  
وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ  
اسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ  
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔  
پاک ہے تُو اے اللہ عزوجل اور میں  
تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام بَرکت والا  
ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے  
سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر تَعَوُّذ پڑھئے:-

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیطانِ مردود سے۔

پھر تَسْمِيہ پڑھئے:-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔  
اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔



مردم معظمہ: (صلوات تعالیٰ علیہم اجمعین) جب تم نے طہن (شراب) پیا تو روزہ پاک پر موقوف ہو چکی ہو گئی ہے۔ تم نے کھانا کھا تو روزہ کے تمام کاموں کے سبب کاربند ہو گئی۔

پھر مکمل سورۃ فاتحہ پڑھے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: سب

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

خوبیاں اللہ عزوجل کو جو مالک سارے

جہان والوں کا۔ بہت مہربان رحمت

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝

والا، روزہ جزا کا مالک۔ ہم تجھی کو

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝

پوچھیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝

سیدھا راستہ چلا، راستہ اُن کا جن پر تو

نے احسان کیا، نہ اُن کا جن پر غضب

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

وَلَا الضَّالِّينَ ۝

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ نازل و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

سُورۃ فاتِحہ ختم کر کے آمین کہئے۔ پھر تین آیات یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا کوئی سُورت مثلاً سُورۃ اخلاص پڑھئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ترجمہ کنز الایمان: اللہ عزوجل

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ<sup>ج</sup> کے نام سے شروع جو بہت مہربان

اللّٰهُ الصَّمَدُ<sup>ج</sup> لَمْ يَلِدْ<sup>ج</sup> رحمت والا۔ تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ

وَلَمْ يُولَدْ<sup>ج</sup> ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اسکی

کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ<sup>ج</sup> اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔

اب اللہ اکبر کہتے ہوئے رُکوع میں جائیے اور گھٹنوں کو اس طرح ہاتھ سے پکڑیے کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر اور انگلیاں اچھی طرح پھیلی ہوئی



مرحوم مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ نشو و نما بارز و پاک پڑھا اس کے دو سال کے گناہ عاف ہوں گے۔

ہوں۔ پیٹھ کھچی ہوئی اور سر پیٹھ کی سیدھ میں ہو او نچا نیچا نہ ہو اور نظر قدموں پر ہو۔

کم از کم تین بار رکوع کی تسبیح یعنی **سُبْحَنَ رَبِّجَ الْعَظِيمِ**

کہئے۔ پھر تسبیح (تس۔ مع) یعنی **سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ**

کہتے ہوئے بالکل سیدھے کھڑے ہو جائیے، اس کھڑے ہونے کو قوٰمہ کہتے

ہیں۔ اگر آپ مُنْفِر د ہیں یعنی اکیلے نماز پڑھ رہے ہیں تو اس کے بعد کہئے۔

**اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ** پھر **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہتے ہوئے اس طرح

سجدے میں جائیے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھئے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ

میں اس طرح سر رکھئے کہ پہلے ناک پھر پیشانی اور یہ خاص خیال رکھئے کہ

ناک کی نوک نہیں بلکہ ہڈی لگے اور پیشانی زمین پر جم جائے، نظر ناک پر

دینہ

یعنی پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار مع یعنی اللہ عزوجل نے اُس کی سُن لی جس نے اُس کی تعریف کی

مع اے اللہ! اے ہمارے مالک! سب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں۔

حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور دیا کہ نہ پڑھے۔

رہے، بازوؤں کو کروٹوں سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھئے۔ (ہاں اگر صف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے لگائے رکھئے) اور دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا رخ اس طرح قبلہ کی طرف رہے کہ دسوں انگلیوں کے پیٹ (یعنی انگلیوں کے تنوں کے ابھرے ہوئے حصے) زمین پر لگے رہیں۔ ہتھیلیاں نیچھی رہیں اور انگلیاں قبلہ زور ہیں مگر کلائیوں زمین سے لگی ہوئی مت رکھئے۔ اور اب کم از کم تین بار سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحٰنَ رَبِّیَ اَعْلٰی پڑھئے پھر سر اس طرح اٹھائیے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں۔

پھر سیدھا قدم کھڑا کر کے اُس کی انگلیاں قبلہ رخ کر دیجئے اور الٹا قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھے بیٹھ جائیے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس

لے بندہ

۱۔ پاک ہے پروردگار سب سے بلند۔



برکت منوطاً علیٰ خالصتہاں علم اس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذکر و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ گنہگار ترین شخص ہے۔

رکھے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کی جانب اور انگلیوں کے سرے گھٹنوں

کے پاس ہوں۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ پھر کم از کم

ایک بار سُبْحَنَ اللہ کہنے کی مقدار ٹھہریے (اس وقت میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

یعنی اے اللہ عز و جل میری مغفرت فرما کہہ لینا مستحب ہے) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے پہلے

سجدے ہی کی طرح دوسرا سجدہ کیجئے۔ اب اسی طرح پہلے سر اٹھائیے پھر

ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑے ہو جائیے۔ اُٹھتے وقت بغیر مجبوری

زمین پر ہاتھ سے ٹیک مت لگائیے۔ یہ آپ کی ایک رکعت پوری ہوئی۔ اب

دوسری رکعت میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر الحمد اور

سورۃ پڑھئے اور پہلے کی طرح رُکوع اور سجدے کیجئے دوسرے سجدے سے

سر اٹھانے کے بعد سیدھا قدم کھڑا کر کے اُلٹا قدم بچھا کر بیٹھ جائیے دوسری رکعت

مرحوم مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

کے دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا **قَعْدَہ** کہلاتا ہے اب قعدہ میں

**تَشْہِد** (ت۔ ثنہ۔ ہُد) پڑھے:

اَلْحَيَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوٰتُ

تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ

وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَیْكَ

عزوجل ہی کیلئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر

اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اَیُّہَا

نبی اور اللہ عزوجل کی رحمتیں

وَبَرَکَاتُہٗ السَّلَامُ

اور برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ عزوجل

عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ

کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی

الصَّالِحِیْنَ اَشْہَدُ اَنْ لَا

دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود

اِلَہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ

نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد (صلی اللہ

اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ

تعالیٰ علیہ وسلم) اس کے بندہ اور رسول ہیں۔

وَرَسُوْلُہٗ



مرحوم مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

جب تَشَهُّد میں لَفِظِ لَا کے قریب پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی

انگلی اور انگھوٹھے کا خلقہ بنا لیجئے اور جھنکلیا (یعنی چھوٹی انگلی) اور خنصر یعنی اس

کے برابر والی انگلی کو ہتھیلی سے ملا دیجئے اور (اَشْهَدُ اَلَّہُ کے فوراً بعد) لَفِظِ لَا کہتے

ہی کلمے کی انگلی اٹھائیے مگر اس کو ادھر ادھر مت ہلایئے اور لَفِظِ اَلَّا پر گر دیجئے

اور فورا سب انگلیاں سیدھی کر لیجئے۔ اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو

اَللّٰہُ اکْبَر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیئے۔ اگر فرض نماز پڑھ رہے ہیں تو تیسری<sup>۳</sup>

اور چوتھی رکعت کے قیام میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اور اَلْحَمْدُ شریف پڑھئے، سُورَتِ مَلَانِے کی ضرورت نہیں۔ باقی اَفْعَالِ اِسی

طرح بجالائیئے اور اگر سنت و نفل ہوں تو سُورَةُ فَاتِحَہ کے بعد سُورَت بھی ملائیئے

(ہاں اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں تو کسی بھی رکعت کے قیام میں قِرَاءَت نہ کیجئے)

ترجمہ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

خاموش کھڑے رہنے) پھر چار رکعتیں پوری کر کے **قَعْدَةُ آخِرَةٍ** میں **تَشَهُّد** کے بعد **دُرودِ ابراہیم** علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھئے:-

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ اے اللہ عزوجل دُرود بھیج (ہمارے سردار)

وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا محمد پر اور انکی آل پر جس طرح تُو نے

صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ دُرود بھیجا (سیدنا) ابراہیم پر اور انکی آل

وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ پر۔ بیشک تو سراہا ہوا بزرگس ہے۔ اے

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى اللہ! عزوجل بَرَکت نازل کر ہمارے

مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ سردار پر اور انکی آل پر جس طرح تُو نے

كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ بَرَکت نازل کی (سیدنا) ابراہیم اور انکی

وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ آل پر بیشک تو سراہا ہوا بزرگس ہے۔

حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝



خروجی مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اب تم ملین! تمہارا ہر ذرا پاک و معزز جگہ پر بھی پر صوبے ملک میں تمام چنانوں کے رب کا رسول ہوں۔

پھر کوئی سی دُعائے ماثورہ پڑھے، مثلاً یہ دُعائے پڑھ لیجئے:

اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا

اے اللہ! عزوجل اے رب ہمارے

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي

ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور

الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا

ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں

عَذَابَ النَّارِ

عذاب دوزخ سے بچا۔

پھر نماز ختم کرنے کے لئے پہلے دائیں کندھے کی طرف منہ کر کے

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ كَبَّيْے اور اسی طرح بائیں طرف۔ اب نماز

ختم ہوئی۔

(مرافی الملاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۷۸۔ غنیۃ المسلمین ص ۱۶۱ کراچی)

اسلامی بہنوں کی نماز میں چند جگہ فرق ہے

مذکورہ نماز کا طریقہ امام یا تنہا مرد کا ہے۔ اسلامی بہنیں تکبیر تحریمہ

کے وقت ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں اور چادر سے باہر نہ نکالیں۔ (الہدایۃ معہ فتح

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ دیا کہ پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الفہر ج ۱ ص ۲۴۶، قیام میں الٹی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اسکے اوپر سیدھی ہتھیلی رکھیں۔ رُکوع میں تھوڑا جھکیں یعنی اتنا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیں زور نہ دیں اور گھٹنوں کو نہ پکڑیں اور انگلیاں ملی ہوئی اور پاؤں جھکے ہوئے رکھیں مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کریں۔ سجدہ سمٹ کر کریں یعنی بازو کروٹوں سے پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دیں، سجدے اور قعدے دونوں میں پاؤں سیدھی طرف نکال دیں۔ قعدے میں الٹی سرین پر بیٹھیں اور سیدھا ہاتھ سیدھی ران کے بیچ میں اور الٹا ہاتھ الٹی ران کے بیچ میں رکھیں۔ باقی سب طریقہ اُسی طرح ہے۔

(ردُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۲۵۹، عالمگیری ج ۱ ص ۷۴ وغیرہ)

**دونوں مُتَوَجِّہ ہوں!**

اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے دیئے ہوئے اس طریقہ نماز



فرمانِ مصطفیٰ: (علیہ السلام) جس نے مجھ پر ستر تہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبیں نازل فرماتا ہے۔

میں بعض باتیں فرض ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجب کہ اس کا جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور توبہ کرنا اور نماز کا پھر سے پڑھنا واجب اور بھول کر چھٹنے سے سجدہ سہو واجب اور بعض سنت مؤکدہ ہیں کہ جس کے چھوڑنے کی عادت بنالینا گناہ ہے اور بعض مستحب ہیں کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں۔

(بہار شریعت حصہ ۳ ص ۶۶ مدینۃ العرشہ بریلی شریف)

## ”یا اللہ“ کے چھ حُرُوف

کی نسبت سے نماز کی ۶ شرائط

(۱) طہارت: نمازی کا بدن لباس اور جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے اُس جگہ کا ہر

قسم کی نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے (مرافی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۰۷)

(۲) سترِ عورت: (۱) مرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں

سمیت بدن کا سارا حصہ چھپا ہوا ہونا ضروری ہے جبکہ عورت کے لئے ان پانچ

فروغان مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دو رکعت نماز پڑھو۔ (بخاری)

**اعضاء:** منہ کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلووں کے علاوہ سارا جسم چھپانا لازمی ہے البتہ اگر دونوں ہاتھ (گٹھوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمل

ظاہر ہوں تو ایک مفتی یہ قول پر نماز درست ہے (الدر المختار مع رد المحتار ج ۲)

ص ۹۳ (۲) اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصہ جس کا نماز میں چھپانا فرض ہے نظر آئے یا چلد کا رنگ ظاہر ہو نماز نہ ہوگی۔ (فتاویٰ عالمگیری

ج ۱ ص ۵۸) (۳) آج کل باریک کپڑوں کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔ ایسے باریک

کپڑے کا پاجامہ پہننا جس سے ران یا ستر کا کوئی حصہ چمکتا ہو علاوہ نماز کے بھی

پہننا حرام ہے (بہار شریعت حصہ ۳ ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف) (۴) ویز

(یعنی مونا) کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے ایسا چپکا ہوا ہو کہ

دیکھنے سے عضو کی ہیئت (ہے۔ اٹ) معلوم ہوتی ہو۔ ایسے کپڑے سے اگرچہ نماز

ہو جائیگی مگر اس عضو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں (رد المحتار ج ۲ ص



فروغان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر اس مرتبہ نماز اور اس مرتبہ نماز اور پاک پڑھا سے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

(۱۰۳) ایسا لباس لوگوں کے سامنے پہننا منع ہے اور عورتوں کے لئے بدرجہ اولیٰ

ممانعت۔ (بہار شریعت حصہ ۳ ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف) (۵) بعض خواتین

ملک و غیرہ کی باریک چادر نماز میں اوڑھتی ہیں جس سے بالوں کی سیاہی چمکتی

ہے یا ایسا لباس پہنتی ہیں جس سے اعضاء کا رنگ نظر آتا ہے ایسے لباس میں بھی

نماز نہیں ہوتی۔

(۳) استقبال قبلہ یعنی نماز میں قبلہ یعنی کعبہ کی طرف منہ کرنا (۱) نمازی

نے بلا عذر جان بوجھ کر قبلہ سے سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا

نماز فاسد ہو گئی اور اگر بلا قصد پھر گیا اور بقدر تین بار ”سُبْحَنَ اللہ“ کہنے کے

وقفہ سے پہلے واپس قبلہ رخ ہو گیا تو فاسد نہ ہوئی (البحر الرائق ج ۱ ص ۴۹۷) (۲)

اگر صرف منہ قبلہ سے پھر اتوا واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف منہ کر لے

اور نماز نہ جائے گی مگر بلا عذر ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۲۲ کراچی)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

(۳) اگر ایسی جگہ پر ہیں جہاں قبلہ کی شناخت کا کوئی ذریعہ نہیں ہے نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جس سے پوچھ کر معلوم کیا جاسکے تو نَحْرِی (ت۔ ث۔ ری) کیجئے یعنی سوچئے اور چدھر قبلہ ہونا دل پر تجھے ادھر ہی رخ کر لیجئے آپ کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (الہدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۳۶) (۴) نَحْرِی کر کے نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی، نماز ہو گئی لوٹانے کی حاجت نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۶۴) (۵) ایک فحْضِ نَحْرِی کر کے (سوچ کر) نماز پڑھ رہا ہو دوسرا اس کی دیکھا دیکھی اُسی سمت نماز پڑھے گا تو نہیں ہوگی دوسرے کے لئے بھی نَحْرِی کرنے کا حکم ہے۔

(ردالمحتار ج ۲ ص ۱۴۳)

(۴) وَقْتُ: یعنی جو نماز پڑھنی ہے اُس کا وقت ہونا ضروری ہے۔ مثلاً آج کی نمازِ عَصْر ادا کرنا ہے تو یہ ضروری ہے کہ عَصْر کا وقت شروع ہو جائے اگر وقت



فرمانِ مصطفیٰ: اَمَلِ اللّٰهِ خَلِيْلٍ اَوْ سَلَمٍ، جس نے کتاب میں کچھ پروردگار کے ساتھ نبی تک میرا نام اس کتاب میں لکھا ہے گا میں نے اس کیلئے استغفار کرتے ہیں گے۔

عصر شروع ہونے سے پہلے ہی پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۲۴)

(۱) عُمُوْمًا مساجد میں نِظَامُ الْأَوْقَات کے نقشے آویزاں ہوتے ہیں ان میں

جو مُسْتَنْدِثُ وَقِیَّتِ دال (تَو۔ قِیَّت۔ ذال) کے مُرْتَب کر دہ اور علمائے اہلسنت کے

مُصَدِّقہ ہوں ان سے نمازوں کے اوقات معلوم کرنے میں سہولت رہتی ہے (۲)

اسلامی بہنوں کے لئے اوّل وقت میں نمازِ فجر ادا کرنا مُسْتَحَب ہے اور باقی

نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب جماعت ہو چکے

پھر پڑھیں۔ (ذکر مختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۳۰)

**ثِنِّ اَوْ قَاتِ مَكْرُوْهُهٖ: (۱) طُلُوْعِ آفَاقِ سے لے کر بیس**

مِنْٹ بعد تک (۲) غُرُوبِ آفَاقِ سے بیس مِنْٹ پہلے (۳) نِصْفُ النَّہَارِ یعنی

ضُحُوْہِ کُبْرٰی سے لے کر زوالِ آفتاب تک۔ ان تینوں اوقات میں کوئی نماز جائز

نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ قضا۔ ہاں اگر اس دن کی نمازِ عصر نہیں پڑھی تھی اور

غرضانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کچھ پرکڑت سے (زور پاک دھمکے) تمہارا کچھ (زور پاک دھمکا) تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

مکروہ وقت شروع ہو گیا تو پڑھ لے البتہ اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ (ذکر محضار معہ

ردالمحتار ج ۲ ص ۴۰۔ بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۲۳ مدینۃ العرفین بریلی شریف)

## دورانِ نماز مکروہ وقت داخل ہو جائے تو؟

غروبِ آفتاب سے کم سے کم 20 منٹ قبل نمازِ عصر کا سلام پھر جانا

چاہئے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”نمازِ

عصر میں جتنی تاخیر ہو افضل ہے جبکہ وقتِ کراہت سے پہلے پہلے ختم ہو جائے۔“

(فتاویٰ رضویہ شریف جدید ج ۵ ص ۱۵۶) پھر اگر اس نے احتیاط کی اور نماز میں

تَطْوِیل کی (یعنی طول دیا) کہ وقتِ کراہت وسطِ نماز میں آ گیا جب بھی اس پر

اعتراف نہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ شریف جدید ج ۵ ص ۱۴۹)

(۵) نیت: نیت دل کے پکے ارادے کا نام ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۱۵)

کسرا جسی، (۱) زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں البتہ دل میں نیت حاضر ہوتے

ہوئے زبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۶۵) غزلی میں کہنا بھی



نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) پر ایک مرتبہ زہد و خیریت پڑھا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اور ایک قیراط اور ایک قیراط پڑھتا ہے۔

ضروری نہیں اردو وغیرہ کسی بھی زبان میں کہہ سکتے ہیں۔ (مُلَخَّص از دَرِ مختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۱۱۳) (۲) نیت میں زبان سے کہنے کا اعتبار نہیں یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کی نیت ہو اور زبان سے لفظ غُصْر نکالتے بھی ظہر کی نماز ہوگئی (در مختار ردالمحتار ج ۲ ص ۱۱۲) (۳) نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے کہ کون سی نماز پڑھتے ہو؟ تو فوراً بتا دے۔ اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوئی۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۶۵) (۴) فرض نماز میں نیت فرض بھی ضروری ہے مثلاً دل میں یہ نیت ہو کہ آج کی ظہر کی فرض نماز پڑھتا ہوں۔ (در مختار ردالمحتار ج ۲ ص ۱۱۶) (۵) اصح (یعنی درست ترین) یہ ہے کہ نفل سنت اور تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنت وقت کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت (یعنی پیروی) کی نیت کرے، اس لئے کہ بعض مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ ان میں مطلق نماز کی نیت کو کافی قرار دیتے ہیں۔ (مبایع المصلیٰ معہ عنبہ

ضرمان مصطفیٰ (علیہ السلام) فرماتا ہے: جو کچھ پر ایک مرتبہ نوافل پڑھا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراۃ لکھتا ہے اور ایک قیراۃ پڑھنا ہے۔

المستملی ص ۲۴۵) (۶) نماز نفل میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے اگرچہ نفل نیت

میں نہ ہو۔ (درمختار، ردالمحتار ج ۲ ص ۱۶۶) (۷) یہ نیت کہ منہ میرا قبلہ شریف

کی طرف ہے شرط نہیں۔ (ایضاً) (۸) اِثْتِدَا میں مقتدی کا اس طرح نیت کرنا بھی

جائز ہے کہ جو نماز امام کی ہے وہی نماز میری ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶) (۹) نماز

جنازہ کی نیت یہ ہے، ”نماز اللہ غرّوخل کے لئے اور دُعا اس مپیٹ

کیلئے“۔ (درمختار، ردالمحتار ج ۲ ص ۱۲۶) (۱۰) واجب میں واجب کی نیت کرنا

ضروری ہے اور اسے معین بھی کیجئے مثلاً عید الفطر، عید الاضحیٰ، نذر نماز بعد

طواف (واجب الطواف) یا وہ نفل نماز جس کو جان بوجھ کر فاسد کیا ہو کہ اُس کی قضا

بھی واجب ہو جاتی ہے (حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۲۲) (۱۱) سجدہ شکر اگرچہ نفل

ہے مگر اس میں بھی نیت ضروری ہے مثلاً دل میں یہ نیت ہو کہ میں سجدہ شکر کرتا

ہوں۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۱۲۰) (۱۲) سجدہ مسہو میں بھی ”صاحب

نہر الفائق“ کے نزدیک نیت ضروری ہے (ایضاً) یعنی اُس وقت دل میں یہ نیت



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راست بھول گیا۔

ہو کہ میں سجدہ سہو کرتا ہوں۔

(۶) **تکبیر تحریمہ**: یعنی نماز کو ”اللہ اکبر“ کہہ کر شروع کرنا

ضروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۸)

## ”بسم اللہ“ کے سات حروف کی نسبت سے نماز کے ۷ فرائض

(۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قراءت (۴) رکوع (۵) سجود (۶) قعود

اخیرہ (۷) خروج بطنعہ۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۵۳ تا ۲۸۶)

(۱) **تکبیر تحریمہ**: درحقیقت تکبیر تحریمہ (یعنی تکبیر اولیٰ) شرائط نماز

میں سے ہے مگر نماز کے افعال سے بالکل علی ہوئی ہے اس لئے اسے نماز کے

فرائض سے بھی شمار کیا گیا ہے۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۵۳) (۱) مقتدی نے تکبیر

تحریمہ کا لفظ ”اللہ“ امام کے ساتھ کہا مگر ”اکبر“ امام سے پہلے ختم کر لیا تو نماز نہ ہو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کچھ رکعت سے ذرا پاک پڑھوے ٹک تمہارا کچھ پڑا ذرا پاک پڑھا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

گی۔ (عائلیہ ج ۱ ص ۶۸) (۲) امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر اُس وقت ختم ہوئی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے نماز نہ ہو

گی۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۸۳) (ایسے موقع پر قاعدے کے مطابق پہلے کھڑے

کھڑے تکبیر تحریمہ کہہ لیجئے اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کیجئے، امام کے

ساتھ اگر رکوع میں معمولی سی بھی شرکت ہوگئی تو رکعت مل گئی اگر آپ کے

رکوع میں داخل ہونے سے قبل امام کھڑا ہو گیا تو رکعت نہ ملی۔ (۳) جو شخص

تکبیر کے تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہو یا کسی اور وجہ سے زبان بند ہوگئی ہو

اُس پر تلفظ لازم نہیں، دل میں ارادہ کافی ہے۔ (نبیین الحقائق ج ۱ ص ۱۰۹)

(۴) لَفِظِ اللّٰہ کو اللّٰہ یا اکبر کو اکبر یا اکبار

کہا نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے معنی فاسدہ سمجھ کر جان بوجھ کر کہے تو کافر ہے۔

(درمختار رد المحتار ج ۲ ص ۱۷۷) نمازیوں کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ زود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

پیچھے آواز پہنچانے والے مکبروں کی اکثریتِ علم کی کمی کے باعث آج کل ”اکبر“ کو ”اکبار“ کہتی سنائی دیتی ہے۔ اس طرح ان کی اپنی نماز بھی ٹوٹی اور ان کی آواز پر جو لوگ انتقالات کرتے یعنی نماز کی ارکان ادا کرتے ہیں اُن کی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ لہذا بغیر سیکھے کبھی مُکبر نہیں بننا چاہئے (۵) پہلی رَکعت کا رُکوع مل گیا تو تکبیر اُولیٰ کی فضیلت پا گیا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

(۲) قیام: (۱) کمی کی جانب قیام کی حد یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں

تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔ (درمختار، دالمختار ج ۲ ص ۱۶۳)

(۲) قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قراءت ہے۔ بقَدِّ قراءتِ فرض قیام

بھی فرض، بقَدِّ رواجِب واجب، اور بقَدِّ رِسَّتِ سُنَّت۔ (ایضاً) (۳) فرض، وتر،

عیدین اور سُنَّتِ فجر میں قیام فرض ہے۔ اگر بلا عذر صحیح کوئی یہ نمازیں

ترجمہ مصطفیٰ (علیہ السلام) نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زورِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

بیٹھ کر ادا کرے گا تو نہ ہوں گی۔ (ایضاً) (۴) کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف

ہونا عذر نہیں بلکہ قیام اُس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا

کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے

یا چوتھائی ستر کھلتا ہے یا قراءت سے مجبور محض ہو جاتا ہے۔ یوہیں کھڑا ہو سکتا ہے

مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہوگا یا ناقابلِ برداشت

تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھے۔ (غنیۃ المسلمین ص ۲۵۸) (۵) اگر عَصَا (یا بیساکھی)

خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا ممکن ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے (غنیۃ

المسلمین ص ۲۵۸) (۶) اگر حَرَفِ اِتْنَا کھڑا ہونا ممکن ہے کہ کھڑے کھڑے تکبیر

تحریمہ کہہ لے گا تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے اور اب کھڑا رہنا ممکن

نہیں تو بیٹھ جائے۔

(غنیۃ المسلمین ص ۲۵۹)

**خبردار! بعض لوگ معمولی سی تکلیف (یا زخم) کی وجہ سے فرض**



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

نمازیں بیٹھ کر پڑھتے ہیں وہ اس حکم شرعی پر غور فرمائیں، جتنی نمازیں قدرتِ قیام کے باؤٹو بیٹھ کر ادا کی ہوں ان کو لوٹانا فرض ہے۔ اسی طرح ویسے ہی کھڑے نہ رہ سکتے تھے مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑے ہونا ممکن تھا مگر بیٹھ کر پڑھتے رہے تو ان کی بھی نمازیں نہ ہوئیں ان کا لوٹانا فرض ہے۔ (مُلَخَّصُ اَرْبَعِ شَرِيعَتِ

حصہ ۲ ص ۶۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف) عورتوں کیلئے بھی یہی حکم ہے یہ بھی بغیر شرعی اجازت کے بیٹھ کر نمازیں نہیں پڑھ سکتیں۔

بعض مساجد میں گریسوں کا انتظام بھی ہوتا ہے بعض بوڑھے وغیرہ ان پر بیٹھ کر فرض نماز پڑھتے ہیں حالانکہ چل کر آئے ہوتے ہیں، نماز کے بعد کھڑے کھڑے بات چیت بھی کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر بغیر اجازت شرعی بیٹھ کر نمازیں پڑھیں گے تو ان کی نمازیں نہ ہوں گی۔ (۸) کھڑے ہو کر پڑھنے کی

ترجمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کچھ ترین شخص ہے۔

قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رَحْمَتِ عَالَم، نور مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف (یعنی آدھا ثواب) ہے (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۵۳) البتہ عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں ایسا ہے تو اُن کا خیال غلط ہے۔ وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں اُن کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۳) قِرَاءَت: (۱) قِرَاءَتِ اس کا نام ہے کہ تمام حُرُوفِ مَخَارِج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز (نمایاں) ہو جائے۔ (عالمگیری ج ۱ ص



فرض (مصلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

(۲) (۶۹) آہستہ پڑھنے میں بھی یہ ضروری ہے کہ خود سن لے۔ (عقبہ المستعفی

ص ۲۷۱) (۳) اگر خُروف تو صحیح ادا کئے مگر اتنے آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی رُکاوٹ

مثلاً شور و غل یا ثقل سماعت (یعنی اونچا سننے کا مرض) بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی۔ (عالیگیری

ج ۱ ص ۶۹) (۴) اگرچہ خود سننا ضروری ہے مگر یہ بھی احتیاط رہے کہ سُرری (یعنی

آہستہ قرائت والی) نمازوں میں قراءت کی آواز دوسروں تک نہ پہنچے، اسی طرح

تسبیحات وغیرہ میں بھی خیال رکھئے (۵) نماز کے علاوہ بھی جہاں کچھ کہنا یا پڑھنا

مقرر کیا ہے اس سے بھی یہی مراد ہے کہ کم از کم اتنی آواز ہو کہ خود سن سکے مثلاً

طلاق دینے، آزاد کرنے یا جانور ذبح کرنے کے لئے اللہ عزوجل کا نام لینے میں

اتنی آواز ضروری ہے کہ خود سن سکے۔ (ایضاً) دُرود شریف وغیرہ اور اد پڑھتے

ہوئے بھی کم از کم اتنی آواز ہونی چاہئے کہ خود سن سکے جیسی پڑھنا کہلائے گا۔

(۶) مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر مسنون اور نوافل کی ہر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا حقیقاً وہ بد بخت ہو گیا۔

رُکعت میں امام و مُتَقَرِّد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر فرض ہے۔ (مِرافی الفلاح معہ

حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۲۶) (۷) مُتَقَدِّی کو نماز میں قِرَاءت جائز نہیں نہ

سورۃُ الْفَاتِحَةِ نہ آیت۔ نہ سُرَّتِی (یعنی آہستہ قِرَاءت والی) نماز میں نہ جُمُری (

یعنی بلند آواز سے قِرَاءت والی) نماز میں۔ امام کی قِرَاءت مُتَقَدِّی کے لئے بھی

کافی ہے۔ (مِرافی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۲۷) (۸) فرض کی کسی رُکعت

میں قِرَاءت نہ کی یا فقط ایک میں کی نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

(۹) فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قِرَاءت کرے اور تراویح میں مُتَوَسِّط انداز پر اور رات

کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آ سکے یعنی کم سے

کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے، اس لئے کہ

تَرْتِیل سے (یعنی ٹھہر ٹھہر کر) قرآن پڑھنے کا حکم ہے (درمختار ردالمحتار ج اول ص

۲۶۲) آج کل کے اکثر حفاظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات



عمر بن مصطفیٰ (علیہ السلام) نے مجھ پر ایک بار ڈنکا مارا کہ پڑھا تو اُس پر اس حدیث سے بھیجتا ہے۔

ہے۔ یَعْلَمُونَ تَعْلَمُونَ کے ہوا کسی لفظ کا پتا نہیں چلتا نہ تَصْحِیحُ حُرُوفِ ہوتی بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے! حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام اور سخت حرام ہے۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۸۶، ۸۷ مدینۃ العلمند بریلی شریف)

## حُرُوف کی صحیح ادائیگی ضروری ہے

اکثر لوگ ط، ت، س، ص، ث، ا، ع، ہ، ح، ض، ذ، ظ

میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! حُرُوف بدل جانے سے اگر معنی فاسد

ہو گئے تو نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت حصہ ۳ ص ۸۸ مکتبہ رضویہ) مثلاً جس نے

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ میں عَظِيم کو عَزِيم (ظ کے بجائے ز)

پڑھ دیا نماز جاتی رہی لہذا جس سے عَظِيم صحیح ادا نہ ہو وہ

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْكَرِيم پڑھے۔

(قانون شریعت حصہ اول ص ۱۱۹ فرید بک امثال لاہور)

قرآن مصطفیٰ (اصلی و تالیف) اس کتاب میں لکھا ہے، ہر کتاب میں ایک ہی کتاب ہے، ہر کتاب میں ایک ہی کتاب ہے، ہر کتاب میں ایک ہی کتاب ہے۔

## خبردار! خبردار! خبردار!

جس سے حُرُوف صحیح ادا نہیں ہوتے اُس کے لئے تھوڑی دیر  
مُتَّق کر لینا کافی نہیں بلکہ لازم ہے کہ انہیں سیکھنے کے لئے رات دن  
پوری کوشش کرے اور اگر صحیح پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے  
تو فرض ہے کہ اس کے پیچھے پڑھے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے  
حُرُوف صحیح ادا کر سکتا ہو۔ اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زَمَلْہ  
کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی۔ آج کل کافی لوگ اس  
مَرَض میں مبتلا ہیں کہ نہ انہیں قرآن صحیح پڑھنا آتا ہے نہ سیکھنے کی  
کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! اس طرح نمازیں برباد ہوتی ہیں۔

(ملخص از بہار شریعت حصہ ۳ ص ۱۱۶) جس نے رات دن کوشش کی مگر سیکھنے میں

نا کام رہا جیسے بعض لوگوں سے صحیح حُرُوف ادا ہوتے ہی نہیں اس کے لئے لازمی



**فرمانِ مصطفیٰ:** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ہے کہ رات دن سیکھنے کی کوشش کرے اور زمانہ کوشش میں وہ معذور ہے اس کی اپنی نماز ہو جائے گی مگر صحیح پڑھنے والوں کی امامت ہرگز نہیں کر سکتا۔ ہاں جو خوف اس کے اپنے غلط ہیں وہی دوسروں کے بھی غلط ہوں تو زمانہ کوشش میں ایسوں کی امامت کر سکتا ہے۔ اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو خود اس کی نماز ہی نہیں ہوتی تو دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہوگی!

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۲۵۹، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

## مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے قرأت کی اہمیت کا بخوبی

اندازہ لگالیا ہوگا۔ واقعی وہ مسلمان بڑا بد نصیب ہے جو دُرُست قرآن شریف

پڑھنا نہیں سیکھتا۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”

دعوتِ اسلامی“ کے بے شمار مدارس بنام ”مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ“ قائم ہیں ان میں

ہر ماہ مصطفیٰ ﷺ نے کبھی ایک روز پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر اس قدر رحمتیں بھیجتا ہے۔

مذنیٰ منوں اور مذنیٰ منیوں کو قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔  
 - نیز بالغان کو عموماً بعد نماز عشاءِ خُروف کی صحیح ادائیگی کیساتھ ساتھ سنتوں کی تربیت دی جاتی ہے۔ کاش! تعلیم قرآن کی گھر گھر دھوم پڑ جائے۔ کاش! ہر وہ اسلامی بھائی جو صحیح قرآن شریف پڑھنا جانتا ہے وہ دوسرے اسلامی بھائی کو سکھانا شروع کر دے۔ اسلامی بہنیں بھی یہی کریں یعنی جو دُرست پڑھنا جانتی ہیں وہ دوسری اسلامی بہنوں کو پڑھائیں اور نہ جاننے والیاں ان سے سیکھیں۔  
 ان شاء اللہ عزوجل پھر تو ہر طرف تعلیم قرآن کی بہار آ جائے گی اور سیکھنے سکھانے والوں کیلئے ان شاء اللہ عزوجل ثواب کا انبار لگ جائے گا۔

یہی ہے آرزو تعلیم قرآن عام ہو جائے

تلاوت شوق سے کرنا ہمارا کام ہو جائے

(۴) رُکوع : اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائے یہ رُکوع کا ادنیٰ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ زورِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو خوش نماز فرماتا ہے۔

درجہ ہے۔ (فرماتار رد المحتار ج ۲ ص ۱۶۶) اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی کھجھاوے۔

(حاشیہ الطحطاوی ص ۲۲۹)

سلطانِ مکہ مکرمہ، تاجدارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا

فرمانِ عظمت نشان ہے، اللہ عزوجل بندہ کی اُس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس

میں رُکوع و سُجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۶۱۷ حدیث ۸۰۳۰۸۰۳ دار الفکر بیروت)

(۵) سُجود: (۱) سلطانِ مکہ مکرمہ، تاجدارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، مجھے حُلم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، منہ اور

دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنچے اور یہ حُلم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ

سمٹیوں۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۹۳) (۲) ہر رُکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔

(۳) سجدے میں پیشانی جمن ضروری ہے۔ (فرماتار رد المحتار ج ۲ ص ۱۶۷)

مرمان مصطفیٰ (سلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر از رو چھو تمہارا از رو مجھ تک پہنچتا ہے۔

جنمے کے معنی یہ ہیں کہ زمین کی سختی محسوس ہو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ پیشانی نہ جمی تو سجدہ نہ ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۰) (۴) کسی نرم چیز مثلاً گھاس (جیسا کہ باغ کی ہریالی) روئی یا قالین (CARPET) وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو سجدہ ہو جائے گا ورنہ نہیں۔

(نیسر الحفائو ج ۱ ص ۱۱۷) (۵) آج کل مساجد میں کارپیٹ (CARPET)

بچھانے کا رواج پڑ گیا ہے (بلکہ بعض جگہ تو کارپیٹ کے نیچے مزید فوم بھی بچھا دیتے ہیں)

کارپیٹ پر سجدہ کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھنا ہے کہ پیشانی اچھی

طرح جم جائے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ اور ناک کی ہڈی نہ دبی تو نماز مکروہ تحریمی

واجب الا عاده ہوگی۔ (مُلَخَّصُ الرِّسَالَةِ شَرِيعَتِ حَقِّہ ص ۷۱) (۶) کمائی دار (یعنی

اسپرنگ والے) گڈے پر پیشانی خوب نہیں جمتی لہذا نماز نہ ہوگی۔ (ایضاً)



فرمانِ مصطفیٰ: «سَلِّ صَلَاتُكَ عَلَى رَأْسِكَ سَلِّ صَلَاتُكَ عَلَى رَأْسِكَ سَلِّ صَلَاتُكَ عَلَى رَأْسِكَ»۔

## کارپیٹ کے نقصانات

کارپیٹ سے ایک توجہ سے میں دشواری ہوتی ہے، مزید صحیح معنوں میں اس کی صفائی نہیں ہو پاتی لہذا اذھول وغیرہ جمع ہوتی اور جراثیم پرورش پاتے ہیں، سجدہ میں سانس کے ذریعہ جراثیم، گرد وغیرہ اندر داخل ہو جاتے ہیں، کارپیٹ کا زواں پھپھروں میں جا کر چپک جانے کی صورت میں معاذ اللہ عود حار کیلئے خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ بسا اوقات بچے کارپیٹ پر قے یا پیشاب وغیرہ کر ڈالتے، ہلیاں گندگی کرتیں، چوہے اور چھپکلیاں میٹگنیاں کرتے ہیں۔ کارپیٹ ناپاک ہو جانے کی صورت میں غُمو ناپاک کرنے کی زحمت بھی نہیں کی جاتی۔ کاش! کارپیٹ بچھانے کا زواج ہی ختم ہو جائے۔

## ناپاک کارپیٹ پاک کرنے کا طریقہ

کارپیٹ کا ناپاک حصہ ایک بار دھو کر لٹکا دیجئے یہاں تک کہ ٹپکنا

مرحمان مصطفیٰؐ اسی رحمتی مہربان علمائے کرام پر زور پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

موقوف ہو جائے پھر دوبارہ دھو کر لٹکائیے حتیٰ کہ ٹپکنا بند ہو جائے پھر تیسری بار اسی طرح دھو کر لٹکا دیجئے جب ٹپکنا بند ہو جائے گا تو پاک ہو جائے گا۔ پختائی، جوتا اور مٹی کا وہ برتن وغیرہ جس میں پانی جذب ہو جاتا ہو اسی طرح پاک کیجئے۔ اگر ناپاک کارپیٹ یا کپڑا وغیرہ بہتے پانی میں (مثلاً دریا، نہر میں یا ٹونٹی کے نیچے) اتنی دیر تک رکھ چھوڑیں کہ ظن غالب ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہا کر لے گیا تب بھی پاک ہو جائے گا۔ کارپیٹ پر بچہ پیشاب کر دے تو اس جگہ پر پانی کے چھینٹے مار دینے سے وہ پاک نہیں ہوتا۔ یاد رہے! ایک دن کے بچے یا بچی کا پیشاب بھی ناپاک ہوتا ہے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے بہار شریعت حصہ ۲ کا مطالعہ فرمائیے۔)

(۶) قَعْدَةُ اخیره: یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری تشہد (یعنی پوری التحیات) ارسو لہ تک پڑھ لی جائے فرض ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۷۰) چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت (رکعت - عت)



فرضیٰ مصطفیٰ (۱) میں مذکور ہے کہ اگر کسی نے کتاب میں کچھ پڑھا یا کچھ لکھا تو سب سے پہلے اس کتاب میں اللہ نے کلمے اس لیے مستحکم رکھے ہیں۔

کے بعد قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا تیسری کا سجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کر لیا ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے۔ مغرب کے علاوہ اور نمازوں میں ایک رکعت مزید ملائے۔ (عنبة المستملی ص ۲۸۴)

(۷) **خُرُوجِ بَضْمِهِ**: یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد سلام یا بات چیت وغیرہ کوئی ایسا فعل قُضِدَ (یعنی ارادنا) کرنا جو نماز سے باہر کر دے۔ مگر سلام کے علاوہ کوئی فعل قُضِدَ پایا گیا تو نماز واجب الاِعادہ ہوگی۔ اور اگر بلا قُضِدَ کوئی اس طرح کا فعل پایا گیا تو نماز باطل۔ (عنبة المستملی ص ۲۸۶)

”قیامت میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا“  
کے میں حُرُوف کی نسبت سے تقریباً 30 واجبات

(۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ ”اللَّهُ اکْبَر“ کہنا (۲) فرضوں کی تیسری اور

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کثرت سے زود پاک پڑھو، شک تھا راجھ پڑھا، پاک پڑھنا تھا، سے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

چوتھی رکعت (رک - عت) کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا سورت ملانا یا قرآن پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا (۳) الحمد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا (۴) الحمد شریف اور سورت کے درمیان ”امین“ اور ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا (۵) قراءت کے فوراً بعد رکوع کرنا (۶) ایک سجدے کے بعد بالترتیب دوسرا سجدہ کرنا (۷) تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک بار ”سُبْحَنَ اللہ“ کہنے کی مقدار ٹھہرنا (۸) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا (بعض لوگ کمر سیدھی نہیں کرتے اس طرح ان کا واجب چھوٹ جاتا ہے) (۹) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا (بعض لوگ جلد بازی کی وجہ سے برابر سیدھے بیٹھنے سے پہلے ہی سجدے میں چلے جاتے ہیں اس طرح ان کا واجب ترک ہو جاتا ہے چاہے کتنی ہی جلدی ہو سیدھا بیٹھنا لازمی ہے ورنہ نماز





قرآن مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر زور پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کہہ لیا تو سجدہ سنہو واجب ہو گیا اور اگر جان بوجھ کر کہا تو نماز لوٹانا واجب ہے (درمختار، رد المحتار ج ۲ ص ۲۶۹) (۱۴) دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ ”السَّلام“ دونوں بار واجب ہے۔ لفظ ”عَلَيْكُمْ“ واجب نہیں بلکہ سنّت ہے (۱۵) وتر میں تکبیر قنوت کہنا (۱۶) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا (۱۷) عیدین کی چھ تکبیریں (۱۸) عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور اس تکبیر کیلئے لفظ ”اللّٰهُ اَكْبَر“ ہونا (۱۹) ”جہری نماز“ مثلاً مغرب و عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت اور فجر جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتر کی ہر رکعت میں امام کو جہر (یعنی اتنی بلند آواز کہ کم از کم تین آدمی سن سکیں) سے قراءت کرنا (۲۰) غیر جہری نماز (مثلاً ظہر و عصر) میں آہستہ قراءت کرنا (۲۱) ہر فرض و واجب کا اُس کی جگہ ہونا (۲۲) رکوع ہر رکعت میں ایک ہی بار کرنا (۲۳) سجدہ ہر رکعت میں دو ہی بار کرنا (۲۴) دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا (۲۵) چار



ضرمان مصطفیٰ: اصل متنازعہ یہاں ہے کہ اس نے کتاب میں کچھ رد و رد کیا ہے اور وہاں ہی کتاب میں ہے اور یہاں کے لیے استفادہ کرتے ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ ہر ایک مرد سب ازاد شریف پر واجب ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیر لگا کر لکھتا ہے اور ایک قیر لگا کر پھاڑتا ہے۔

کرنے سے پہلے ہی دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھالینا (۶) تکبیر قنوت اور (۷)

تکبیر استعیدین میں بھی یہی سنتیں ہیں (در مختار رد المحتار ج ۲ ص ۲۰۸) (۸)

امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر (۹) سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور

(۱۰) سلام کہنا (حاجت سے زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ ہے) (رد المحتار ج ۲ ص ۲۰۸)

(۱۱) تکبیر کے فوراً بعد ہاتھ باندھ لینا سنت ہے (بعض لوگ تکبیر اولیٰ کے بعد ہاتھ لٹکا

دیتے ہیں یا کہنیاں پیچھے کی طرف جھلانے کے بعد ہاتھ باندھتے ہیں ان کا یہ فعل سنت سے

ہٹ کر ہے) (در مختار رد المحتار ج ۲ ص ۲۲۹)

## قیام کی سنتیں

(۱۲) مُردناف کے نیچے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی اُلٹے ہاتھ کی کلائی کے

جوڑ پر، چھٹنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اُغل بغل اور باقی انگلیاں ہاتھ کی کلائی کی

پُشت پر رکھے (غیۃ المسلمی ص ۲۹۴) (۱۳) پہلے ثناء (۱۴) پھر تَعُوذُ



مرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

ت۔ عو۔ وُز) یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنا (۱۵)

پھر تسمیہ (تس۔ م۔ یہ) یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا

(۱۶) ان تینوں کو ایک دوسرے کے فوراً بعد کہنا (۱۷) ان سب کو آہستہ پڑھنا

(درمختار، رد المحتار ج ۲ ص ۲۱۰) (۱۸) امین کہنا (۱۹) اس کو بھی آہستہ کہنا

(۲۰) تکبیر اولیٰ کے فوراً بعد ثناء پڑھنا (ایضاً) (نماز میں تَعُوْذُ وَ تَسْمِيْہِ قرأ

ت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قراءت نہیں لہذا تَعُوْذُ وَ تَسْمِيْہِ بھی مقتدی

کیلئے سنت نہیں۔ ہاں جس مقتدی کی کوئی رُکعت فوت ہو گئی ہو وہ اپنی باقی

رُکعت ادا کرتے وقت ان دونوں کو پڑھے (الہدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۵۳)

(۲۱) تَعُوْذُ صَرَف پہلی رُکعت میں ہے اور (۲۲) تَسْمِيْہِ ہر رُکعت کے

شروع میں سنت ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۴)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب نماز میں (مہر اور ہر رکوع اور ہر رکوع کے بعد) ہاتھ پر رکھ کر رکعتوں میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

## رُکُوع کی سُنْتیں

(۲۳) رُکُوع کیلئے اللہ اکبر کہنا (الہدایہ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۵۷) (۲۴)

رُکُوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنا (۲۵) مرد کا گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا

اور (۲۶) انگلیاں خوب کھلی رکھنا (۲۷) رُکُوع میں ٹانگیں سیدھی رکھنا (بعض لوگ

کمان کی طرح نیزھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے) (اعمال المکبریٰ ج ۱ ص ۷۴) (۲۸) رُکُوع میں پیٹھ

اچھی طرح بچھی ہوئی کہ اگر پانی کا پیالہ پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے

۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۶۶) (۲۹) رُکُوع میں سر اونچا نیچا نہ ہو

پیٹھ کی سیدھ میں ہو۔ ”سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اس کی نماز

ناکافی ہے (یعنی کامل نہیں) جو رُکُوع و سُجُود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا“ (السر الکبریٰ ج ۲

ص ۱۲۶ دارالکتب العلمیہ بیروت) سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

”رُکُوع و سُجُود کو پورا کرو کہ خدا عزوجل کی قسم! میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں“ (



بریل مصطفیٰ (علیہ السلام) جو مجھ پر روزِ جمعہ زود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

مسلم شریف ج ۱ ص ۱۸۰ (۳۰) بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع کو جائے یعنی

جب رکوع کیلئے جھکنا شروع کرے اور ختم رکوع پر تکبیر ختم کرے (عالمگیری ج ۱

ص ۶۹) اس مسافت کو پورا کرنے کیلئے اللہ کی لام کو بڑھائے اکبر کی ب وغیرہ

کسی حرف کو نہ بڑھائے (بہار شریعت حصہ ۳ ص ۷۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف) اگر

اللہ یا اکبر یا اکبر کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

(ذکر مختار رد المحتار ج ۱ ص ۲۳۲)

## قومہ کی سنتیں

(۳۱) رکوع سے جب اٹھیں تو ہاتھ لٹکا دیجئے (۳۲) رکوع سے

اٹھنے میں امام کیلئے سَمِعَ اللہ لِمَنْ حَمِدَہ کہنا (۳۳) مقتدی کیلئے

اللہم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد کہنا (۳۴) مُنفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے)

کیلئے دونوں کہنا سنت ہے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد کہنے سے بھی سنت ادا ہو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزانہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

جاتی ہے مگر ”رَبَّنَا“ کے بعد ”و“ ہونا بہتر ہے ”اللَّهُمَّ“ ہونا اس سے بہتر، اور

دونوں ہونا اور زیادہ بہتر ہے۔ یعنی اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

کہتے۔ (غنیۃ المستملی ص ۳۱۰) (۳۵) مُنْفَرِد (مُن - ف - رد)

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتا ہوا رُکوع سے اٹھے جب سیدھا کھڑا

ہو چکے تو اب اللَّهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۴)

## سجدے کی سنتیں

(۳۶) سجدے میں جانے کیلئے اور (۳۷) سجدے سے اٹھنے کیلئے

اللَّهُ أَكْبَرُ کہنا۔ (الحدیثۃ معدن القدر ج ۱ ص ۲۶۱) (۳۸) سجدہ میں کم از کم تین بار

سُبْحَنَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنا (ایضاً) (۳۹) سجدے میں ہتھیلیاں

زمین پر رکھنا (۴۰) ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ رکھنا (۴۱) سجدے

میں جائیں تو زمین پر پہلے گھٹنے پھر (۴۲) ہاتھ پھر (۴۳) ناک پھر (۴۴)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اُس شخص کی ناک ناک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و پاک نہ پڑے۔

پیشانی رکھنا (۴۵) جب سجدے سے اٹھیں تو اسکا اُٹ کرنا یعنی (۴۶) پہلے

پیشانی پھر (۴۷) ناک پھر (۴۸) ہاتھ، پھر (۴۹) گھٹنے اٹھانا (۵۰) مُرد

کیلئے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے اور (۵۱) رانیں پیٹ سے جدا

ہوں (الہدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۶۶) (۵۲) کلائیوں زمین پر نہ بچھائیے ہاں

جب صف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے جدا نہ رکھئے (ردالمحتار ج ۲ ص ۲۵۷)

(۵۳) سجدہ میں دونوں پاؤں کی دُسوں انگلیوں کا پیٹ اس طرح زمین پر لگائیے

کہ دُسوں انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔ (الہدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۶۷)

## جَلْسَہ کی سنتیں

(۵۴) دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا اسے جلسہ کہتے ہیں (۵۵)

جلسہ میں سیدھا قدم کھڑا کر کے الٹا قدم بچھا کر اُس پر بیٹھنا (۵۶) سیدھے

پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا (۵۷) دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔

(تبیین الحقائق ج ۱ ص ۱۱۱)

ہر نماز میں صلوٰۃ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پاس میرا ذکر وارد ہو مجھ پر ازاد شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ گنہگار نہیں ہے۔

## دوسری رکعت کیلئے اٹھنے کی سنتیں

(۵۸) جب دونوں سجدے کر لیں تو دوسری رکعت کیلئے پنجوں کے

بل (۵۹) گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا سنت ہے۔ ہاں کمزوری یا پاؤں میں

تکلیف وغیرہ مجبوری کی وجہ سے زمین پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے میں حرج نہیں۔

(رد المحتار ج ۲ ص ۲۶۲)

## قعدہ کی سنتیں

(۶۰) مَرَد کا دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہو کر بایاں پاؤں

بچھا کر (۶۱) دونوں سرین اُس پر رکھ کر بیٹھنا اور (۶۲) سیدھا قدم کھڑا رکھنا

(۶۳) سیدھے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا (الہدایۃ معہ ففتح القدیر ج ۱ ص ۷۵)

(۶۴) سیدھا ہاتھ سیدھی ران پر اور (۶۵) الٹا ہاتھ الٹی ران پر رکھنا (۶۶)

انگلیاں اپنی حالت پر یعنی (NORMAL) چھوڑنا کہ نہ زیادہ کھلی ہوئیں نہ بالکل ملی



مرحوم مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

ہوئیں (ایضاً) (۶۷) انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، گھٹنے پکڑنا نہ چاہئے (درمختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۲۶۵) (۶۸) التَّحِيَّات میں شہادت پر اشارہ کرنا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ چھٹنگلیاں اور پاس والی کو بند کر لیجئے، انگوٹھے اور بیچ والی کا حلقہ باندھئے اور (”لَا“ پر کلمہ کی انگلی اٹھائیے اس کو ادھر ادھر مت ہلایئے اور ”إِلَّا“ پر رکھ دیجئے اور سب انگلیاں سیدھی کر لیجئے) (رد المحتار ج ۲ ص ۲۶۶) (۶۹) دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھئے جس طرح پہلے میں بیٹھے تھے اور تَشَهُّد بھی پڑھئے (۷۰) تَشَهُّد کے بعد دُُرود شریف پڑھئے (الہدایۃ مع فتح القدیر ج ۱ ص ۲۷۴) دُُرود ابراہیم پڑھنا افضل ہے (بہار شریعت حصہ ۳ ص ۸۵) (۷۱) نوافل اور سنتِ غیر مؤکدہ کے قعدہ اولیٰ میں بھی تَشَهُّد کے بعد دُُرود شریف پڑھنا سنت ہے (رد المحتار ج ۲ ص ۲۸۲، غنیۃ المسملی ص ۳۲۲) (۷۲) دُُرود شریف کے بعد دعا پڑھنا (درمختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۲۸۳)

مرزا صاحب (علیہ السلام) کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

## سلام پھیرنے کی سنتیں

(۷۳) ان الفاظ کے ساتھ دو بار سلام پھیرنا:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ (۷۴) پہلے سیدھی طرف پھر (۷۵)

الٹی طرف منہ پھیرنا (۷۶) امام کیلئے دونوں سلام بلند آواز سے کہنا سنت ہے

مگر دوسرا پہلے کی نسبت کم آواز سے کہے (عالمگیری ج ۱ ص ۷۶) (۷۷) پہلی

بار کے سلام میں ”سلام“ کہتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا اگرچہ عَلَیْکُمْ نہ کہا ہو اس

وقت اگر کوئی شریک جماعت ہو تو اقتداء صحیح نہ ہوئی ہاں اگر سلام کے بعد امام

نے سجدہ سہو کیا بشرطیکہ اس پر سجدہ سہو ہو تو اقتداء صحیح ہوگئی (ردالمحتار ج ۱ ص ۳۵۲)

(۷۸) امام داہنے سلام میں خطاب سے اُن مقتدیوں کی نیت کرے جو داہنی

طرف ہیں اور بائیں سے بائیں طرف والوں کی مگر عورت کی نیت نہ کرے

اگرچہ شریک جماعت ہو نیز دونوں سلاموں میں کراما کراتین اور اُن ملائکہ کی نیت



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کرے جن کو اللہ عزوجل نے حفاظت کیلئے مقرر کیا اور نیت میں کوئی عَدُوّ مَعْتَن نہ کرے (ذَرِ مَخَارِج ۱ ص ۳۵۴) (۷۹) مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور ان ملائکہ کی نیت کرے نیز جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور اگر امام اُسکے محاذی (یعنی ٹھیک سامنے کی سیدھ میں) ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرے اور مُنفَرِد بِرُفْ اُن فِرِشْتُوں ہی کی نیت کرے (ذَرِ مَخَارِج ۱ ص ۳۵۶) (۸۰) مقتدی کے تمام اِنْقِلَاطات (یعنی زکوع، کُجّو وغیرہ) امام کے ساتھ ہونا۔

## سلام پھیرنے کے بعد کی سنتیں

(۸۱) سلام کے بعد امام کیلئے سنت یہ ہے کہ دائیں یا بائیں طرف رُخ کر لے، دائیں طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف رُخ کر کے بھی بیٹھ سکتا ہے جبکہ آخری صف تک بھی کوئی اس کے سامنے (یعنی اس کے چہرے کی سیدھ میں)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تم زمین (میں) پہنچو تو زور دیا کہ پڑھو گھر پر بھی پڑھو یہ اللہ کی تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

نماز نہ پڑھتا ہو (غنیۃ المستملی ص ۳۳۰) (۸۲) مُنْقَرِدٌ بِغَيْرِ رُخْبَدٍ لے اگر وہیں  
دُعائے مانگے تو جائز ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۷)

## سُنَّتِ بَعْدِیَّہ کی سنتیں

(۸۳) جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں بعدِ فرض کلام نہ کرنا  
چاہئے اگرچہ سنتیں ہو جائیں گی مگر ثواب کم ہوگا اور سنتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے

اسی طرح بڑے بڑے اُردو و وظائف کی بھی اجازت نہیں (غنیۃ المستملی ص ۳۳۱)

ردالمحتار ج ۲ ص ۳۰۰ (۸۴) (فرضوں کے بعد) قبلِ سنتِ مختصرِ دعاء پر

قناعت چاہئے ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائیگا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۸۱ مدینہ)

المُرشد بریلی شریف (۸۵) سنت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے اَصَح (یعنی)

دُرست ترین) یہی ہے کہ سنت باطل نہیں ہوتی البتہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہی حکم

ہر اُس کام کا ہے جو منافی تحریمہ ہے (تلویر الابصار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۵۵۸)



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ دیا پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

(۸۶) سنتیں وہیں نہ پڑھئے بلکہ دائیں بائیں آگے پیچھے ہٹ کر پڑھئے یا گھر جا

کر ادا کیجئے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۷) (سنتیں پڑھنے کیلئے گھر جانے کی وجہ سے جو فصل (یعنی

فاصلہ) ہوا اُس میں خرچ نہیں۔ جگہ بدلنے یا گھر جانے کیلئے نمازی کے آگے سے گزرنایا اُس کی

طرف اپنا چہرہ کرنا گناہ ہے اگر نفل کی جگہ نہ ملے تو وہیں سنتیں پڑھ لیجئے)۔

## سنتوں کا ایک اہم مسئلہ

جو اسلامی بھائی سنتِ قبلیہ یا سنتِ بعدیہ پڑھ کر آمد و رفت اور بات

چیت میں لگ جاتے ہیں وہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فتویٰ مبارک کہ

سے درس حاصل کریں چنانچہ ایک استفتاء کے جواب میں ارشاد ہے، ”سنتِ

قبلیہ میں اولیٰ اول وقت ہے بشرطیکہ فرض و سنت کے درمیان کلام یا کوئی فعل

مُنافی نماز نہ کرے، اور سنتِ بعدیہ میں مُستحب فرضوں سے اتصال ہے مگر

یہ کہ مکان پر آ کر پڑھے تو فصل (یعنی فاصلہ) میں خرچ نہیں، لیکن اجنبی افعال سے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زور پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

فصل نہ چاہئے یہ فصل (فصل) سنتِ قبلہ و بعدیہ دونوں کے ثواب کو ساقط اور انہیں طریقہ مشنوںہ سے خارج کرتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید ج ۵ ص ۱۲۹ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

آگے بیان کردہ 86 سنتوں میں ضمناً اسلامی بہنوں کیلئے بھی سنتیں ہیں

ان کیلئے ”عائشہ صدیقہ“ کے دس حُرُوف کی نسبت سے 10 سنتیں

(۱) اسلامی بہن کے لئے تکبیر تحریمہ اور تکبیر قنوت میں سنت یہ ہے کہ

کندھوں تک ہاتھ اٹھائے (الہدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۳۶) (۲) قیام میں

عورت اور خُنْثی (یعنی بیجرا) اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اُس کی

پُشت پر سیدھی ہتھیلی رکھے (غنیۃ المسلمی ص ۲۹۴) (۳) اسلامی بہن کیلئے رُکوع

میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں کشادہ نہ کرنا سنت ہے (الہدایۃ معہ فتح القدیر

ج ۱ ص ۲۵۸) (۴) رُکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اتنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زود پڑو تو تمہارا زود مجھ تک پہنچتا ہے۔

جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے فقط ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے (عالمگیری ج ۱ ص ۷۴) (۵) سمٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے (۶) پیٹ رانوں سے (۷) رانیں پنڈلیوں سے اور (۸) پنڈلیاں زمین سے ملادے (۹) دوسری رُغلت کے سجدوں سے فارغ ہو کر دونوں پاؤں سیدھی جانب نکال دے اور (۱۰) الٹی سرین پر بیٹھے (الہدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۷۵)

**”صَلِّتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ“ کے ۱۴ حُرُوف کی**

**نسبت سے نماز کے تقریباً ۱۴ مُسْتَحَبَّات**

(۱) نیت کے الفاظ زبان سے کہہ لینا (تسبیح الأبصار معہ رد المحتار ج ۲

ص ۱۱۳) جبکہ دل میں نیت حاضر ہو ورنہ تو نماز ہوگی ہی نہیں (۲) قیام میں دونوں

ہاتھوں کے درمیان چار انگلی کا فاصلہ ہونا (عالمگیری ج ۱ ص ۷۳) (۳) قیام کی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں ہے کہ ہاتھ اور پاؤں چھو کر تمام بدن پاک و طہارت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

حالت میں سجدہ کی جگہ (۴) رُکوع میں دونوں قدموں کی پشت پر (۵) سجدہ میں ناک کی طرف (۶) قعدہ میں گود کی طرف (۷) پہلے سلام میں سیدھے کندھے کی طرف اور (۸) دوسرے سلام میں اٹنے کے کندھے کی طرف نظر کرنا (تسبیح الابصار معہ رد المحتار ج ۲ ص ۲۱۴) (۹) متفرق رکوع اور سجدوں میں تین بار سے زیادہ (مگر ۳۰) طاق عدد مثلاً پانچ اسات نو (تسبیح کہنا) رد المحتار ج ۲ ص ۲۴۲ (۱۰) ”حلیہ“ وغیرہ میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے ہے کہ امام کیلئے تسبیحات پانچ بار کہنا مستحب ہے۔ (۱۱) جس کو کھانسی آئے اس کیلئے مستحب ہے کہ جب تک ممکن ہو نہ کھانسی (مرافقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۷۷) (۱۲) جماعی آئے تو منہ بند کئے رہے اور نہ رُکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے۔ اگر اس طرح بھی نہ رُکے تو قیام میں سیدھے ہاتھ کی پشت سے اور غیر قیام میں اٹنے کے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانپ لیجئے۔ جماعی روکنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دل



سرمایہ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

میں خیال کیجئے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو جماعتی کبھی نہیں آتی تھی۔ ان شاء اللہ عزوجل فوراً رک جائے گی (مختصاً در مختار و

رد المحتار ج ۲ ص ۲۱۵) (۱۳) جب مُکَبِّر حَمْدٌ عَلَى الْفَلَاحِ ط

کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا (عالمگیری ج ۱ ص ۵۷ مکتبہ حفاتیہ) (۱۴)

سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیہ الطحطاوی ص ۳۷۱)

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَا عَمَلٍ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل فرماتے

ہیں، ”حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ زمین ہی پر سجدہ کرتے

یعنی سجدے کی جگہ مُصَلًی وغیرہ نہ بچھاتے۔“ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۰۴ بیروت)

گرد آلود پیشانی کی فضیلت

حضرت سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور





ہر ماہ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی کثرت سے اُردو پاک پڑھو بے شک تمہارا دلچھ پڑو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

”بھائیو نماز کے مُفسدات سیکھنا فرض ہے“ کے اُن تیس

حُروف کی نسبت سے نماز توڑنے والی 29 باتیں

(۱) بات کرنا (ذکر مختار معہ رد المحتار ج ۲ ص ۴۴۵) (۲) کسی کو سلام کرنا۔

(۳) سلام کا جواب دینا (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۲۲) (۴) چھینک کا

جواب دینا (نماز میں خود کو چھینک آئے تو خاموش رہے) اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تب بھی

خرج نہیں اور اگر اُس وقت حمد نہ کی تو قاریغ ہو کر کہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۹۸) (۵)

خوشخبری سن کر جواباً اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا (عالمگیری ج ۱ ص ۹۹) (۶) بُری خبر (یا کسی کی موت

کی خبر) سن کر اِنَّا لِلّٰہ وَاِنَّا اِلَيْہِ رَاجِعُونَ کہنا (ایضاً) (۷)

اذان کا جواب دینا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۰) (۸) اللہ عزوجل کا نام سن کر جواباً

”حَلِّ جَلَالُہ“ کہنا (غنیۃ المستملی ص ۴۲۰) (۹) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وَسَلَّمَ کا اسم گرامی سن کر جواباً دُرود شریف پڑھنا مثلاً صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وَاَسَلَّمَ کہنا (۱۰)

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جو شخص ایک مرتبہ زود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اور گھٹا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

عالمگیری ج ۱ ص ۹۹) (اگر جل جلالہ یا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جواب کی نیت سے نہ کہا تو نماز نہ ٹوٹی)

## نماز میں رونا

(۱۰) درود یا مصیبت کی وجہ سے یہ الفاظ ”آہ“، ”اُوہ“، ”اُف“، ”تُف“ نکل گئے

یا آواز سے رونے میں حَرْف پیدا ہو گئے نماز فاسد ہو گئی۔ اگر رونے میں حَرْف

آنسو نکلے آواز و حُرُوف نہیں نکلے تو حَرْج نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۱) اگر نماز

میں امام کے پڑھنے کی آواز پر رونے لگا اور ”ارے“، ”نعم“، ”ہاں“ زبان سے

جاری ہو گیا تو کوئی حَرْج نہیں کہ یہ شُوع کے باعث ہے اور اگر امام کی خوش الحانی

کے سبب یہ الفاظ کہے تو نماز ٹوٹ گئی۔ (درمختار رد المحتار ج ۲ ص ۴۵۶)

## نماز میں کھانسا

(۱۱) مریض کی زبان سے بے اختیار آہ! اُوہ نکلا نماز نہ ٹوٹی یوں ہی

چھینک، جماہی، کھانسی، ڈکار وغیرہ میں جتنے حُرُوف مجبوراً نکلے ہیں مُعاف ہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

درمختار ج ۱ ص ۴۱۶ (۱۲) پھونکنے میں اگر آواز نہ پیدا ہو تو وہ سانس کی مثل ہے اور نماز فاسد نہیں ہوتی مگر قصداً پھونکنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا ہوں جیسے اُف، ثُف تو نماز فاسد ہوگئی۔ (غنیہ ص ۴۲۷) (۱۳) کھکانے میں جب دو<sup>۲</sup> حروف ظاہر ہوں جیسے اَخ تو مُفسد ہے۔ ہاں اگر عذرِ ریاض صحیح مقصد ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا آواز صاف کرنے کیلئے ہو یا امام کو لقمہ دینا مقصود ہو یا کوئی آگے سے گزر رہا ہو اس کو متوجہ کرنا ہو ان وُجُوہات کی بنا پر کھانسنے میں کوئی مُضائقہ نہیں۔

(درمختار 'ردالمحتار' ج ۲ ص ۴۵۵)

## دورانِ نماز دیکھ کر پڑھنا

(۱۴) مُصَنَّف شریف سے یا کسی کاغذ سے یا محراب وغیرہ میں لکھا ہوا

دیکھ کر قرآن شریف پڑھنا (ہاں اگر یاد پر پڑھ رہے ہیں اور مُصَنَّف شریف یا محراب وغیرہ پر

صرف نظر ہے تو حَرَج نہیں، اگر کسی کاغذ وغیرہ پر آیات لکھی ہیں اسے دیکھا اور سمجھا مگر پڑھنا نہیں اس

حضرت مولانا محمد شفیع رحمہ اللہ (مفت اعظم پاکستان) سے دُعا ہو چکی کہ تمہارا لکھا ہوا دُعا پاک پڑھا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

میں بھی کوئی مضائقہ نہیں (رد المحتار ج ۲ ص ۴۶۴) (۱۵) اسلامی کتاب یا اسلامی مضمون دوران نماز جان بوجھ کر دیکھنا اور اراداً سمجھنا مکروہ ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۱) دنیوی مضمون ہو تو زیادہ کراہیت ہے، لہذا نماز میں اپنے قریب کتابیں یا تحریر والے پیکٹ اور شاپنگ بیگ، موبائل فون یا گھڑی وغیرہ اس طرح رکھئے کہ ان کی لکھائی پر نظر نہ پڑے یا ان پر رومال وغیرہ اڑھادیتے، نیز دوران نماز ستون وغیرہ پر لگے ہوئے اسٹیکرز، اشتہار اور فریموں وغیرہ پر نظر ڈالنے سے بھی بچئے۔

## عمل کثیر کی تعریف

(۱۶) عمل کثیر نماز کو فاسد کر دیتا ہے جبکہ نہ نماز کے اعمال سے ہونہ ہی اصلاح نماز کیلئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھنے سے ایسا لگے کہ یہ نماز میں نہیں ہے بلکہ اگر گمان بھی غالب ہو کہ نماز میں نہیں تب بھی عمل کثیر ہے۔ اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شک و شبہ ہے کہ نماز میں ہے یا



عمران مصطفیٰ (علیہ السلام) جو مجھ پر روزِ جمعہ زود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

نہیں تو عملِ قلیل ہے اور نمازِ فاسد نہ ہوگی۔ (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۶۴)

## دورانِ نماز لباس پہننا

(۱۷) دورانِ نماز گرتے یا پا جامہ پہننا یا تہبند باندھنا (ردالمحتار ج ۲)

(۱۸) دورانِ نماز ستر کھل جانا اور اسی حالت میں کوئی رُکن ادا کرنا یا

تین بار سُبْحَنَ اللہ کہنے کی مقدار وقفہ گزر جانا (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۶۷)

## نماز میں کچھ نگلنا

(۱۹) معمولی سا بھی کھانا یا پینا مثلاً تیل بغیر چبائے نگل لیا۔ یا قطرہ

مُنہ میں گرا اور نگل لیا (غنیۃ المستملی ص ۱۸) (۲۰) نماز شروع کرنے سے پہلے

ہی کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی اسے نگل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اس سے

زیادہ تھی تو نمازِ فاسد ہوگئی اور اگر چنے سے کم تھی تو مکروہ۔ (مرافی الفلاح معہ حاشیہ

الطحاوی ص ۴۱) (۲۱) نماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب اس کے اجزاء

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ تہجد دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

منہ میں باقی نہیں صرف لعابِ دہن میں کچھ اثر رہ گیا ہے اس کے نکلنے سے نماز فاسد نہ ہوگی (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۲۷) (۲۲) منہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گھل کر حلق میں پہنچتی ہے نماز فاسد ہوگئی (ایضاً) (۲۳) دانتوں سے خون نکلا اگر تھوک غالب ہے تو نکلنے سے فاسد نہ ہوگی ورنہ ہو جائیگی (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۲) (غلبہ کی علامت یہ ہے کہ اگر حلق میں مزہ محسوس ہوا تو نماز فاسد ہوگئی، نماز توڑنے میں ذائقے کا اعتبار ہے اور وضو نوٹنے میں رنگ کا لہذا وضو اُس وقت ٹوٹتا ہے جب تھوک سُرخ ہو جائے اور اگر تھوک زرد ہے تو وضو باقی ہے)

## دورانِ نماز قبلہ سے انحراف

(۲۴) بلا عذر سینے کو سمتِ کعبہ سے ۴۵ درجہ یا اس سے زیادہ پھیرنا

مفسدِ نماز ہے، اگر عذر سے ہو تو مُفسد نہیں۔ مثلاً حَدَث (یعنی وضو ٹوٹ جانے) کا گُمان ہوا اور منہ پھیرا ہی تھا کہ گُمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو اگر مسجد سے خارج نہ



عن عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و پاک نہ پڑھے۔

ہوا ہو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (در مختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۴۶۸)

## نماز میں سانپ مارنا

(۲۵) سانپ نکھو کو مارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی جبکہ نہ تین قدم چلنا<sup>۳</sup> پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ فاسد ہو جائے گی۔ (غنیۃ المستملی ص ۴۲۳)

سانپ نکھو کو مارنا اُس وقت مباح ہے جبکہ سامنے سے گزرے اور ایذا دینے کا خوف ہو، اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مارنا مکروہ ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۳)

(۲۶) پے در پے تین بال اُکھیڑے یا تین بُوئیں ماریں یا ایک ہی بُوں کو تین بار مارا نماز جاتی رہی اور اگر پے در پے نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی مگر مکروہ ہے (ایضاً)

## نماز میں کُھجانا

(۲۷) ایک رُگن میں تین<sup>۳</sup> بار کُھجانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی یوں کہ کُھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کُھجا یا پھر ہٹا لیا یہ دوبار ہوا اگر اب اسی طرح تیسری بار

فرمانِ مصطفیٰ: (سَلِّ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جس نے مجھ پر اس مرتبہ اور اس مرتبہ شام و روزہ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کیا تو نماز جاتی رہے گی۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حرکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ گھجانا کہا جائیگا۔  
(عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴، غنیۃ المستملی ص ۴۲۳)

## اللہ اکبر کہنے میں غلطیاں

(۲۸) تکبیراتِ اِنتِقالات میں اللہ اکبر کے اَلِف کو دراز کیا یعنی

اللہ یا اکبر کہایا ”ب“ کے بعد اَلِف بڑھایا یعنی ”اکبار“ کہا تو نماز فاسد ہوگئی اور اگر تکبیر تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲

ص ۱۷۷) اکثر مُکَبِّر (یعنی جماعت میں امام کی تکبیرات پر دوسرے تکبیریں کہہ کر آواز پہنچانے والے) یہ غلطیاں زیادہ کرتے ہیں اور یوں اپنی اور دوسروں کی نمازیں غارت

کرتے ہیں۔ لہذا جو ان احکام کو اچھی طرح نہ جانتا ہو اُسے مُکَبِّر نہیں بننا چاہئے۔

(۲۹) قِرَاءَت یا اذکار نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں نماز

فاسد ہو جاتی ہے۔  
(دُرِّمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۴۷۳)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُزدِ شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

”پکا نمازی بلا شک جنت الفردوس کا حقدار ہے“ کے

بتیس حُرُوف کی نسبت سے نماز کے 32 مَكْرُوہَاتِ تَحْرِیمِہ

(۱) داڑھی بدن یا لباس کے ساتھ کھیلنا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴)

(۲) کپڑا سمیٹنا۔ جیسا کہ آج کل بعض لوگ سجدے میں جاتے وقت پا جامہ

وغیرہ آگے یا پیچھے سے اٹھا لیتے ہیں (غنیۃ المستملی ص ۳۳۷) اگر کپڑا بدن سے

چپک جائے تو ایک ہاتھ سے چھڑانے میں حرج نہیں۔

**کندھوں پر چادر لٹکانا**

(۳) سَدَل یعنی کپڑا لٹکانا۔ مثلاً سر یا کندھے پر اس طرح سے چادر یا

رُومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں ہاں اگر ایک کنارہ دوسرے کندھے

پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲

ص ۸۸) (۴) آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اس طرح رومال رکھتے ہیں کہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زور دیا کہ نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

اس کا ایک سراپیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر۔ اس طرح نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۶۵) (۵) دونوں آستینوں میں سے اگر ایک آستین بھی آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔

(ذکرِ مختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۴۹۰)

## طبعی حاجت کی شدت

(۶) پیشاب، پاخانہ یا ریح کی شدت ہونا۔ اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی شدت ہو تو وقت میں وسعت ہونے کی صورت میں نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے۔ ہاں اگر ایسا ہے کہ فراغت اور وضو کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نماز پڑھ لیجئے۔ اور اگر دورانِ نماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گنجائش ہو تو نماز توڑ دینا واجب ہے اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار ہونگے۔

(ردالمحتار ج ۲ ص ۴۹۲)



عمر بن خطابؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے مجھ پر ایک بار زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## نماز میں کنگریاں ہٹانا

(۷) دوران نماز کنگریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے (غنیۃ المسلمین ص ۳۳۸)

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے دوران نماز کنگری چھونے سے متعلق بارگاہ رسالت میں سوال کیا، ارشاد ہوا، ”ایک بار۔ اور اگر تو اس سے بچے تو سیاہ آنکھ والی سواؤنٹیوں سے بہتر ہے۔“ (صحیح ابن خزيمة، حدیث ۸۹۷، ج ۲، ص ۵۲، المعنب الاسلامی بیروت) ہاں اگر سنت کے مطابق سجدہ ادا نہ ہو سکتا ہو تو

ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے چاہے ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔

## انگلیاں چٹھانا

(۸) نماز میں انگلیاں چٹھانا۔ (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۹۳، ۹۴)

خاتم المحققین حضرت علامہ ابن عابدین

ضرمان مصطفیٰ: "اسی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کتاب میں جو پردہ پاک نماز کی ہر بات اس کتاب میں لکھی ہے، ہر چیز اس کیلئے مستحکم کرتے رہیں گے۔"

شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ابن ماجہ کی روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "نماز میں اپنی انگلیاں نہ چٹھیا کرو۔" (مسند ابن ماجہ ج ۱

ص ۵۱۴ حدیث ۹۶۵ دارالمعرفۃ بیروت) "مجتبیٰ کے حوالے نقل کیا، سلطانِ دو جہان،

شہنشاہِ کون و مکان، رحمۃ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے "انتظارِ نماز کے

دوران انگلیاں چٹھانے سے منع فرمایا۔" مزید ایک روایت میں ہے، "نماز کیلئے

جاتے ہوئے انگلیاں چٹھانے سے منع فرمایا۔" ان احادیثِ مبارکہ سے یہ تین

احکام ثابت ہوئے (الف) نماز کے دوران اور تَوَابِعِ نماز میں مثلاً نماز کیلئے

جاتے ہوئے، نماز کا انتظار کرتے ہوئے انگلیاں چٹھانا مکروہ تحریمی ہے (ب)

خارجِ نماز (یعنی تَوَابِعِ نماز میں بھی نہ ہو) میں بغیر حاجت کے انگلیاں چٹھانا مکروہ

تذہیبی ہے (ج) خارجِ نماز میں کسی حاجت کے سبب مثلاً انگلیوں کو آرام

دینے کیلئے انگلیاں چٹھانا مباح (یعنی بلا کراہت جائز) ہے (درمختار مع ردالمحتار



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ج ۲ ص ۹۰ (طبعة ملتان) (۹) تشبیک یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی

انگلیوں میں ڈالنا۔ (غنیۃ المستملی ص ۳۳۸) سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا، ”جو مسجد کے ارادے سے نکلے تو تشبیک یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں

دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے بے شک وہ نماز (کے حکم) میں ہے (مسند

امام احمد بن حنبل حدیث ۱۸۱۲۶ ج ۶ ص ۳۲۰ دار الفکر بیروت) نماز کیلئے جاتے

وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ تحریمی ہیں۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۴۶)

## کمر پر ہاتھ رکھنا

(۱۰) کمر پر ہاتھ رکھنا (ایضاً ۳۴۷) نماز کے علاوہ بھی (بلاغدُر) کمر پر

یعنی دونوں پہلوؤں کے وسط میں) ہاتھ نہیں رکھنا چاہئے (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲

ص ۴۹۴) اللہ کے محبوب عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، ”کمر پر ہاتھ

قرآنِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

رکھنا جہنمیوں کی راحت ہے“ (السنن الکبریٰ ج ۲ ص ۴۰۸ حدیث ۳۵۶۶ دار الکتب

العلمیہ بیروت) یعنی یہ یہودیوں کا فعل ہے کہ وہ جہنمی ہیں ورنہ جہنمیوں کیلئے جہنم میں

کیا راحت ہے! (حاشیہ بہار شریعت صفحہ ۳ ص ۱۱۵ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

## آسمان کی طرف دیکھنا

(۱۱) نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا (البحر الرائق ج ۲ ص ۳۸) اللہ کے محبوب

عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ”کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو نماز میں

آسمان کی طرف آنکھیں اٹھاتے ہیں اس سے باز رہیں یا اُن کی آنکھیں اچک لی

جائیں گی۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۲) (۱۲) ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا، چاہے

پورا منہ پھرایا تھوڑا۔ منہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر ادھر ادھر بے

ضرورت دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے اور نادراً کسی غرض صحیح کے تحت ہو تو حرج

نہیں (بہار شریعت، صفحہ ۳ ص ۱۹۴) سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیض



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، ”جو بندہ نماز میں ہے اللہ عزوجل کی رحمت

خاصہ اُس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک ادھر ادھر نہ دیکھے، جب اُس نے اپنا

منہ پھیرا اُس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے“۔ (ابو داؤد ج ۱ ص ۳۳۴ حدیث ۹۰۹)

دار احیاء التراث العربی بیروت (۱۳) مرد کا سجدے میں کلائیوں کو پھاننا۔

(در مختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۴۹۶)

## نمازی کی طرف دیکھنا

(۱۴) کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔ دوسرے شخص کو بھی نمازی کی

طرف منہ کرنا ناجائز و گناہ ہے کوئی پہلے سے چہرہ کئے ہوئے ہو اور اب کوئی اُس

کے چہرے کی طرف رخ کر کے نماز شروع کرے تو نماز شروع کرنے والا

گنہگار ہو اور اس نمازی پر کراہت آئی ورنہ چہرہ کرنے والے پر گناہ و کراہت

ہے (در مختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۴۹۶) جو لوگ جماعت کا سلام پھیر جانے کے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

بعد اپنے عین پیچھے نماز پڑھنے والے کی طرف چہرہ کر کے اُس کو دیکھتے ہیں یا پیچھے

جانے کیلئے اُس کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ یہ سلام پھیرے تو

نکلوں، یا نمازی کے ٹھیک سامنے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اعلان کرتے، دُرس دیتے

، بیان کرتے ہیں یہ سب توبہ کریں (۱۵) نماز میں ناک اور منہ چھپانا (عالمگیری

ج ۱ ص ۱۰۶) (۱۶) بلا ضرورت کھنکار (یعنی بلغم وغیرہ) نکالنا (غنیۃ المستملی ص ۳۳۹)

(۱۷) قَصْدُ أَجْمَای لیمنا (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۵۴) (اگر خود بخود

آئے تو حَرَج نہیں مگر روکنا مستحب ہے) اللہ کے محبوب عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

فرماتے ہیں، ”جب نماز میں کسی کو جَمَای آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے کہ شیطن

منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔“ (صحیح مسلم ص ۴۱۳) (۱۸) اَلْثَا قِرْآنِ مجید پڑھنا

(مثلاً پہلی رُکعت میں ”ثَبَّتْ“ پڑھی اور دوسری میں ”اِذَا جَاءَ“) (۱۹) کسی واجب کو ترک

کرنا (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۴۵) مثلاً ”قَوْمہ“ اور ”جَلَسہ“ میں پیٹھ



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب تم سر ملین (مٹیم) اور ہڈ زور پاک (دھونو) تو مجھ پر بھی دھوبے، تنگ میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

زکوٰۃ کا دورہ

سیدھی ہونے سے پہلے ہی سجدے میں چلا جانا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۷) اس گناہ

میں مسلمانوں کی اچھی خاصی تعداد مملوٹ نظر آتی ہے، یاد رکھئے! جتنی بھی

نمازیں اس طرح پڑھی ہوں گی سب کا لوٹنا واجب ہے (۲۰) ”قیام“ کے علاوہ

کسی اور موقع پر قرآن مجید پڑھنا (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی

ص ۳۵۱) (۲۱) قراءتِ رُکوع میں پہنچ کر ختم کرنا (ایضاً) (۲۲) امام سے پہلے

مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں چلا جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔

(رد المحتار ج ۲ ص ۵۱۳) حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا ابو

ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرمایا، جو

امام سے پہلے سر اٹھاتا اور جھکاتا ہے اُس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ

میں ہیں) مؤطا امام مالک حدیث ۲۱۲ ج ۱ ص ۱۰۲ نار المعرفة بیروت) حضرت سیدنا

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے محبوب عزوجل وصلى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

فرماتے ہیں، ”کیا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اس سے ڈرتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کر دے۔“ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۸۱)

## گدھے جیسا منہ

حضرت سیدنا امام نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی حدیث لینے کیلئے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دمشق گئے۔ وہ پردہ ڈال کر پڑھاتے تھے، مدتوں تک اُن کے پاس بہت کچھ پڑھا مگر اُن کا منہ نہ دیکھا، جب زمانہ دراز گزرا اور اُن محدث صاحب نے دیکھا کہ اُن کو (یعنی امام نووی) کو علمِ حدیث کی بہت خواہش ہے تو ایک روز پردہ ہٹا دیا! دیکھتے کیا ہیں کہ اُن کا گدھے جیسا منہ ہے!! اُنہوں نے فرمایا، صابری! دورانِ جماعت امام پر سبقت کرنے سے ڈرو کہ یہ حدیث جب مجھ کو پہنچی میں نے اسے مُسْتَبَعِد (یعنی بعض راویوں کی عدم صحت کے باعث دُور از قیاس) جانا اور میں نے امام پر قصدِ اسْبَقَت کی تو میرا منہ ایسا ہو گیا جیسا



فرمانِ مصطفیٰ (ﷺ) جس نے مجھ پر سورۃ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

تم دیکھ رہے ہو۔

(بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۹۵ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۲۳) دوسرا کپڑا ہونے کے باوجود صرف پا جامہ یا تہبند میں نماز

پڑھنا (۲۴) کسی آنے والے شناسا کی خاطر (یعنی آؤ بھگت کیلئے) امام کا نماز کو

طول دینا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۷) اگر اس کی نماز پر اعانت (مدد) کے لئے ایک دو تسبیح

کی قد ر طول دیا تو خرچ نہیں (ایضاً) (۲۵) زمین مَعْصُوبَہ (یعنی ایسی زمین جس پر ناجائز

قبضہ کیا ہو) یا (۲۶) پرایا کھیت جس میں زراعت موجود ہے (مرافی الفلاح معہ حاشیہ

الطحاطاوی ص ۲۵۸، رد المحتار معہ رد المحتار ج ۲ ص ۵۲) یا (۲۷) جتے ہوئے کھیت

میں (ابضاً) یا (۲۸) قبر کے سامنے جبکہ قبر اور نمازی کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہ

ہو نماز پڑھنا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۷) (۲۹) کُفَّار کے عبادت خانوں میں نماز

پڑھنا بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے (رد المحتار ج ۲ ص ۵۳)

(۳۰) گرتے وغیرہ کے بٹن گھلے ہونا جس سے سینہ گھٹا رہے مکروہ تحریمی ہے

ضرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دے دو تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

ہاں اگر نیچے کوئی اور کپڑا ہے جس سے سینہ نہیں کھلا تو مکروہ تہذیبی ہے۔

## نماز اور تصاویر

(۳۱) جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ

بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۵۰۲) (۳۲) نمازی

کے سر پر یعنی چھت پر یا سجدے کی جگہ پر یا آگے یا دائیں یا بائیں جاندار کی تصویر

آویزاں ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پیچھے ہونا بھی مکروہ ہے مگر گزشتہ صورتوں سے کم۔

اگر تصویر فرش پر ہے اور اس پر سجدہ نہیں ہوتا تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار

کی ہے جیسے دریا پہاڑ وغیرہ تو اس میں کوئی مصلحت نہیں۔ اتنی چھوٹی تصویر ہو جسے

زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل نہ دکھائی دے (جیسا کہ عموماً

طواف کعبہ کے منظر کی تصویریں بہت چھوٹی ہوتی ہیں یہ تصاویر) نماز کیلئے باعث کراہت



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر اس مرتبہ کجا اور اس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نہیں ہیں (غنیۃ المسلمی ص ۳۴۷، در مختار معہ رد المحتار ج ۲ ص ۵۰۳) ہاں طواف کی بھیڑ میں ایک بھی چہرہ واضح ہو گیا تو ممانعت باقی رہے گی۔ چہرہ کے علاوہ مثلاً ہاتھ، پاؤں، پیٹھ، چہرے کا پچھلا حصہ یا ایسا چہرہ جس کی آنکھیں، ناک، ہونٹ وغیرہ سب اعضاء مٹے ہوئے ہوں ایسی تصاویر میں کوئی حرج نہیں۔

”یارب! تیری پسند کی نماز پڑھنے کی سعادت ملے“

کے تینتیس حُرُوف کی نسبت سے نماز کے 33 مکروہات تشریہ

(۱) دوسرے کپڑے میسر ہونے کے باوجود کام کاج کے لباس میں نماز

پڑھنا۔ (غنیۃ المسلمی ص ۳۳۷) منہ میں کوئی چیز لئے ہوئے ہونا۔ اگر اس کی وجہ

سے قراءت ہی نہ ہو سکے یا ایسے الفاظ نکلیں کہ جو قرآن پاک کے نہ ہوں تو نماز

ہی فاسد ہو جائے گی (در مختار، رد المحتار) (۲) سُستی سے ننگے سر نماز پڑھنا

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۶) نماز میں ٹوپی یا عمامہ شریف گر پڑا تو اٹھا لینا افضل ہے

فرمانِ مصطفیٰ: (سَلِّ صَلَاتُكَ عَلَىٰ رَأْسِكَ) مجھ پر رُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

جبکہ عملِ کثیر کی حاجت نہ پڑے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور بار بار اٹھانا پڑے تو چھوڑ دیں اور نہ اٹھانے سے کُحُوع و خُضُوع مقصود ہو تو نہ اٹھانا افضل ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۴۹۱) اگر کوئی ننگے سر نماز پڑھ رہا ہو یا اُس کی ٹوپی گر پڑی ہو تو اُس کو دوسرا شخص ٹوپی نہ پہنائے (۳) رُکُوع یا سجدہ میں بلا ضرورت تین بار سے کم تسبیح کہنا (اگر وقت تنگ ہو یا ٹرین چل پڑنے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں۔ اگر مقتدی تین تسبیحات نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اٹھا لیا تو امام کا ساتھ دے) (۴) نماز میں پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا۔ ہاں اگر ان کی وجہ سے نماز میں دھیان بٹتا ہو تو چھڑانے میں حرج نہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۶) (۵) سجدہ وغیرہ میں انگلیاں قبلہ سے پھیر دینا (فتاویٰ فاضلی خان مع عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۹) (۶) مرد کا سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۹) (۷) نماز میں ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۴۹۷) زبان



نور ماہِ مصطفیٰ (علیہ السلام) نے کتاب میں کچھ چیزیں بیان کیں ہیں جن کا نام کتاب میں لکھا ہے مگر میں اس کیلئے اختصار کرتے رہیں گے۔

سے جواب دینا مُفسدِ نماز ہے (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۲۲ فدیعی

کتابِ حائہ) (۸) نماز میں بلا عذر چار زانو یعنی چوکڑی مار کر بیٹھنا (غبنہ المستملی

ص ۳۳۹) (۹) انگڑائی لینا اور (۱۰) ارادتاً کھانسنّا، کھنکارنا (غبنہ المستملی ص

۳۴۰) اگر طبیعت چاہتی ہو تو خرچ نہیں (۱۱) سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنے سے

پہلے بلا عذر ہاتھ زمین پر رکھنا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۷) (۱۲) اُٹھتے وقت بلا عذر

ہاتھ سے قبل گھٹنے زمین سے اُٹھانا (غبنہ المستملی ص ۳۳۵) (۱۳) رُکوع میں سر کو

پیٹھ سے اونچا نیچا کرنا (غبنہ المستملی ص ۳۳۸) (۱۴) نماز میں شائِ تَعَوُّذِ تَسْمِیَہ اور

امین زور سے کہنا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۷)۔ (۱۵) بغیر عذر دیوار وغیرہ پر ٹیک

لگانا (ایضاً) (۱۶) رُکوع میں گھٹنوں پر اور (۱۷) سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ

رکھنا (۱۸) دائیں بائیں جھومنا۔ اور خرّاج یعنی کبھی دائیں پاؤں پر اور کبھی بائیں

پاؤں پر زور دینا یہ سُنّت ہے (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۲۰۲) اور سجدے کیلئے جاتے ہوئے سیدھی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کثرت سے دُعا پاک پڑھو بے شک تمہارا گھر دُعا پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

طرف زور دینا اور اُٹھتے وقت الٹی طرف زور دینا مُستحب ہے۔ (ایضاً ص ۱۰۱)

(۱۹) نماز میں آنکھیں بند رکھنا۔ ہاں اگر کُشُوع آتا ہو تو آنکھیں بند رکھنا افضل

ہے (درمختار ۱ ردالمحتار ج ۲ ص ۴۹۹) (۲۰) جلتی آگ کے سامنے نماز پڑھنا۔ شمع

یا چراغ سامنے ہو تو رُخ نہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۸) (۲۱) ایسی چیز کے سامنے

نماز پڑھنا جس سے دھیان بے مُثلًا زینت اور لُہو و لُعب وغیرہ (ردالمحتار ج ۱ ص

۴۳۹) (۲۲) نماز کیلئے دوڑنا (۲۳) عام راستہ (۲۴) گولڑا ڈالنے کی جگہ (۲۵)

مَدَنج یعنی جہاں جانور دُخ کئے جاتے ہوں وہاں (۲۶) اِصْطَبَل یعنی گھوڑے

باندھنے کی جگہ (۲۷) غُسل خانہ (۲۸) مَوِیْشِ خانہ ٹھو صاً جہاں اونٹ باندھے

جاتے ہوں (۲۹) اِستِنْجَا خانہ کی چھت اور (۳۰) صَحْر ا میں بلا سترہ کے جبکہ آگے

سے لوگوں کے گزرنے کا امکان ہو۔ ان جگہوں پر نماز پڑھنا (غنیۃ المسلمین ص

۲۳۹) (۳۱) فیر عڈ رہا تھ سے مکھی پتھر اڑانا (فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری



فہرستان مصطفیٰ (علیہ السلام) جو بھی ہر ایک مرتبہ اذان و اذان پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراۃ اور کلمہ اور ایک قیراۃ اور ایک قیراۃ پڑھتا ہے۔

ج ۱ ص ۱۱۸) (نماز میں بھوں یا پچھراؤں ادا کرتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں

جبکہ عمل کثیر سے نہ ہو۔ (بہار شریعت) (۳۲) ہر وہ عمل قلیل جو نمازی کیلئے مفید ہو جائز

ہے اور جو مفید نہ ہو وہ مکروہ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۹) (۳۳) اَلْثَّاقِیْرُ اِیْنِیْ اَوْ رَہْیْنِیْ۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۳۵۸ تا ۳۶۰ فتاویٰ اہلسنت غیر مطبوعہ)

## ہاف آستین میں نماز پڑھنا کیسا؟

آدھی آستین والا کرتا یا قمیص پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے جبکہ

اُس کے پاس دوسرے کپڑے موجود ہوں۔ حضرت صدُرُ الشَّرِیْعَہ مفتی محمد امجد علی

اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: ”جس کے پاس کپڑے موجود ہوں اور صرف نیم

آستین (یعنی آدھی آستین) یا بنیان پہن کر نماز پڑھتا ہے تو کراہت تنزیہی ہے اور

کپڑے موجود نہیں تو کراہت بھی نہیں“ (فتاویٰ امجدیہ حصہ ۱ ص ۱۹۳ مکتبہ رضویہ

باب المدینہ کراچی) مفتی اعظم پاکستان حضرت قبلہ مفتی وقار الدین قادری رضوی

علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، ہاف آستین والا کرتا، قمیص یا شرٹ کام کاج کرنے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

والے لباس میں شامل ہیں (کہ کام کاج والا لباس پہن کر انسان مُعَرِّزین کے سامنے جاتے ہوئے کتراتا ہے) اس لئے جو ہاف آستین والا کرتا پہن کر دوسرے لوگوں کے سامنے جانا گوارا نہیں کرتے، ان کی نماز مکروہ تنزیہی ہے اور جو لوگ ایسا لباس پہن کر سب کے سامنے جانے میں کوئی بُرائی محسوس نہیں کرتے، ان کی نماز مکروہ نہیں۔ (وقار الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۴۶)

## ظہر کے آخری دو نفل کے بھی کیا کہنے

ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے کہ حدیثِ پاک میں فرمایا جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر محافظت کی اللہ تعالیٰ اُس پر آگ حرام فرما دے گا۔ (سنن نسائی حدیث ۱۸۱۷ ص ۲۲۰۷ دار الحیل بیروت) علامہ سیّد طحطاوی علیہ

رحمۃ القوی فرماتے ہیں کہ ہرے سے آگ میں داخل ہی نہ ہوگا اور اُس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس پر (بندوں کی حق تلفیوں کے) جو مُطالبات ہیں اللہ تعالیٰ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر کثرت سے نذر و پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر نذر و پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اُس کے فریق کو راضی کر دے گا یا یہ مطلب ہے کہ ایسے کاموں کی توفیق دے گا جن پر سزا نہ ہو۔ اور علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اُس کیلئے بشارت یہ

ہے کہ سعادت پر اُس کا خاتمہ ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔ (شامی ج ۲ ص ۴۵۲)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمد للہ عزوجل جہاں ظہر کی دس رکعت نماز**

پڑھ لیتے ہیں وہاں آخر میں مزید دو رکعت نفل پڑھ کر بارہویں شریف کی نسبت

سے ۱۲ رکعت کرنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے! استقامت کی ساتھ دو نفل پڑھنے کی

نیت فرمائیے۔ صَلَّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

## امامت کا بیان

مرد غیر معذور کے امام کے لئے چھ شرطیں ہیں:-

(۱) صحیح العقیدہ مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) مرد ہونا

(۵) قرأت صحیح ہونا (۶) معذور نہ ہونا۔ (درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۲۸۴)

فروغن مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ روزِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وعلیہ وسلم السلام

## ”یا امام الانبیاء“ کے تیرہ حُرُوف

### کی نسبت سے اِقْتِدَاء کی 13 شرائط

(۱) نِیَّت (۲) اِقْتِدَاء اور اِس نِیَّت اِقْتِدَاء کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا

تکبیر تحریمہ سے پہلے ہونا بشرطیکہ پہلے ہونے کی صورت میں کوئی اجنبی کام نیت و

تحریمہ میں جُدائی کرنے والا نہ ہو (۳) امام و مُقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا

(۴) دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز، نماز مُقتدی کو اپنے ضمن میں لیے ہو (۵)

امام کی نماز کا مذہب مُقتدی پر صحیح ہونا اور (۶) امام و مُقتدی دونوں کا اسے صحیح

سمجھنا (۷) شرائط کی موجودگی میں عورت کا محاذی (برابر) نہ ہونا (۸) مُقتدی کا

امام سے مُقَدَّم (یعنی آگے) نہ ہونا (۹) امام کے انتقالات کا علم ہونا (۱۰) امام کا

مُقسِم یا مسافر ہونا معلوم ہو (۱۱) ارکان کی ادائیگی میں شریک ہونا (۱۲) ارکان کی

ادائیگی میں مُقتدی امام کے مثل ہو یا کم (۱۳) یونہی شرائط میں مُقتدی کا امام



فرمایا مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ شہد دو سو بار زُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

سے زائد نہ ہونا۔ (ردالمحتار ج ۲ ص ۲۸۴ تا ۲۸۵)

## اقامت کے بعد امام صاحب اعلان کریں:

اپنی ایڑیاں، گردنیں اور کندھے ایک سیدھ میں کر کے صف سیدھی کر لیجئے۔<sup>۲</sup> دو آدمیوں کے بیچ میں جگہ چھوڑنا گناہ ہے، کندھے سے کندھا مس یعنی ٹچ کیا ہوا رکھنا واجب، صف سیدھی رکھنا واجب اور جب تک اگلی صف کو نہ تک پوری نہ ہو جائے جان بوجھ کر پیچھے نماز شروع کر دینا ترک واجب، حرام اور گناہ ہے۔ 15 سال سے چھوٹے نابالغ بچوں کو صفوں میں کھڑا نہ رکھئے، انہیں کونے میں بھی نہ بھیجئے چھوٹے بچوں کی صف سب سے آخر میں بنائیے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے دیکھئے: فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۲۱۹ تا ۲۲۵ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

## جماعت کا بیان

عاقِل، بالغ، آزاد اور قادر پر مسجد کی جماعتِ اولیٰ واجب ہے بلا عذر

عمران مصطفیٰ (سَلِّ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ اٰلِہٖ وَسَلَّم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور دیا کہ نہ پڑھے۔

ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے تو فاسق  
مَرْدُوۡۤۃَ الشَّہَادَۃِ (یعنی اُس کی گواہی قابل قبول نہیں) اور اس کو سخت سزا دی جائے گی اگر  
پڑوسیوں نے سُکوت کیا (یعنی خاموشی اختیار کی) تو وہ بھی گنہگار ہوئے (درمختار و  
ردالمحتار ج ۲ ص ۲۸۷) بعض فقہائے کرام زَجَنُہُمُ اللہُ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”جو  
شخص اذان سن کر گھر میں اقامت کا انتظار کرتا ہے تو وہ گنہگار ہوگا اور اُس کی

شہادت (یعنی گواہی قبول نہیں)“  
(البحر الرائق ج ۱ ص ۴۵۱، ۴۰۴) عز وجل وعلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**”یا رسول اللہ مدینے بلالو“ کے ہیں**

**حُروف کی نسبت سے ترک جماعت کے ۲۰ اَعذار**

(۱) مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو (۲) آپاچ (۳) جس کا

پاؤں کٹ گیا ہو (۴) جس پر فالج گرا ہو (۵) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے

عاجز ہو (۶) اندھا اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا



فروغ مصلحتیہ! (مصلحتی علیہ السلام) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر اذکار و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

دے (۷) سخت بارش اور (۸) شدید کچھڑ کا حائل ہونا (۹) سخت سردی (۱۰)

سخت اندھیرا (۱۱) آندھی (۱۲) مال یا کھانے کے ضائع ہونے کا اندیشہ (۱۳)

قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے (۱۴) ظالم کا خوف (۱۵) پاخانہ

(۱۶) پیشاب یا (۱۷) ریح کی حاجت شدید ہے (۱۸) کھانا حاضر ہے اور نفس کو

اس کی خواہش ہے (۱۹) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے (۲۰) مریض کی

تہارداری کہ جماعت کے لئے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا۔ یہ

سب ترک جماعت کے لئے عذر ہیں۔ (درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۲۹۲ تا ۲۹۳)

## کُفر پر خاتمے کا خوف

افطار پارٹیوں، دعوتوں، نیازوں اور نعت خوانیوں وغیرہ کی وجہ سے

فرض نمازوں کی مسجد کی جماعتِ اُولیٰ (یعنی پہلی جماعت) ترک کرنے کی ہرگز

حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

اجازت نہیں، یہاں تک کہ جو لوگ گھریا ہال یا بنگلہ کے کپاؤنڈ وغیرہ میں تراویح کی جماعت قائم کرتے ہیں اور قریب مسجد موجود ہے تو اُن پر واجب ہے کہ پہلے فرض رکعتیں جماعتِ اولیٰ کیساتھ مسجد میں ادا کریں۔ جو لوگ بلاعدِ شرعی باؤجو و قدرت فرض نماز مسجد میں جماعتِ اولیٰ کے ساتھ ادا نہیں کرتے اُن کو ڈر جانا چاہئے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ”جس کو یہ پسند ہو کہ کل اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہو کر ملے تو وہ ان پانچ نمازوں (کی جماعت) پر وہاں پابندی کرے جہاں اذان دی جاتی ہے کیوں کہ اللہ عزوجل نے تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے سُنَّہِ ہُدٰی مشروع کیں اور یہ (بجماعت) نمازیں بھی سُنَّہِ ہُدٰی سے ہیں اور اگر تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔“ (مسلم شریف ج ۱)



نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

ص ۲۳۲) اس حدیث مبارک سے اشارہ ملتا ہے کہ جماعتِ اولیٰ کی پابندی کرنے والے کا خاتمہ بالخیر ہوگا اور جو بلا شرعی مجبوری کے مسجد کی جماعتِ اولیٰ ترک کرتا ہے اُسکے لئے مَعَاذَ اللہ عزوجل کُفر پر خاتمے کا خوف ہے۔ جو لوگ خواخوہ سستی کی وجہ سے پوری جماعت حاصل نہیں کرتے وہ توجہ فرمائیں کہ میرے آقا علیہ السلام، امام اہلسنت مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”نَحْرُ الرَّائِقِ“ میں ہے، قدیہ میں ہے، اگر اذان سن کر دُخولِ مسجد (یعنی مسجد میں داخل ہونے کیلئے) اقامت کا انتظار کرتا رہا تو گنہگار ہوگا۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۱۰۲، البحر الرائق ج ۱ ص ۶۰۴) فتاویٰ رضویہ شریف کے اُسی صفحہ پر ہے، ”جو شخص اذان سن کر گھر میں اقامت کا انتظار کرتا ہے اُس کی شہادت یعنی گواہی قبول نہیں۔“ (البحر الرائق ج ۱ ص ۴۵۱) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اقامت**

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زُر و پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

تک مسجد میں نہیں آجاتا بعض فقہائے کرام رَحْمَتُ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ گنہگار اور مردود الشہادت یعنی گواہی کیلئے نالائق ہے تو جو پلا عذر گھر میں جماعت قائم کرتا یا بغیر جماعت نماز پڑھتا یا معاذ اللہ عزوجل نماز ہی نہیں پڑھتا اُس کا کیا حال ہوگا!

یارِ پِ مصطفیٰ! عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہمیں پانچوں نمازیں مسجد کی جماعتِ اُولیٰ میں پہلی صف کے اندر تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی ہمیشہ سعادت نصیب فرما۔ آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت

ہو توفیق ایسی عطا یا الہی عزوجل

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ روزِ شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اور ایک لکھنا اور ایک قیراط دہاڑتا ہے۔

## ”یا رسولِ پاک“ کے نو حروف کی نسبت سے نماز وتر کے ۹ مَدَنی پھول

(۱) نماز وتر واجب ہے (البحر الرائق ج ۲ ص ۶۶) (۲) اگر یہ چھوٹ جائے تو

اس کی قضا لازم ہے (درمختار ردالمحتار ج ۲ ص ۵۳۲) (۳) وتر کا وقت عشاء کے

فرضوں کے بعد سے صبح صادق تک ہے (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی

ص ۱۷۸) (۴) جو سوکراٹھنے پر قادر ہو اس کیلئے افضل ہے کہ پچھلی رات میں اٹھ کر

پہلے تہجد ادا کرے پھر وتر (غنیۃ المستملی ص ۱۰۳) (۵) اس کی تین رکعتیں

ہیں (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۷۵) (۶) اس میں قعدہ اولی واجب

ہے، صرف تشہد پڑھ کر کھڑے ہو جائے (۷) تیسری رکعت میں قراءت

کے بعد تکبیر ثنوت کہنا واجب ہے (درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۵۳۳) (۸) جس

طرح تکبیر تحریمہ کہتے ہیں اسی طرح پہلے ہاتھ کانوں تک اٹھائے پھر اللہ اکبر

کہئے (حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۷۶) (۹) پھر ہاتھ باندھ کر دعائے ثنوت پڑھئے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ابھی پروردگار پاک کی کثرتِ کرد بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

## دُعائے قُنُوت

اللَّهُمَّ إِنَّا لَسْتَ عَيْنُكَ  
وَلَسْتَ غَفْرُكَ وَتَوَكَّلْ عَلَىكَ  
وَتَتَوَكَّلْ عَلَيْكَ وَتُثْنِي عَلَيْكَ  
الْخَيْرَ وَتَشْكُرُكَ وَلَا تَكْفُرُكَ  
وَنَخْلَعُ وَنَتَرُكَ مَنْ يَفْجُرُكَ  
اللَّهُمَّ إِنَّا كَلَعُودُ وَلَكَ  
نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعِي  
وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ  
وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ  
عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے  
بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور  
تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی  
تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور  
تیری ناکھوڑی نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور  
چھوڑتے ہیں اُس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے  
مذہب اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور  
تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور  
تیری ہی طرف دوڑتے اور خدمت کیلئے حاضر  
ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور  
تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب

کافروں کو ملنے والا ہے۔



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کتاب میں لکھ دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ تک میرا نماز کی کتاب میں لکھا ہے گا فرماتے اس کیلئے انتظار کرتے ہیں گے۔

(۱۰) دعائے قنوت کے بعد رُود شریف پڑھنا بہتر ہے (غنیۃ المسلمین ص ۴۰۲)

(۱۱) جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے وہ یہ پڑھیں:

اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ  
فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ  
النَّارِ

فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

یا یہ پڑھیں: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

اے اللہ میری مغفرت فرما دے۔

(مرافی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۸۵)

(۱۲) اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گئے اور رُکوع میں چلے گئے تو واپس نہ

لوٹے بلکہ سجدہ سہو کر لیجئے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۰) (۱۳) وثر جماعت سے پڑھی

جاری ہو (جیسا کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں پڑھتے ہیں) اور مُتَقَدِّمِ قُنُوت

سے فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو مُتَقَدِّمِ بھی رُکوع میں چلا جائے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۰، تبیین الحقائق ج ۱ ص ۱۷۱ ملتان)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر کثرت سے اذانِ پاک پڑھو بے شک تمہارا گھر پُر اذانِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

## سَجْدَةُ سَمُو کا بیان

(۱) واجباتِ نماز میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے یا فرائض

و واجباتِ نماز میں بھولے سے تاخیر ہو جائے تو سَجْدَةُ سَمُو واجب ہے (ذُرْمُحْضَارُ مَعْنٰ

رَدُّ الْمُنْحَار ج ۲ ص ۶۵۵) (۲) اگر سَجْدَةُ سَمُو واجب ہونے کے باوجود نہ کیا تو نماز

لوٹانا واجب ہے (ایضاً) (۳) جان بوجھ کر واجب ترک کیا تو سَجْدَةُ سَمُو کافی نہیں

بلکہ نماز دوبارہ لوٹانا واجب ہے۔ (ایضاً) (۴) کوئی ایسا واجب ترک ہو جو واجباتِ

نماز سے نہیں بلکہ اس کا وُجُوب امرِ خارج سے ہو تو سَجْدَةُ سَمُو واجب نہیں مثلاً

خلافِ ترتیبِ قرآنِ پاک پڑھنا ترک واجب (اور گناہ) ہے مگر اس کا تعلق

واجباتِ نماز سے نہیں بلکہ واجباتِ تلاوت سے ہے لہذا سَجْدَةُ سَمُو نہیں (البتہ اس

سے توبہ کرے) (ایضاً)۔ (۵) فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سَجْدَةُ

سَمُو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہذا دوبارہ پڑھے (۶) سُنَّتیں یا مُسْتَحَبَّات









فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

جائے اپنی نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔ (ذَرَفْ خَسَارٌ مَعَهُ وَ ذَا الْخَسَارِ ج ۲)

ص ۶۵۹) (۱۵) مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے اگرچہ اس کے شریک

ہونے سے پہلے ہی امام کو سہو ہوا ہو اور اگر امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کیا اور اپنی

بقیہ پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر میں سجدہ سہو کرے اور اس مسبوق سے اپنی نماز میں

بھی سہو ہوا تو آخر کے یہی سجدہ اس امام والے سہو کیلئے بھی کافی ہیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۸) (۱۶) قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ "تو سجدہ سہو واجب ہے اس کی وجہ یہ نہیں

کہ دُور و شریف پڑھا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر

ہوئی۔ لہذا اگر اتنی دیر تک خاموش رہا جب بھی سجدہ سہو واجب ہے۔

## حکایت

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں سرکارِ مدینہ،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میراث کر ہوا اور وہ مجھ پر زور دیا کہ نہ پڑھے۔

سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیدار ہوا سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے استفسار فرمایا: دُرود شریف پڑھنے والے پر تم نے سجدہ کیوں واجب بتایا؟ عرض کی، اس لئے کہ اس نے بھول کر (یعنی غفلت سے) پڑھا۔ سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ جواب پسند فرمایا۔

(ذکرِ مختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۶۵۷)

(۱۷) کسی قعدہ میں تَشَهُّد سے کچھ رہ گیا تو سجدہ سہو واجب ہے

نماز نفل ہو یا فرض۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۷)

## سجدہ سہو کا طریقہ

التَّحِيَّات پڑھ کر بلکہ افضل یہ ہے کہ دُرود شریف بھی پڑھ لیجئے، سیدھی

طرف سلام پھیر کر دو سجدے کیجئے پھر تَشَهُّد، دُرود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام

پھیر دیجئے۔

(فتاویٰ قاضی خان مع عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۱)



فروغین مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کجوں ترین شخص ہے۔

## سجدہ سہو کرنا بھول جانے تو۔۔۔

سجدہ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کر لے (دُرِّمُخْتَار مَعَ رَدِّ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۵۵۶) میدان میں ہو یا جب تک صفوں سے متجاوز نہ ہو یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گزرا کر لے جو چیز مانع بنا ہے مثلاً کلام وغیرہ منافی نماز اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سجدہ سہو نہیں ہو سکتا۔

(دُرِّمُخْتَار مَعَ رَدِّ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۵۵۶)

## سجدہ تلاوت اور شیطان کی شامت

اللہ کے مَحْبُوب اِنَّا نَائِي غُيُوب، مُنْزَعٌ عَنِ الْغُيُوبِ عَزَّ وَجَلَّ

وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بَحْتِ نشان ہے، جب جب آدمی آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے، شیطان ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے، ہائے میری بربادی! ابنِ آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اُس نے سجدہ کیا اُس کیلئے بَحْتِ ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہنم کی۔

انکار کیا میرے لئے دوزخ ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۶۱)

**اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ہر مُراد پوری ہو**

جس مقصد کیلئے ایک مجلس میں سجدہ کی سب (یعنی ۱۴) آیتیں پڑھ

کر سجدے کرے اللہ عزوجل اُس کا مقصد پورا فرما دے گا۔ خواہ ایک ایک آیت

پڑھ کر اُس کا سجدہ کرتا جائے یا سب پڑھ کر آخر میں 14 سجدے کر لے۔

(غنیہ، درمختار وغیرہما)

**”قرآن مجید“ کے آٹھ حُرُوف کی**

**نسبت سے سَجْدَةُ تِلَاوَت کے 8 مَدَنی پھول**

(۱) آیت سجدہ پڑھنے یا سُنے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے پڑھنے میں یہ

شرط ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی غُذر نہ ہو تو خود سُن سکے، سُنے والے کے

لئے یہ ضروری نہیں کہ بالقصد سُنی ہو بلا قصد سُنے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۲)



بر مان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر زور پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

(۲) کسی بھی زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۳)

(۳) سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری ہے لیکن بعض رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمَبِیْن عُلَمَائے مُتَأَخَّرِیْن (م۔ت۔ء۔خ۔خ۔رین) کے نزدیک وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھا تو سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے لہذا احتیاط یہی ہے کہ دونوں صورتوں میں سجدہ تلاوت کیا جائے۔

(مُلَخَّصاً فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۲۲۳-۲۳۳ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

(۴) آیت سجدہ بیرون نماز پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہے البتہ وضو ہو تو

مرحوم مصطفیٰ (علیہ السلام) نے مجھ پر ایک بار زور و پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہو تو تاخیر مکروہ تری یہی ہے۔

(توبہ الابصار مع رد المحتار ج ۲ ص ۵۸۳)

(۵) سجدہ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے اگر تاخیر کی یعنی تین آیات سے

زیادہ پڑھ لیا تو گنہگار ہوگا اور جب تک نماز میں ہے یا سلام پھیرنے کے بعد کوئی

نماز کے منافی فعل نہیں کیا تو سجدہ تلاوت کر کے سجدہ نہو بجالائے۔

(درمختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۵۸۴)

## خبردار! ہوشیار!

(۶) رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں تراویح یا شپہ میں اگرچہ شریک نہ ہوں بے

شک اپنی ہی الگ نماز پڑھ رہے ہوں آیت سجدہ سُن لینے سے آپ پر بھی سجدہ

تلاوت واجب ہو جائے گا۔ کافر یا نابالغ سے آیت سجدہ سُننی تب بھی سجدہ تلاوت

واجب ہو گیا۔ بالغ ہونے کے بعد جتنی بار بھی آیات سجدہ سُن کر ابھی تک سجدہ نہ کیا

ہو اُن کا غلبہ ظن کے اعتبار سے حساب لگا کر اتنی بار با وضو سجدہ تلاوت کر لیجئے۔





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

طریقہ وہی ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۶) اسی طرح جب بھی کوئی خوشخبری یا نعمت ملے تو سجدہ شکر کرنا کارِ ثواب ہے مثلاً مدینہ منورہ کا وزہ لگ گیا، کسی پر انفرادی کوشش کامیاب ہوئی اور وہ دعوتِ اسلامی کے سُنّوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں سفر کیلئے تیار ہو گیا، کسی سنی عالم باعمل کی زیارت ہو گئی، مبارک خواب نظر آیا، طالبِ علم دین امتحان میں کامیاب ہوا، آفتِ ثلی یا کوئی دشمنِ اسلام مرا وغیرہ وغیرہ۔

## نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے

(۱) سرکارِ مدینہ، سلطان باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحب

مُعَظَرِ پَیْنِہ، باعِثِ نَزْوَلِ سَیْکِنَہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے تو سو برس کھڑا رہنا

اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔“ (سنن ابن ماجہ حدیث ۹۴۶ ج ۱ ص ۵۰۶)



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ستر تہ ذرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

دارالمعرفۃ بیروت (۲) حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

حضرت سیدنا کعبُ الأحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے: ”نمازی کے آگے سے

گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے

سے بہتر جانتا۔“ (موطا امام مالک حدیث ۳۷۱ ج ۱ ص ۱۵۴ دارالمعرفۃ بیروت) نماز

ی کے آگے سے گزرنے والا بے شک گناہ گار ہے مگر خود نمازی کی نماز میں اس

سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ (مُلَخَّصُ فَنَائِی رَضَوِیہ ج ۷ ص ۲۵۹ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

**”یا رسولِ خُدا انظرِ کرم“ کے پندرہ حُرُوف کی نسبت**

**سے نمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں ۱۵ احکام**

(۱) میدان اور بڑی مسجد میں نمازی کے قَدَم سے مَوْضِعُ سُجُود

تک گزرنا ناجائز ہے۔ مَوْضِعُ سُجُود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں

سجدہ کی جگہ نظر جمائے تو جتنی دُور تک نگاہ پھیلے وہ مَوْضِعُ سُجُود ہے۔ اس کے

فرمانِ مصطفیٰ: (سُليمان بن ابي صالح) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُز و رُحوت ہمارا رُز و رُحوت تک پہنچتا ہے۔

درمیان سے گزرنا جائز نہیں (تبیین الحقائق ج ۱ ص ۱۶۰) مَوْضِعُ سُجُودِ کَافَاصلہ

اندازِ اقدم سے لے کر تین گز تک ہے (فاسون شریعت حصہ اول ص ۱۳۱ فرید بلک اسٹال مرکز

الاولیاء لاہور) لہذا میدان میں نمازی کے قدم کے تین گز کے بعد سے گزرنے میں

خَرَج نہیں (۲) مکان اور چھوٹی مسجد میں نمازی کے آگے اگر سترہ (یعنی آڑ) نہ ہو

تو قدم سے دیوارِ قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴) (۳)

نمازی کے آگے سترہ یعنی کوئی آڑ ہو تو اُس سترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی

خَرَج نہیں (ایضاً) (۴) سترہ کم از کم ایک ہاتھ (یعنی تقریباً آدھا گز) اونچا اور انگلی

برابر موٹا ہونا چاہئے (مرافعی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۶۵) (۵) امام کا سترہ

مقتدی کیلئے بھی سترہ ہے۔ یعنی امام کے آگے سترہ ہو تو اگر کوئی مقتدی کے آگے

سے گزر جائے تو گناہ گار نہ ہوگا (ردُّ الْمَحْضَارِ ج ۲ ص ۴۸۴) (۶) ذَرَحَتُ آدَمی اور

جانور وغیرہ کا بھی سترہ ہو سکتا ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴) (۷) آدَمی کو اس حالت

میں سترہ کیا جائے جبکہ اُس کی پیٹھ نمازی کی طرف ہو (حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۶۵)



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اے نبی! میں نے تم کو اس میں بھیجا اور میں تم کو اس میں بھیجا کہ تم اس میں قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

رَدُّ الْمَحْضَرِّ ج ۲ ص ۱۹۶) (اگر نماز پڑھنے والے کے عین رخ کی طرف کسی نے منہ کیا

تو اب کراہت نمازی پر نہیں اُس منہ کر نیوالے پر ہے، لہذا امام کے سلام پھیرنے

کے بعد مُر کر پیچھے دیکھنے میں احتیاط ضروری ہے کہ آپ کے عین پیچھے کی جانب

اگر کوئی اپنی بقیہ نماز پڑھ رہا ہوگا اور اُسکی طرف آپ اپنا منہ کریں گے تو گنہگار

ہوں گے (۸) ایک شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے اگر دوسرا شخص اُسی

کو آڑ بنا کر اس کے چلنے کی رفتار کے عین مطابق اُس کے ساتھ ہی ساتھ گزر

جائے تو پہلا شخص گنہگار ہوا اور دوسرے کیلئے یہی پہلا شخص سترہ بھی بن گیا

رَدُّ الْمَحْضَرِّ ج ۲ ص ۱۸۳) (۹) نماز باجماعت میں اگلی صف میں جگہ ہونے کے

باوجود کسی نے پیچھے نماز شروع کر دی تو آنے والا اُس کی گردن پھلانگتا ہوا جاسکتا

ہے کہ اس نے اپنی حرمت اپنے آپ کھوئی (فَرَمَحْضَرِّ مَعْدُ رَدُّ الْمَحْضَرِّ ج ۲ ص ۱۸۳)

(۱۰) اگر کوئی اس قدر اونچی جگہ پر نماز پڑھ رہا ہے کہ گزرنے والے کے اعضاء

نمازی کے سامنے نہیں ہوئے تو گزرنے والا گنہگار نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

(۱۱) دو شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان میں

سے ایک نمازی کے سامنے پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے۔ اب اس کو آڑ بنا کر دوسرا

گزر جائے۔ پھر دوسرا پہلے کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا

ہو جائے۔ اب پہلا گزر جائے پھر وہ دوسرا جدھر سے آیا تھا اسی طرف ہٹ

جائے (ایضاً) (۱۲) کوئی نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو نمازی کو اجازت

ہے کہ وہ اسے گزرنے سے روکے خواہ ”سُبْحَنَ اللہ“ کہے یا جہر (یعنی بلند

آواز سے) قراءت کرے یا ہاتھ یا سر یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے۔ اس سے

زیادہ کی اجازت نہیں۔ مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا بلکہ اگر عمل کثیر ہو گیا تو نماز ہی

جاتی رہی (ردالمحتار، ذر المختار ج ۲ ص ۴۸۳، مرقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۶۷)

(۱۳) تسبیح و اشارہ دونوں کو بلا ضرورت جمع کرنا مکروہ ہے (ذر المختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۱۸۱)

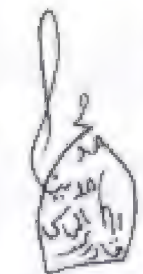
(۱۴) عورت کے سامنے سے گزرے تو عورت تہفیف (تص۔ فیث) سے منع کرے یعنی

سیدھے ہاتھ کی انگلیاں اٹے ہاتھ کی پشت پر مارے۔ اگر مرد نے تہفیف کی اور عورت



فرمانِ مصطفیٰ: اصل نماز یہ ہے کہ اس کے ساتھ کھڑے ہو جائیں اور اس کے ساتھ کھڑے ہوں۔ (ابن ماجہ)

نے تسبیح کہی تو نماز فاسد نہ ہوئی مگر خلافِ سنت ہوا (ایضاً) (۱۵) طواف کرنے والے کو دورانِ طواف نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔ (ذوالمختار ج ۲ ص ۸۲)



طالب علم  
بفرض  
مفتی

۱۱ شعبان المعظم

۱۴۲۶ھ

سیرِ سونے کی حالت میں کھانا  
بُرمیں پیدا کرتا ہے۔  
(نور القلوب ج ۲ ص ۵۸۶)

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلاد وغیرہ  
میں مکتبہ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ  
نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول  
بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلہ کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے  
بدل بدل کر سنتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## صاحبِ مزار کی انفرادی کوشش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمد للہ غزوہٴ حلّ و دعوتِ اسلامی کے مدنی

ماحول میں بزرگوں کا بہت اذہب کیا جاتا ہے، بلکہ سچی بات یہ ہے کہ اللہ ربّ

العزت غزوہٴ حلّ کی عنایت سے دعوتِ اسلامی فیضانِ اولیاء ہی کی بدولت چل رہی

ہے۔ چنانچہ ایک اسلامی بھائی کا بیان کردہ ایک صاحبِ مزار ولی اللہ علیہ رحمۃ اللہ

کی مدنی قافلے کے لئے انفرادی کوشش کا ایمان افروز واقعہ اپنے انداز میں

پیش کرتا ہوں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غزوہٴ حلّ عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ چکوال (

پنجاب پاکستان) سے مظفر آباد اور اطراف کے دیہاتوں میں سنتوں کی بہاریں

لگاتا ہوا ایک مقام ”انوار شریف“ وارد ہوا، وہاں سے ہاتھوں ہاتھ چار اسلامی

بھائی تین دن کیلئے مدنی قافلے میں سفر کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ شریک

ہوئے، ان چاروں میں ”انوار شریف“ کے صاحبِ مزار بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر کثرت سے زور پاک دھم بے شک تھا، لیکن پر زور پاک دھم تھا، اے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

خانوادے کے ایک فرزند بھی تھے۔ مَدَنی قافلہ نیکی کی دعوت کی دھو میں مچاتا ہوا ”گرہمی دوپٹہ“ پہنچا۔ جب انوار شریف والوں کے تین دن مکمل ہو گئے تو صاحبِ مزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رشتے دار نے کہا، میں تو واپس نہیں جاؤں گا کیوں کہ آج رات میں نے اپنے ”حضرت“ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا، فرمایا رہے تھے، ”بیٹا! پلٹ کر گھر نہ جانا مَدَنی قافلے والوں کے ساتھ مزید آگے سفر جاری رکھو۔“ صاحبِ مزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی انفرادی کوشش کا یہ واقعہ سن کر مَدَنی قافلے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، سب کے حوصلوں کو مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے اور انوار شریف سے آئے ہوئے چاروں اسلامی بھائی ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافلے میں مزید آگے سفر پر چل پڑے۔

اولیائے کرام ان کا فیضانِ عام لوٹنے سب چلیں قافلے میں چلو

اولیا کا کرم تم پہ ہو لازم مل کے سب چل پڑیں قافلے میں چلو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر روزِ بعد ازِ وراثت پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

## ماں چارپائی سے اٹھ کھڑی ہونی!

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے،

میری امی جان سخت بیماری کے سبب چارپائی سے اٹھنے تک سے معذور تھیں اور

ڈاکٹروں نے بھی جواب دیدیا تھا۔ میں سنا کرتا تھا کہ دعوتِ اسلامی کے

سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کرنے سے

دعائیں قبول ہوتیں اور بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ چنانچہ میں نے بھی دل

باندھا اور دعوتِ اسلامی کے سنتوں کا نور برساتے عالمی مدنی مرکزِ فیضانِ

مدینہ کے اندر قائم ”مدنی تربیت گاہ“ میں حاضر ہو کر تین دن کیلئے مدنی قافلے

میں سفر کا ارادہ ظاہر کیا، اسلامی بھائیوں نے نہایت شفقت کے ساتھ ہاتھوں

ہاتھ لیا، عاشقانِ رسول کی معیت میں ہمارا مدنی قافلہ بابُ الاسلام سندھ



فرمانِ معظمیٰ (علیہ السلام) میں ہے: ”اے نبی! میں نے مجھ پر روزِ نفل و سب بارہ روزِ پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔“

کے صحرائے مدینہ کے قریب ایک گوٹھ میں پہنچا، دورانِ سفر عاشقانِ رسول کی خدمات میں دعاء کی درخواست کرتے ہوئے میں نے امی جان کی تشویشناک حالت بیان کی، اس پر انہوں نے امی جان کیلئے خوب دعائیں کرتے ہوئے مجھے کافی دلاسہ دیا، امیرِ قافلہ نے بڑی نرمی کے ساتھ انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مزید 30 دن کے مدنی قافلے میں سفر کیلئے آمادہ کیا، میں نے بھی نیت کر لی۔ میں نے امی جان کی صحت یابی کیلئے خوب گڑ گڑا کر دعائیں کیں، تین دن کے اس مدنی قافلے کی تیسری رات مجھے ایک روشن چہرے والے بزرگ کی زیارت ہوئی، انہوں نے فرمایا، ”اپنی امی جان کی فکرت کرو ان شاء اللہ عزوجل وہ صحت یاب ہو جائیں گی۔“ تین دن کے مدنی قافلہ سے فارغ ہو کر میں نے گھر آ کر دروازے پر دستک دی، دروازہ کھلا تو میں حیرت

مرحوم مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر اذہم پاک نہ ہے۔

سے کھڑے کا کھڑا رہ گیا، کیوں کہ میری وہ بیمار امی جان جو کہ چار پائی سے اٹھ تک نہیں سکتی تھیں انہوں نے اپنے پاؤں پر چل کر دروازہ کھولا تھا! میں نے فرطِ مسرت سے ماں کے قدم چومے اور مدنی قافلے میں دیکھا ہوا خواب سنایا۔ پھر ماں سے اجازت لیکر مزید 30 دن کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر پر روانہ ہو گیا۔

ماں جو بیمار ہو	قرض کا بار ہو	رنج و غم مت کریں	قافلے میں چلو
مزدوں کے در پر جھکیں	التجائیں کریں	بابِ رحمت کھلیں	قافلے میں چلو
دل کی کالک دھلے	مرضِ عصیاں نلے	آؤ سب چل پڑیں	قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



# مُسافر کی نماز

311	• عمرہ کے ویزہ پر حج کیلئے رکنا کیسا؟	302	• آبادی ختم ہونے کا مطلب
313	• قنبر کے بدسل چار کی نیت باندھ لی تو۔۔۔؟	303	• مسافر بننے کیلئے شرط
315	• کیا مسافر کو سختیں معاف ہیں؟	305	• مسافر تک مسافر ہے
315	• چلتی گاڑی میں لٹل کے 4 مدنی پھول	306	• سینٹھ اور نوکر کا اکٹھا سفر
318	• سفر میں قضا نمازیں	307	• عورت کے سفر کا مسئلہ
319	• حفظ نکلنا دینے کا عذاب	308	• عرب ممالک میں ویزہ پر رہنے والوں کا مسئلہ

وَرَقُ اللَّيْلِ

# مسافر کی نماز (حقیقی)

اس رسالے میں ---

عمرہ کے ویزے پر حج کیلئے رکنا کیسا؟ مسافر نے کیلئے شرط

سیٹھ اور نوکر کا اکٹھا سفر

چلتی گاڑی میں نفل کے 4 مدنی پھول کیا مسافر کو سستی معاف ہیں؟

عرب ممالک میں ویزے پر رہنے والوں کے لئے مسئلہ

ورق الیئے ---



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

برائے کرم! یہ رسالہ (۲۴ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے،  
ان شاء اللہ عزوجل اس کے فوائد خود ہی دیکھ لیں گے۔

## مسافر کی نماز (نئی)

### دُرود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ دُشیاں، محبوبِ رحمن عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرتِ نشان ہے، جب جُمُرات کا دِن آتا ہے اللہ تعالیٰ

فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ

لکھتے ہیں، کون یومِ جُمُرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرود

پاک پڑھتا ہے۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۲۵۰ حدیث ۲۱۷۴ دار الکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلِّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۰ میں ارشاد فرماتا ہے:-

وَإِذَا خَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ

ترجمہ کنز الایمان: اور جب تم زمین

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ

میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں

تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ

قصر سے پڑھو۔ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر

خِفْتُمْ أَنْ يُفْتِنَكُمْ الَّذِينَ

تمہیں ایذا دیں گے۔ بے شک کفار

كَفَرُوا إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا

تمہارے کھلے دشمن ہیں۔

لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝

(پ ۵ النساء ۱۰۱)

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ

رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں، خوف کفار قصر کے لئے شرط نہیں، حضرت سیدنا

(رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

یعنی ابن اُمیہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ ہم تو

امن میں ہیں، پھر ہم کیوں قصر کرتے ہیں؟ فرمایا، اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا تو



فرمایا مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک چھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

میں نے سرکارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا۔ حضور اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے یہ اللہ عزوجل کی طرف سے صدقہ ہے تم اس کا صدقہ قبول کرو۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۳۱)

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، نماز دو رکعت فرض کی گئی پھر جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو چار فرض کی گئی اور سفر کی نماز اسی پہلے فرض پر چھوڑی گئی۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۶۰)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نماز سفر کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں یعنی اگرچہ بظاہر دو رکعتیں کم ہو گئیں مگر ثواب

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر مہربانہ زور پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورج تیس نازل فرماتا ہے۔

میں دو ہی چار کے برابر ہیں۔ (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۵۹ حدیث ۱۱۹۴ دار المعرفۃ بیروت)

## شرعی سفر کی مسافت

شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو ساڑھے 57 میل (تقریباً 92 کلومیٹر)

کے فاصلے تک جانے کے ارادے سے اپنے مقامِ اقامت مثلاً شہر یا گاؤں سے

باہر ہو گیا۔ (ملخصاً فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۲۷۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

## مسافر کب ہوگا؟

مُحَضَّ نیتِ سفر سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا حکم اُس وقت ہے کہ بستی

کی آبادی سے باہر ہو جائے شہر میں ہے تو شہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے

اور شہر والے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے مُتَصِل

(مُتَّصِل) ہے اس سے بھی باہر آجائے۔

(دُرِّ مُخْتَار، رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۵۹۹)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو اور تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

## آبادی ختم ہونے کا مطلب

آبادی سے باہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ جدھر جا رہا ہے اُس طرف

آبادی ختم ہو جائے اگرچہ اُس کی محاذات میں (یعنی برابر) دوسری طرف ختم نہ ہوئی ہو۔

(غنیۃ المستملی، ص ۵۳۶)

## فنائے شہر کی تعریف

فنائے شہر سے جو گاؤں مُتَّصِل ہے شہر والے کیلئے اُس گاؤں سے

باہر ہو جانا ضروری نہیں یونہی شہر کے مُتَّصِل باغ ہوں اگرچہ اُن کے نگہبان اور کام کرنے والے ان باغات ہی میں رہتے ہوں، ان باغوں سے نکل جانا ضروری نہیں۔

(رد المحتار ج ۲ ص ۵۹۹) فنائے شہر سے باہر جو جگہ شہر کے کاموں کیلئے ہو مثلاً

قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، گواہ پھینکنے کی جگہ اگر یہ شہر سے مُتَّصِل ہوں تو اس سے

باہر ہو جانا ضروری ہے۔ اور اگر شہر و فناء کے درمیان فاصلہ ہو تو نہیں۔ (ایضاً ص ۶۰۰)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں ہے: ”مَنْ سَافَرَ مِنْكُمْ فَلْيُحِمْ مِثْلَ رَجُلٍ مِنْكُمْ“ (مَنْ سَافَرَ مِنْكُمْ فَلْيُحِمْ مِثْلَ رَجُلٍ مِنْكُمْ)۔

## مسافر بننے کیلئے شرط

سفر کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) کا ارادہ ہو اور اگر دو دن کی راہ (یعنی 92 کلومیٹر سے کم) کے ارادہ سے نکلا وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا کہ وہ بھی تین دن (92 کلومیٹر) سے کم کا راستہ ہے یونہی ساری دنیا گھوم کر آئے مسافر نہیں (غیرہذا درمختار ج ۲ ص ۲۰۹) یہ بھی شرط ہے کہ تین دن کی راہ کے سفر کا مُتَّصِل ارادہ ہو، اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا تو یہ تین دن کی راہ کا مُتَّصِل ارادہ نہ ہوا مسافر نہ ہوا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۷۷ مدینۃ العرشہ بریلی شریف)

## وطن کی قسمیں

وطن کی دو قسمیں ہیں (۱) وَطَنِ اصْلٰی: یعنی وہ جگہ جہاں اس کی



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) گھر پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

پیدائش ہوئی ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سکونت کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا (۲) وطنِ اقامت: یعنی وہ جگہ کہ مسافر

نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۵)

## وطنِ اقامت باطل ہونے کی صورتیں

وطنِ اقامت دوسرے وطنِ اقامت کو باطل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ

پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو

پہلی جگہ اب وطن نہ رہی۔ دونوں کے درمیان مسافتِ سفر ہو یا نہ ہو۔ یوں ہی وطن

اقامت وطنِ اصلی اور سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۵)

## سفر کے دو راستے

کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مسافتِ سفر ہے دوسرے

سے نہیں تو جس راستہ سے یہ جائے گا اُس کا اعتبار ہے، نزدیک والے راستے سے گیا

فرمان مصطفیٰؐ: "اصلی نہ نفل ہے بلکہ نماز اس کے کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ اگر تم اس کتاب میں لکھی ہوئی چیز کو نظر انداز کر دے، تو میں تم سے نفرت کرتا ہوں۔" (ترمذی، ج ۱، ص ۱۲۸، درمختار مع رد المحتار ج ۲، ص ۶۰۳)

تو مسافر نہیں اور دُور والے سے گیا تو ہے اگرچہ اس راستہ کے اختیار کرنے میں اس کی کوئی غرض صحیح نہ ہو۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۲۸، درمختار مع رد المحتار ج ۲، ص ۶۰۳)

## مسافر کب تک مسافر ہے

مسافر اُس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے 15 دن ٹھہرنے کی نیت نہ کر لے یہ اُس وقت ہے جب پورے تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) چل چکا ہو اگر تین منزل (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کر لیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔

(درمختار مع رد المحتار ج ۲، ص ۶۰۴)

## سفر ناجائز ہو تو؟

سفر جائز کام کیلئے ہو یا ناجائز کام کیلئے بہر حال مسافر کے احکام جاری

(عالمگیری ج ۱، ص ۱۳۹)

ہوں گے۔



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اچھ پر گھڑت سے زور دیا کہ پڑھو بے شک تمہارا اچھ پڑو زور دیا کہ پڑھو تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

## سیٹھ اور نوکر کا اکٹھا سفر

ماہانہ یا سالانہ اجارہ والا نوکر اگر اپنے سیٹھ کے ساتھ سفر کرے تو سیٹھ کے تابع ہے، فرماں بردار بیٹا والد کے تابع ہے اور وہ شاگرد جس کو استاد سے کھانا ملتا ہے وہ استاد کے تابع ہے یعنی جو نیت مَتَّبِعُوع (یعنی جس کے تابع ہے) کی ہے وہی تابع کی مانی جائیگی۔ تابع کو چاہئے کہ مَتَّبِعُوع (مَتَّبِعُوع) کو سوال کرے وہ جو جواب دے اُس کے بموجب عمل کرے۔ اگر اُس نے کچھ بھی جواب نہ دیا تو دیکھے کہ وہ (یعنی مَتَّبِعُوع) مُقِيم ہے یا مسافر، اگر مُقِيم ہے تو اپنے آپ کو بھی مُقِيم سمجھے اور اگر مسافر ہے تو مسافر۔ اور یہ بھی معلوم نہیں تو تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) کا سفر طے کرنے کے بعد قَصْر کرے، اس سے پہلے پوری پڑھے اور اگر سوال نہ کر سکا تو وہی حکم ہے کہ سوال کیا اور کچھ جواب نہ ملا۔

(مُلَخَّصاً رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۲، ص ۶۱۶، ۶۱۷)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ ایک مرتبہ روزِ شریف پر صلات اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراواں رکعت اور ایک قیراواہ نماز ہوتا ہے۔

## کام ہو گیا تو چلا جاؤں گا!

مسافر کسی کام کیلئے یا احباب کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن<sup>۱۴</sup> کی نیت سے ٹھہرا، یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائیگا، دونوں صورتوں میں اگر آجکل کل کرتے برسوں گزر جائیں جب بھی مسافر ہی ہے، نماز قصر پڑھے۔  
(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۳۹)

## عورت کے سفر کا مسئلہ

عورت کو غیر محرم کے تین دن (تقریباً 92 کلومیٹر) یا زیادہ کی راہ جانا جائز نہیں۔ نابالغ بچہ یا معذور (یعنی نیم پاگل) کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی، ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۲) عورت، مُرَاتِق (قرب البلوغ لڑکا) محرم (قابل اطمینان) کے ساتھ سفر کر سکتی ہے۔ ”مُرَاتِق بالغ کے حکم میں ہے۔“ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۹) محرم



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر دُرود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

کیلئے ضروری ہے کہ سخت فاسق، بیباک، غیر مامون نہ ہو۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۸۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

## عورت کا سُسرال و میکا

عورت بیاہ کر سُسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگی تو میکا (یعنی عورت

کے والدین کا گھر) اس کیلئے وطنِ اصلی نہ رہا یعنی اگر سُسرال تین منزل (تقریباً

92 کلومیٹر) پر ہے وہاں سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی تو قصر

پڑھے اور اگر میکے نہ رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سُسرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی

سفر ختم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۸۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

## عَرَبِ مَمَالِک میں ویزا پر رہنے والوں کا مسئلہ

آج کل کاروبار وغیرہ کیلئے کئی لوگ بال بچوں سمیت اپنے ملک سے

دوسرے ملک منتقل ہو جاتے ہیں۔ انکے پاس مخصوص مدت کا VISA ہوتا ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب قمرِ طین (مہینہ ماہِ اپر) درودِ پاک پڑھو تو کچھ پر بھی پڑھو بے شک جس تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

۳

(مثلاً عربِ امارات میں زیادہ سے زیادہ تین سال کا رہائشی ویزا ملتا ہے) یہ ویزا عارضی

ہوتا ہے اور مخصوص رقم ادا کر کے ہر تین سال کے آخر میں اس کی تجدید کروانی پڑتی

ہے۔ چونکہ ویزا مَحْدُودِ مَدَّت کیلئے ملتا ہے لہذا ابالِ بچے بھی اگرچہ ساتھ

ہوں اس کی امارات میں مُسْتَقِل قیام کی نیت بے کار ہے اور اس طرح

خواہ کوئی 100 سال تک یہاں رہے امارات اس کا وطنِ اصلی نہیں ہو سکتا۔

یہ جب بھی سفر سے لوٹے گا اور قیام کرنا چاہے تو اقامت کی نیت کرنی ہوگی۔ مثلاً

دُوبئی میں رہتا ہے اور سنتوں کی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے میں

عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تقریباً 150 کلومیٹر دُور واقع امارات

کے دارُالِخِلافہ ابو ظہبی کا اس نے سنتوں بھر سفر اختیار کیا۔ اب دوبارہ دُوبئی میں

آ کر اگر اس کو مُقَسِّم ہونا ہے تو 15 دن یا اس سے زائد قیام کی نیت کرنی ہوگی ورنہ

مسافر کے احکام جاری ہوں گے۔ ہاں اگر ظاہرِ حال یعنی (UNDER STOOD)



عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ جو شخص حج پر رخصت ہو کر شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

یہ ہے کہ اب 15 دن یا اس سے زیادہ عرصہ یہ دُعیٰ میں ہی گزارے گا تو مُقیم ہو گیا۔ اگر اس کا کاروبار ہی اس طرح کا ہے کہ مکمل 15 دن رات یہ دُعیٰ میں نہیں رہتا، وقتاً فوقتاً شرعی سفر کرتا ہے تو اس طرح اگرچہ برسوں اپنے بال بچوں کے پاس دُعیٰ آنا جانا رہے یہ مسافر ہی رہے گا اس کو نماز قصر کرنا ہوگی۔ اپنے شہر کے باہر دُور دُور تک مال سپلائی کرنے والے اور شہر بہ شہر، ملک بہ ملک پھیرے لگانے والے اور ڈرائیور صاحبان وغیرہ ان احکام کو ذہن میں رکھیں۔

## زائرِ مدینہ کیلئے ضروری مسئلہ

جس نے اقامت کی نیت کی مگر اُس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن نہ ٹھہریگا تو نیت صحیح نہیں مثلاً حج کرنے گیا اور ذی الحجۃ الحرام کا مہینہ شروع ہو جانے کے باوجود پندرہ دن مکہ معظمہ میں ٹھہرنے کی نیت کی تو یہ نیت بیکار ہے کہ جب حج کا ارادہ کیا ہے تو (15 دن اس کو ملیں گے ہی نہیں کہ) 8 ذی الحجۃ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے حج پر روزِ نحر دو بار زود پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

الحرام (منی شریف) (اور 9 کو) عزّ فات شریف کو ضرور جایگا پھر اتنے دنوں تک (یعنی 15 دن مسلسل) مکّہ معظمہ میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے؟ منی شریف سے واپس ہو کر نیت کرے تو صحیح ہے (ذکر مختار، ج ۲، ص ۷۲۹، عالمگیری، ج ۱، ص ۱۴۰) جبکہ واقعی 15 یا زیادہ دن مکّہ معظمہ میں ٹھہر سکتا ہو، اگر ظنّ غالب ہو کہ 15 دن کے اندر اندر مدینہ منورہ یا وطن کیلئے روانہ ہو جائے گا تو اب بھی مسافر ہے۔

### عمرہ کے ویزہ پر حج کیلئے رُکنا کیسا؟

عمرہ کے ویزے پر جا کر غیر قانونی طور پر حج کیلئے رُکنے یا دنیا کے کسی بھی ملک میں VISA کی مدت پوری ہونے کے بعد غیر قانونی رہنے کی جن کی نیت ہو وہ ویزہ کی مدت ختم ہوتے وقت جس شہر یا گاؤں میں مقیم ہوں وہاں جب تک رہیں گے ان کیلئے مقیم ہی کے احکام ہوں گے۔ اگرچہ برسوں پڑے رہیں مقیم ہی رہیں گے۔ البتہ ایک بار بھی اگر 92 کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ کے سفر کے ارادہ سے اُس شہر یا گاؤں سے چلے تو اپنی آبادی سے باہر نکلتے ہی مسافر ہو گئے اور اب ان کی اقامت کی نیت بے کار ہے۔ مثلاً کوئی شخص پاکستان سے عمرہ کے VISA پر مکّہ مکرمہ ز اذھا اللہ شرفاًو تعظیماً گیا، VISA کی مدت ختم ہوتے وقت بھی مکّہ شریف ہی میں مقیم ہے تو اس پر مقیم کے احکام ہیں۔ اب اگر مثلاً وہاں سے جدّہ شریف یا مدینہ منورہ ز اذھا اللہ شرفاًو تعظیماً آ گیا تو چاہے برسوں غیر قانونی پڑا رہے، مگر مسافر ہی ہے، یہاں تک کہ اگر دوبارہ مکّہ مکرمہ ز اذھا اللہ شرفاًو تعظیماً آ جائے پھر بھی مسافر رہے گا، اس کو



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

نماز قصر ہی ادا کرنی ہوگی۔ ہاں اگر دوبارہ VISA مل گیا تو اقامت کی نیت کی جا سکتی ہے۔ یاد رہے! جس قانون کی خلاف ورزی کرنے پر ذلت، رشوت اور جھوٹ وغیرہ آفات میں پڑنے کا اندیشہ ہو اُس قانون کی خلاف ورزی جائز نہیں۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: مُباح (یعنی جائز) صورتوں میں سے بعض (صورتیں) قانونی طور پر جرم ہوتی ہیں ان میں مُلوث ہونا (یعنی ایسے قانون کی خلاف ورزی کرنا) اپنی ذات کو اذیت و ذلت کیلئے پیش کرنا ہے اور وہ ناجائز ہے۔ (نفاذی رضویہ ج ۱۷ ص ۲۷۰) لہذا بغیر visa کے دنیا کے کسی بھی ملک میں رہنا یا حج کیلئے رُکنا جائز نہیں۔ غیر قانونی ذرائع سے حج کیلئے رُکنے میں کامیابی حاصل کرنے کو (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کرم کہنا سخت بے باکی ہے۔

## قصر واجب ہے

مُسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر (قُصْر۔ ز) کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اور قَصْدُ اُچار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہو گئیں مگر گناہ گار و عذابِ نار کا حقدار ہے کہ واجب ترک کیا لہذا توبہ کرے اور دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو

فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہو گئی ہاں اگر تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے

پیشتر اقامت کی نیت کر لی تو فرض باطل نہ ہوں گے مگر قیام و رکوع کا اعادہ کرنا ہو

گا اور تیسری کے سجدہ میں نیت کی تو اب فرض جاتے رہے یونہی اگر پہلی دونوں یا

ایک میں قرائت نہ کی نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹)

**قصر کے بدلے چار کی نیت باندھ لی تو۔۔۔۔۔؟**

مسافر نے قصر کے بجائے چار رکعت فرض کی نیت باندھ لی پھر یاد

آنے پر دو پر سلام پھیر دیا تو نماز ہو جائے گی۔ اسی طرح مقیم نے چار رکعت

فرض کی جگہ دو رکعت فرض کی نیت کی اور چار پر سلام پھیرا تو اس کی بھی نماز ہو گئی۔

فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں، ”نیت نماز میں تعداد رکعات کی تعیین

(تعیین) یعنی تقرر کرنا ضروری نہیں کیونکہ یہ ضمناً حاصل ہے۔ نیت میں تعداد

مُعین کرنے میں خطا نقصان دہ نہیں۔ (ذَرِیْعَةُ مَعْرِفَةِ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۹۷، ۹۸)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہنم کی۔

## مسافرِ امام اور مُقیم مُقتدی

اِتِّحَادِ رُست ہونے کیلئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ امام کا مُقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو خواہ نماز شروع کرتے وقت معلوم ہو یا بعد میں، لہذا امام کو چاہئے کہ شروع کرتے وقت اپنا مسافر ہونا ظاہر کر دے اور شروع میں نہ کہا تو بعد نماز کہہ دے کہ مُقیم اسلامی بھائی اپنی نمازیں پوری کر لیں میں مسافر ہوں۔“ (در مختار ج ۲، ص ۶۱۱، ۶۱۲) اور شروع میں اعلان کر چکا ہے جب بھی بعد میں کہہ دے کہ جو لوگ اُس وقت موجود نہ تھے انہیں بھی معلوم ہو جائے۔ اگر امام کا مسافر ہونا ظاہر تھا تو نماز کے بعد والا یہ اعلان مُستحب ہے۔ (دُر مختار، ج ۲، ص ۷۳۵-۷۳۶، دار المعرفۃ بیروت)

## مُقیم مُقتدی اور بقیہ دو رکعتیں

قُصر والی نماز میں مسافر امام کے سلام پھیرنے کے بعد مُقیم مُقتدی جب اپنی بقیہ نماز ادا کرے تو قُصر کی تیسری اور چوتھی رُکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھنے کے بجائے اندازاً اتنی دیر چپ کھڑا رہے۔

(مُلخصاً بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۸۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زورِ پاک نہ پڑھا حقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

## کیا مسافر کو سنتیں مُعاف ہیں؟

سنتوں میں قَصْر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیگی، خوف اور رَوَاوِی (یعنی گھبراہٹ) کی حالت میں سنتیں مُعاف ہیں اور اُمْن کی حالت میں پڑھی جائیگی۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۳۹)

## ”نَماز“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے چلتی گاڑی میں نُفْل پڑھنے کے 4 مَدَنی پھول

بیرونِ شہر (بیرونِ شہر سے مُراد وہ جگہ ہے جہاں سے مسافر پر قَصْر کرنا واجب ہوتا ہے) سواری پر (مثلاً چلتی کار، بس، ویگن، میں بھی نُفْل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں استقبالِ قبلہ یعنی قبلہ رُخ ہونا) شَرَط نہیں بلکہ سواری (یا گاڑی) جس رُخ کو جا رہی ہو اُدھر ہی مُنہ ہو اور اگر اُدھر مُنہ نہ ہو تو نماز جائز نہیں اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف مُنہ ہونا شَرَط نہیں بلکہ سواری (یا گاڑی) چدھر جا رہی ہے اُسی طرف مُنہ ہو اور رُکوع و سُجود اشارہ سے کرے اور (ضروری ہے کہ) سجدہ کا اشارہ بہ نسبت رُکوع کے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے پراک بار زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

پست ہو۔ (یعنی رکوع کیلئے جس قدر چھکا، سجدے کیلئے اُس سے زیادہ چھکے)

(ذَرْمُخْتَار مَعَهُ رَدُّالْمُخْتَار ج ۲ ص ۴۸۷) چلتی ٹرین وغیرہ ایسی

سواری جس میں جگہ مل سکتی ہے اُس میں قبلہ رخ ہو کر قاعدہ کے مطابق نوافل پڑھنے ہوں گے۔

گاؤں میں رہنے والا جب گاؤں سے باہر ہو تو سواری (گاڑی) پر نفل پڑھ سکتا ہے۔ (ذَرْمُخْتَار ج ۲ ص ۴۸۶)

بیرون شہر سواری پر نماز شروع کی تھی اور پڑھتے پڑھتے شہر میں داخل ہو گیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سواری پر پوری کر سکتا ہے۔

(ذَرْمُخْتَار ج ۲ ص ۴۸۷، ۴۸۸)

چلتی گاڑی میں بلا عذر شرعی فرض و سنت فجر و تمام واجبات جیسے وتر و نذر اور وہ نفل جس کو توڑ دیا ہو اور سجدہ تلاوت جبکہ آیت سجدہ زمین پر تلاوت کی ہو ادا نہیں کر سکتا اور اگر عذر کی وجہ سے ہو تو ان سب میں شرط یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو قبلہ رو کھڑا ہو کر ادا کرے ورنہ جیسے بھی ممکن





فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## سفر میں قضا نمازیں

حالتِ اقامت میں ہونے والی قضا نمازیں سفر میں بھی پوری پڑھنی ہوں گی اور سفر میں قضا ہونے والی قصر والی نمازیں مُقیم ہونے کے بعد بھی قصر ہی پڑھی جائیں گی۔

طالبِ محمد  
بقیہ  
معفرت ۲۷ رجب المرجب  
۵/۴۲۶

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلاد وغیرہ میں مکتبہ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلہ کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سنتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ستر مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر ستر مرتبہ نازل فرماتا ہے۔

## حِفْظُ بُھلا دینے کا عذاب

یقیناً حِفْظِ قرآنِ کریم کا رِثوابِ عظیم ہے، مگر یاد رہے حِفْظ کرنا آسان، مگر عمر بھر اس کو یاد رکھنا دشوار ہے۔ حِفْظ و حافظات کو چاہئے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ لازماً تلاوت کر لیا کریں۔ جو حِفْظِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فقط مُصَلّی سنانے کیلئے منزل پکّی کرتے ہیں اور اس کے علاوہ مَعَاذَ اللّٰہ عزوجل سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بُھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خدا عزوجل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بُھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کر لے اور بُھلا نے کا جو گناہ ہوا اُس سے سچی توبہ کرے۔

مسئلہ جو قرآنی آیات یاد کرنے کے بعد بُھلا دیگا بروزِ قیامت اُنہما اُٹھایا جائیگا۔ (ماخذ: پ ۱۶ طہ ۱۲۵، ۱۲۶)

فرامینِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

مسئلہ میری اُمت کے ثواب میرے خُصُورِ پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تنکا بھی پایا جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور میری اُمت کے گناہ میرے خُصُورِ پیش کیے گئے میں نے اس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی ایک



سُورَتِ یَا اَیْکَ آیت یاد ہو پھر وہ اُسے بھلا دے۔ (جامع ترمذی حدیث ۲۹۱۶)

مسئلہ جو شخص قرآن پڑھے پھر اسے بھلا دے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر ملے۔ (ابوداؤد حدیث ۱۴۷۴)

مسئلہ قیامت کے دن میری اُمت کو جس گناہ کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اُن میں سے کسی کو قرآن پاک کی کوئی سُورَت یاد تھی پھر اُس نے اسے بھلا دیا۔

(کنز العمال حدیث ۲۸۴۶)

مسئلہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”اس سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا <sup>تعالیٰ</sup> ایسی ہمت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قَدَرِ اس (حفظِ قرآنِ پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور دَرَجات اس پر موعود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقف ہوتا تو اسے جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتا۔“ مزید فرماتے ہیں، ”جہاں تک ہو سکے اُس کے پڑھانے اور حفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب جو اس پر موعود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصل ہوں اور پرویزِ قیامت اندھا کوڑھی اُٹھنے سے نجات پائے۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۴۵، ۶۴۷)

# قضا نمازوں کا طریقہ



- |     |                                     |     |                                    |
|-----|-------------------------------------|-----|------------------------------------|
| 340 | • بچہ کی پیدائش کے وقت نماز         | 325 | • قبر میں آگ کے شعلے               |
| 344 | • کیا مغرب کا وقت قہوڑا سا ہوتا ہے؟ | 331 | • توبہ کے تین رکن ہیں              |
| 345 | • نماز کا نذر یہ                    | 332 | • سوتے کو نماز کیلئے جگانا واجب ہے |
| 349 | • کان پھیدنے کا ذرا بک سے ہوا؟      | 334 | • حقوق ماٹہ کے احساس کی حکایت      |
| 351 | • زکوٰۃ کا شرعی حیلہ                | 336 | • لکھنے والا راع میں قضاے عمری     |
| 353 | • مسکین کی تعریف                    | 338 | • قضاے عمری کا طریقہ (حنفی)        |

وَرَقَ اللّٰمِے





# قضا نمازوں کا طریقہ

اس رسالے میں ---

☆ توبہ کے تین رکن ہیں

☆ قہر میں آگ کے شعلے

☆ جمعۃ الوداع میں قضاے عمری

☆ ختم حق عامہ کے احساس کی دکایت

☆ نماز کا فدیہ

☆ قضاے عمری کا طریقہ

☆ کان چھیدنے کا رواج کب سے پڑا؟

☆ زکوٰۃ کا شرعی حیلہ

ورق الیئمے ---

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شیطان لاکھ روکے یہ رسالہ (۳۴ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے،  
اِنْ شَاءَ اللَّهُ غُرُوْجِلْ اِس کے فوائد خود ہی دیکھ لیں گے۔

## قضا نمازوں کا طریقہ (غ)

### دُرود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ دیشان، محبوبِ رَحْمَن غُرُوْجِلْ و صَلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا فرمانِ مغفرتِ نشان ہے، مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا پل صراط پر

نور ہے جو روزِ جمعہ مجھ پر اُسی بار دُرودِ پاک پڑھے اُس کے اُسی سال کے گناہ

مُعَاف ہو جائیں گے۔ (جامعِ صغیر ص ۳۲۰ حدیث ۵۱۹۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



**فرمان مصطفیٰ:** (سلی مشائی علیہ السلام) جو مجھ پر درو پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## قضا کرنے والوں کی خرابی

جان بوجھ کر نماز قضا کر ڈالنے والوں کے بارے میں پارہ ۳۰ مسورہ

الْمَاعُونِ کی آیت نمبر ۴ اور ۵ میں ارشاد ہوتا ہے:

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۖ الَّذِينَ ۙ (۴) نَرَجُمُهُمْ كَثْرَ الْإِيمَانِ: تو ان نمازیوں کی  
ہُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۙ (۵) خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

سورۃ الماعون کی آیت نمبر ۵ کے بارے میں جب حضرت سیدنا

سُعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں استفسار کیا تو سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، (اس سے مراد وہ لوگ ہیں) جو نماز و وقت گزار

کریڑھیں۔ (مس الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۲۱۴ دار صادر بیروت)

بیان کردہ آیت نمبر ۷ میں ”وَلِی“ کا تذکرہ ہے، صَدْرُ الشَّرِيعَةِ

بَدْرُ الطَّرِيقِہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، جہنم میں

ایک ”وَلِی“ نامی خوفناک وادی ہے جس کی سختی سے خود جہنم بھی پناہ مانگتا ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک زورِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

جان بوجھ کر نماز قضا کرنے والے اُس کے مستحق ہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۷ مدینۃ العرشہ بریلی شریف)

حضرت امام محمد بن احمد ذہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، کہا گیا ہے کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ”قویل“ ہے، اگر اس میں پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی اس کی گرمی سے پگھل جائیں اور یہ ان لوگوں کا ٹھکانہ ہے جو نماز میں سُستی کرتے اور وقت کے بعد قضا کر کے پڑھتے ہیں مگر یہ کہ وہ اپنی کوتاہی پر نادم ہوں اور بارگاہِ خداوندی غزوِ خلی میں توبہ کریں۔ (کتاب الکبائر ص ۹۱ دارِ مکتبۃ الحیاء بیروت)

## سر کُچلنے کی سزا

سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مملکتِ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا، آج رات اُفحش (یعنی جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام) میرے پاس آئے اور مجھے اَرْضِ مُقَدَّسہ میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک فحش لیٹا ہے اور اس کے سر ہانے ایک فحش پتھر اٹھائے کھڑا ہے اور



قرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ نود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو سورتیں نازل فرماتا ہے۔

پے در پے پتھر سے اس کا سر گچل رہا ہے، ہر بار کُچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے فرشتوں سے کہا، سُبْحَنَ اللہ غزو جَلّٰیہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی، آگے تشریف لے چلے (مزید مناظر دکھانے کے بعد) فرشتوں نے عرض کی، کہ پہلا شخص جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دیکھا یہ وہ تھا جس نے قرآن یاد کر کے چھوڑ دیا تھا اور فرض نمازوں کے وقت سو جانے کا عادی تھا اس کے ساتھ یہ برتاؤ قیامت تک ہوگا۔ (ملخص از: صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۴۳)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن پاک کی آیت یا آیات یاد کرنے کے بعد غفلت سے بھلا دینے والے اور پالٹھو سستی کے باعث فجر کی نماز کیلئے نہ اُٹھنے والوں کیلئے مقام عبرت ہے۔ اب جان بوجھ کر نماز قضا کر دینے والی ایک عورت کے عذاب قبر کا دردناک واقعہ ملاحظہ ہو۔ چنانچہ**

## قبر میں آگ کے شعلے

ایک شخص کی بہن فوت ہو گئی۔ جب اُسے دفن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُز و رجمو تمہارا رُز و رجمو تک پہنچتا ہے۔

رقم کی تھیلی قبر میں گر گئی ہے چنانچہ قبرستان آ کر تھیلی نکالنے کیلئے اُس نے اپنی بہن کی قبر کھود ڈالی! ایک دل ہلادینے والا منظر اُس کے سامنے تھا، اُس نے دیکھا کہ بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں! چنانچہ اُس نے جوں توں قبر پر مٹی ڈالی اور صد مے سے پُور پُور روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا، پیاری امی جان! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ غرض کی، میں نے اپنی بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھے ہیں۔“ یہ سن کر ماں بھی رونے لگی اور کہا، ”افسوس! تیری بہن نماز میں سُستی کیا کرتی تھی اور نماز قضا کر کے پڑھا کرتی تھی۔“ (مکاشفۃ القلوب ص ۱۸۹ دار الکتب العلمیہ بیروت)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب قضا کرنے والوں کی ایسی ایسی سخت**

**سزائیں ہیں تو جو بد نصیب سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتے ان کا کیا انجام ہوگا!**

**اگر نماز پڑھنا بھول جائے تو....؟**

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جود و سخاوت، سراپا رحمت، محبوب

رب العزت عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو نماز سے سو



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس نے مجھ پر سب سے پہلے اور سب سے زیادہ پاک پڑھا ہے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے کہ وہی اُس کا وقت ہے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۴۱)

فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، سوتے میں یا بھولے سے

نماز قضا ہو گئی تو اُس کی قضا پڑھنی فرض ہے البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار

ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اُسی وقت پڑھ لے تاخیر مکروہ ہے

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۴)

**مجبوری میں ادا کا ثواب ملے گا یا نہیں؟**

آنکھ نہ کھلنے کی صورت میں نماز فجر ”قضا“ ہو جانے کی صورت میں

”ادا“ کا ثواب ملے گا یا نہیں۔ اس ضمن میں میرے آقا علیہ السلام امام

اَہْلَسَنْتَ، وَلِیْ نِعْمَتْ، عَظِیْمُ الْبَرَکَاتِ، عَظِیْمُ الْمَرْثَبَاتِ، بِرِوَاہِ شَمْعِ

رِسَالَتِ، مُجَدِّدِ دِیْنِ وَ مِلَّتِ، حَامِیِ سُنَّتِ، مَاجِیِ بَدْعَتِ، عَالِمِ شَرِیْعَتِ،

پیرِ طَرِیْقَتِ، بَاعِثِ خَیْرِ وَ بَرَکَتِ، حَضْرَتِ عَلَامَہِ مَوْلَانَا الْحَاجِّ الْحَافِظِ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ضرور پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۶۱ پر فرماتے ہیں، ”رہا ادا کا ثواب یلنا یہ اللہ غرضِ حل کے اختیار میں ہے۔“

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## رات کے آخری حصہ میں سونا

نماز کا وقت داخل ہو جانے کے بعد سو گیا پھر وقت نکل گیا اور نماز

تھا ہو گئی تو قطعاً گنہگار ہوا جبکہ جانے پر صحیح اعتما دیا جانے والا موجود نہ ہو بلکہ

نجر میں دخولِ وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جبکہ اکثر حصہ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے کتاب میں جو احکام اور باتیں مذکور ہیں، ان کے ساتھ ساتھ ان کے لیے استنباط کیے گئے ہیں۔

رات کا جاگنے میں گزرا اور ظن غالب ہے کہ اب سو گیا تو وقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔  
(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۴۲ مدینۃ المرشد ہریلی شریف)

## رات دیر تک جاگنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نعت خوانیوں، ذکر و فکر کی محفلوں نیز سنتوں

بھرے اجتماعات وغیرہ میں رات دیر تک جاگنے کے بعد سونے کے سبب اگر نماز

فجر قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو بہ نیتِ اعتکاف مسجد میں قیام کریں یا وہاں سوئیں

جہاں کوئی قابلِ اعتماد اسلامی بھائی جاگنے والا موجود ہو۔ یا الارم والی گھڑی ہو

جس سے آنکھ کھل جاتی ہو مگر ایک عدد گھڑی پر بھروسہ نہ کیا جائے کہ نیند میں ہاتھ

لگ جانے سے یا یوں ہی خراب ہو کر بند ہو جانے کا امکان رہتا ہے، دو یا حسب

ضرورت زائد گھڑیاں ہوں تو بہتر ہے۔ فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں، ”جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورتِ شرعیہ

اُسے رات دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔“ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۲۷ ملتان)

ضرر جان مصطفیٰ (علیہ السلام) انھیں پر کثرت سے روزہ پاک چھوڑ دیا۔ لیکن تمہارا کچھ روزہ پاک چھوڑنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

## اداء قضا اور واجب الاعداء کی تعریف

وہ جس چیز کا بندوں کو حکم ہے اُسے وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں

(درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۶۲۷) اور وقت ختم ہونے کے بعد عمل میں لانا قضا

ہے (درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۶۳۲) اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی

پیدا ہو جائے تو اس خرابی کو دور کرنے کیلئے وہ عمل دوبارہ بجالانا اعادہ کہلاتا ہے

(درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۶۲۹) وقت کے اندر اندر اگر تحریمہ باندھ لی تو

نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے (درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۶۲۸) مگر نماز فجر، جمعہ

اور عیدین میں وقت کے اندر سلام پکھرنا لازمی ہے ورنہ نماز نہ ہوگی (بہار شریعت

حصہ ۴ ص ۴۲ مدینۃ المرشد ہریلی شریف) بلاغۃ شرعی نماز قضا کر دینا سخت گناہ

ہے، اس پر فرض ہے کہ اُس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ بھی کرے توبہ یا خیر

مقبول ہے اِنْ شَاءَ اللہ غَرْوُ خُلِّ تاخیر کا گناہ مُعَاف ہو جائیگا (درمختار مع

ردالمحتار ج ۲ ص ۶۲۶) توبہ اُسی وقت صحیح ہے جبکہ قضا پڑھ لے اس کو ادا کئے بغیر



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ ہر ایک مرتبہ زود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک تیرا اور لکھتا اور ایک تیرا لکھتا ہے۔

توبہ کئے جانا توبہ نہیں کہ جو نماز اس کے ذمے تھی اس کو نہ پڑھنا توبہ بھی باقی ہے

اور جب گناہ سے باز نہ آیا تو توبہ کہاں ہوئی؟ (درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۶۲۸)

حضرت سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت،

بیکرِ جود و سخاوت، سراپا رحمت محبوبِ رب العزت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے ارشاد فرمایا، کہ گناہ پر قائم رہ کر توبہ کرنے والا اپنے رب عزوجل سے ٹھٹھا (

یعنی مذاق) کرنے والے کی طرح ہے۔ (نسب الایمان حدیث ۷۱۷۸ ج ۵ ص ۴۶ دار الکتب العلمیہ بیروت)

## توبہ کے تین رکن ہیں

صدرُ الفاضل حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ

الہادی فرماتے ہیں، ”توبہ کے تین رکن ہیں: (۱) اعترافِ جرم (۲) تہمت (۳)

عزم ترک۔ اگر گناہ قابلِ تلافی ہے تو اس کی تلافی بھی لازم۔ مثلاً تارکِ صلوٰۃ

(یعنی نماز ترک کر دینے والے) کی توبہ کیلئے نمازوں کی قضا بھی لازم ہے۔

(خزانة العرفان ص ۱۲ ارضاء اکیڈمی بمبئی)

قرآن مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

## سوتے کو نماز کیلئے جگانا واجب ہے

کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا ہے تو جسے معلوم ہے اُس پر

واجب ہے کہ سوتے کو جگادے اور بھولے ہوئے کو یاد دلادے (بہار شریعت حصہ

۴ ص ۱۲) (ورنہ گنہگار ہوگا) یاد رہے! جگانا یا یاد دلانا اُس وقت واجب ہوگا جبکہ ظن

غالب ہو کہ یہ نماز پڑھے گا ورنہ واجب نہیں۔

## فجر کا وقت ہو گیا اٹھو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب صدائے مدینہ لگائیے یعنی سونے

والوں کو نماز کیلئے جگائیے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی

ماحول میں فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا صدائے مدینہ لگانا کہلاتا ہے، صدائے

مدینہ واجب نہیں، نماز فجر کے لئے جگانا کارِ ثواب ہے جو ہر مسلمان کو حسب موقع

کرنا چاہئے۔ صدائے مدینہ لگانے میں اس بات کی احتیاط ضروری ہے کہ کسی

مسلمان کو ایذا نہ ہو۔ **حکایت:** ایک اسلامی بھائی نے مجھے (سب مدینہ غشی



مرسلہ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب تم کلین (مٹھا) ہاں پر زرد پاک پڑھو تو چھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

عزہ کو) بتایا تھا، ہم چند اسلامی بھائی میگا فون پر فجر کے وقت صدائے مدینہ لگاتے ہوئے ایک گلی سے گزرے۔ ایک صاحب نے ہم کو ٹوکا اور کہا کہ میرا بچہ رات بھر نہیں سویا ابھی ابھی آنکھ لگی ہے آپ لوگ میگا فون بند کر دیجئے۔ ہم کو ان صاحب پر بڑا غصہ آیا کہ نہ جانے کیسا مسلمان ہے، ہم نماز کیلئے جگا رہے ہیں اور یہ اس نیک کام میں رکاوٹ ڈال رہا ہے! خیر دوسرے دن ہم پھر صدائے مدینہ لگاتے ہوئے اُس طرف جانکلے تو وہی صاحب پہلے سے گلی کے ننگڑ پر غمزدہ کھڑے تھے اور ہم سے کہنے لگے، آج بھی بچہ ساری رات نہیں سویا ابھی ابھی آنکھ لگی ہے اسی لئے میں یہاں کھڑا ہو گیا تا کہ ہماری گلی سے خاموشی سے گزرنے کی آپ حضرات کی خدمات میں درخواست کروں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بغیر میگا فون کے صدائے مدینہ لگائی جائے۔ نیز بغیر میگا فون کے بھی اس قدر بلند آوازیں نہ نکالی جائیں جس سے گھروں میں نماز و تلاوت میں مشغول اسلامی بہنوں، ضعیفوں، مریضوں اور بچوں کو تشویش ہو یا جو اول وقت میں پڑھ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ نازل ہوا شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

کر سوراہا ہو اُس کی نیند میں خلل پڑے۔ اور اگر کوئی مسلمان اپنے گھر کے پاس صدائے مدینہ لگانے سے روکے تو اُس سے ضد بحث کرنے بجائے اُس سے معافی مانگ لی جائے اور اس پر حُسنِ ظن رکھا جائے کہ یقیناً کوئی مسلمان نماز کیلئے جگانے کا مخالف نہیں ہو سکتا۔ اس بچارے کی کوئی مجبوری ہوگی۔ اگر بالفرض وہ بے نمازی ہو تو بھی آپ اُس پر سختی کرنے کے مجاز نہیں، کسی مناسب وقت پر انتہائی نرمی کا ساتھ انفرادی کوشش کے ذریعے اُس کو نماز کیلئے آمادہ کیجئے۔ مساجد میں بھی اذانِ فجر وغیرہ کے علاوہ بے موقع نیز محلوں یا مکانوں کے اندر محافل میں اسپیکر استعمال کرنے والوں کو بھی اپنے اپنے گھروں میں عبادت کرنے والوں، مریضوں، شیر خوار بچوں اور سونے والوں کی ایذا کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

## حُقوقِ عامہ کے احساس کی حکایت

حُقوقِ عامہ کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے، ہمارے اسلاف اس معاملہ میں بے حد محتاط ہوا کرتے تھے چنانچہ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام



حضرت مولانا محمد علی صاحب دہلوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں کہ جس نے مجھ پر روئے تھوڑا سا بار زور پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت ایک شخص کئی سال سے حاضر ہوتا اور علم حاصل کرتا۔ ایک بار جب آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے منہ پھیر لیا۔ اُس کے بیاصر اور استفسار پر فرمایا، اپنے مکان کی دیوار کے سرک والے کونے پر تم نے گارا لگا کر قد آدم (یعنی انسانی قد کے برابر) اس کو آگے بڑھا دیا ہے حالانکہ وہ مسلمانوں کی گزرگاہ ہے۔ یعنی میں تم سے کیسے خوش ہو سکتا ہوں کہ تم نے مسلمانوں کا راستہ تنگ کر دیا ہے! (احیاء العلوم ج ۵ ص ۹۶ دار صادر بیروت) یہاں وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو اپنے گھروں کے باہر چبوترے وغیرہ بنا کر مسلمانوں کا راستہ تنگ کرتے ہیں۔

## جلد سے جلد قضا کر لیجئے

جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اُن کا جلد سے جلد پڑھنا واجب ہے مگر بال بچوں کی پرورش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ لہذا کاروبار بھی کرتا رہے اور فرصت کا جو وقت ملے اُس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔

(در مختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۶۶۶)

حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و پاک نہ پڑھے۔

## چھپ کر قضا کیجئے

قضا نمازیں چھپ کر پڑھئے لوگوں پر (یا گھر والوں بلکہ قریبی دوست پر بھی)

اس کا اظہار نہ کیجئے (مثلاً یہ مت کہا کیجئے کہ میری آج کی فجر قضا ہو گئی یا میں قضا عی عمری کر رہا

ہوں وغیرہ) کہ گناہ کا اظہار بھی مکروہ تحریمی و گناہ ہے (رد المحتار ج ۲ ص ۶۵۰) لہذا

اگر لوگوں کی موجودگی میں وتر قضا کریں تو تکبیر قنوت کیلئے ہاتھ نہ اٹھائیں۔

## جُمُعَةُ الْوَدَاعِ میں قضا عی عمری

رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ کے آخری جُمُعہ میں بعض لوگ باجماعت

قضا عی عمری پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضا میں اسی ایک نماز سے ادا

ہو گئیں یہ باطل محض ہے۔ (ماخوذ از مُسَرِّحُ الزُّرْفَانِ علی المَوَاطِبِ الْمُنَدِيَةِ ج ۷ ص ۱۱۰)

دارالمعرفۃ بیروت) مُفْتِی شَہِیْر حَکِیْمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اکتان فرماتے

ہیں، جُمُعَةُ الْوَدَاعِ کے ظہر و عصر کے درمیان بارہ رُکعت نُفْل ۲ دو دو رُکعت کی



عمر بن خطابؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس مسئلہ میں کہ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کبھی نہیں ہے۔

نیت سے پڑھے۔ اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد ایک بار آیتہ الکرسی

اور تین بار <sup>۳</sup> قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور ایک بار سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھے۔

اس کا فائدہ یہ ہے کہ جس قدر نمازیں اس نے قضا کر کے پڑھی ہوں گی۔ ان کے قضا

کرنے کا گناہ ان شاء اللہ عزوجل مُعَاف ہو جائے گا یہ نہیں کہ قضا نمازیں اس

سے مُعَاف ہو جائیں گی وہ تو پڑھنے سے ہی ادا ہوں گی۔ (اسلامی زندگی ص ۱۰۵)

## عمر بھر کی قضا کا حساب

جس نے کبھی نمازیں ہی نہ پڑھی ہوں اور اب توفیق ہوئی اور قضاے

عمری پڑھنا چاہتا ہے وہ جب سے بالغ ہوا ہے اُس وقت سے نمازوں کا حساب

لگائے اور تاریخِ بکُوغ بھی نہیں معلوم تو احتیاط اسی میں ہے کہ عورت نو سال کی

عمر سے اور مرد بارہ سال کی عمر سے نمازوں کا حساب لگائے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۵۴ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

میرزا صاحب (علیہ السلام) نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

## قضا کرنے میں ترتیب

قُضائے عمری میں یوں بھی کر سکتے ہیں کہ پہلے تمام فجریں ادا کر لیں پھر تمام ظہر کی نمازیں اسی طرح غُصْر، مغرب اور عشاء۔

(فتاویٰ قاضی خان مع عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۹)

## قُضائے عمری کا طریقہ (خفی)

قُضا ہر روز کی بیس زُکُتیں ہوتی ہیں۔ دو فرض فجر کے چار ظہر، چار غُصْر، تین مغرب، چار عشاء کے اور تین وِثْر۔ نیت اس طرح کیجئے، مثلاً ”سب سے پہلی فجر جو مجھ سے قُضا ہوئی اُس کو ادا کرتا ہوں“۔ ہر نماز میں

اسی طرح نیت کیجئے۔ جس پر بکثرت قُضا نمازیں ہیں وہ آسانی کیلئے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رُکُوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار

سُبْحٰنَ رَوحِی الْعَظِیْمِ، سُبْحٰنَ رَوحِی الْأَعْلٰی

کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے۔ مگر یہ ہمیشہ اور ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہئے کہ



عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس شخص کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر زہر پاک نہ پڑھا تھا تو وہ بد بخت ہو گیا۔

جب رکوع میں پورا پہنچ جائے اُس وقت سُبْحَنُ کا ”سین“ بٹور کرے اور جب عظیم کا ”میم“ ختم کر چکے اُس وقت رکوع سے سر اٹھائے۔ اسی طرح سجدہ میں بھی کرے۔ ایک تخفیف تو یہ ہوئی اور دوسری یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الْحَمْد شریف کی جگہ فقط ”سُبْحَنُ اللّٰہ“ تین بار کہہ کر رکوع کر لے۔ مگر وتر کی تینوں رکعتوں میں الْحَمْد شریف اور سورت دونوں ضرور پڑھنی جائیں۔ تیسری تخفیف یہ کہ تعدہ اخیرہ میں تَشْهَد یعنی التَّحِيَّات کے بعد دونوں دُرودوں اور دعا کی جگہ صَرَفَ اللّٰهُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہِ کہہ کر سلام پھیر دے۔ چوتھی تخفیف یہ کہ وتر کی تیسری رکعت میں دعائے ثنوت کی جگہ اللّٰہ اکبر کہہ کر فقط ایک بار یا تین بار رَبِّ اغْفِرْ لی کہے۔

(مُلَخَّصُ ارْتَاوِی رِصُوْبِہ ج ۸ ص ۵۷ ارصاف از ندیش لاهور)

## نمازِ قَصْرِ کی قِضَاء

اگر حالتِ سفر کی قضا نماز حالتِ اقامت میں پڑھیں گے تو قَصْر ہی

مرتبہ حضرت امیہ بن ابی سلمہؓ نے مجھ پر ایک بار زور پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر در رحمتیں بھیجتا ہے۔

پڑھیں گے اور حالت اقامت کی قضا نماز سفر میں قضا کریں گے تو پوری پڑھیں گے یعنی قصر نہیں کریں گے۔  
(ردالمحتار ج ۲ ص ۶۵۰)

## زَمَانَةُ ارْتِدَادِ كِي نَمَازِيں

جو شخص مَعَآذَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مُرْتَدَّ ہو گیا پھر اسلام لایا تو زَمَانَةُ ارْتِدَادِ كِي نمازوں کی قضا نہیں اور مُرْتَدَّ ہونے سے پہلے زَمَانَةُ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی تھیں اُن کی قضا واجب ہے۔  
(ردالمحتار ج ۲ ص ۵۳۷)

## بچہ كِي پیدائش كے وَقْتُ نَمَاز

والی (MIDWIFE) نماز پڑھے گی تو بچے كے مر جانے كا اندیشہ ہے نماز قضا كرنے كیلئے یہ عُدُّ رہے۔ (ردالمحتار ج ۲ ص ۵۱۹) بچے كا سر باہر آ گیا اور نفاس سے پیشتر وَقْتُ ختم ہو جائیگا تو اس حالت میں بھی اُس كی ماں پر نماز پڑھنا فرض ہے نہ پڑھے گی تو گنہگار ہوگی۔ (ردالمحتار ج ۲ ص ۵۶۵) كسی برتن میں بچے كا سر ركھ كر جس سے اُس كو نقصان نہ پہنچے نماز پڑھے مگر اس تركیب سے



غیر زمان مصطفیٰؐ: اسلئے خیال مایہ الہیہ، جب تم ملین (مہمہ عام پروردگار) کے حضور پہنچے، شک میں تمام جہانوں کے رہبر کا رسول ہوں۔

پڑھنے میں بھی بچے کے مر جانے کا اندیشہ ہو تو تاخیر مُعاف ہے۔ بعدِ نفاس اس

نماز کی قضا پڑھے۔ (ردالمحتار، ج ۲، ص ۱۹، ملتان)

## مریض کو نماز کب مُعاف ہے؟

ایسا مریض کہ اشارہ سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پورے چھ ۶ وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں ان کی قضا واجب نہیں۔

(رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۲ ص ۵۷۰ ملتان)

## عمر بھر کی نمازیں دوبارہ پڑھنا

جس کی نمازوں میں نقصان و کراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازیں پھیرے

تو انھی بات ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہئے اور کرے تو فجر و عصر کے بعد نہ

پڑھے اور تمام رگعتیں بھری پڑھے اور وتر میں قنوت پڑھ کر تیسری کے بعد قعدہ کر

کے، پھر ایک اور ملائے کہ چار ہو جائیں۔ (ردالمحتار، ج ۱ ص ۱۳۸ ملتان)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک زور پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## قضا کا لفظ کہنا بھول گیا تو؟

اعلیٰ حضرت امام السنّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ہمارے علماء تصریح فرماتے ہیں، قضا بہ نیت ادا اور ادا بہ نیت قضا دونوں صحیح ہیں۔  
(فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۶۱ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

## نوافل کی جگہ قضا نے عمری پڑھنے

تھا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضا میں پڑھے کہ بَرِيءُ الذِّمَّةِ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔  
(رد المحتار، ج ۱ ص ۵۳۶ ملتان)

## فجر و عصر کے بعد نوافل نہیں پڑھ سکتے

نماز فجر اور عصر کے بعد وہ تمام نوافل ادا کرنے مکروہ (تحریمی) ہیں جو قصد ہوں اگرچہ نَحِيَةُ الْمَسْجِدِ ہوں، اور ہر وہ نماز جو غیر کی وجہ سے لازم ہو۔ مثلاً نذر اور طواف کے نوافل اور ہر وہ نماز جس کو شروع کیا پھر اسے توڑ ڈالا، اگرچہ وہ فجر اور عصر کی سنتیں ہی کیوں نہ ہوں۔  
(در مختار ج ۱ ص ۶۱)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر اس ہر تہجدِ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

**تھا کیلئے کوئی وقت مُعَيَّن نہیں** عمر میں جب پڑھے گا بَرِّی الذَّمُّہ ہو جائیگا۔ مگر طُلُوع و غُرُوب اور زوال کے وقت نماز نہیں پڑھ سکتا کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔  
(عالمگیری، ج ۱ ص ۱۳۴ کوئٹہ)

### ظہر کی چار سنتیں رہ جائیں تو کیا کرے؟

اگر ظہر کے فرض پہلے پڑھ لئے تو دو رکعت سنت بعد یہ ادا کرنے کے بعد چار رکعت سنت قبلہ ادا کیجئے چنانچہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ظہر کی پہلی چار سنتیں جو فرض سے پہلے نہ پڑھی ہوں تو بعد فرض بلکہ مذہبِ اَرَجَح (یعنی پسندیدہ ترین پر) پر بعد سنت بعد یہ کے پڑھیں بشرطیکہ ہنوز وقتِ ظہر باقی ہو۔ (ملخص فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۵۸، صافاؤ لڈیش مرکز الاولیاء لاہور)

### فجر کی سنتیں رہ جائیں تو کیا کرے؟

سنتیں پڑھنے سے اگر فجر کی جماعت فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو بغیر پڑھے شامل ہو جائے۔ مگر سلام پھیرنے کے بعد پڑھنا جائز نہیں۔ طُلُوع آفتاب کے کم از کم بیس منٹ بعد سے لیکر ضحوة گہری تک پڑھ لے کہ مُسْتَحَب ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ جدید ج ۷ ص ۵۲۴، بہار شریعت حصہ ۴ ص ۱۲)

## کیا مغرب کا وقت تھوڑا سا ہوتا ہے؟

مغرب کی نماز کا وقت غروبِ آفتاب تا ابتدائے وقتِ عشاء ہوتا ہے۔

یہ وقت مقامات اور تاریخ کے اعتبار سے گھٹتا بڑھتا رہتا ہے مثلاً باب المدینہ کراچی میں نظامُ الاوقات کے نقشے کے مطابق مغرب کا وقت کم از کم ایک گھنٹہ 18 منٹ ہوتا ہے۔ فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں،، روزِ اُبر

(یعنی جس دن بادل چھائے ہوں اس) کے سوا مغرب میں ہمیشہ تَحْمِیل (یعنی جلدی) مُسْتَحَب ہے اور دُرُکُت سے زائد کی تاخیر مکروہِ تنزیہی اور بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتھ گئے تو مکروہِ تحریمی۔ (درمختار ج ۱ ص ۲۴۶)

عالمگیری ج ۱ ص ۴۸) سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، اس (یعنی مغرب) کا وقت مُسْتَحَب جب تک ہے کہ ستارے خوب ظاہر نہ ہو جائیں، اتنی دیر کرنی کہ (بڑے بڑے ستاروں کے علاوہ) چھوٹے چھوٹے ستارے بھی چمک آئیں مکروہِ (تحریمی) ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۵۳ رضا فاؤنڈیشن لاہور)



عصر و عشاء سے پہلے جو رکعتیں ہیں وہ سنتِ غیر مؤکدہ ہیں ان کی قضا نہیں۔

## تراویح کی قضا کا کیا حکم ہے؟

جب تراویح فوت ہو جائے تو اُس کی قضا نہیں، نہ جماعت سے نہ تنہا اور اگر کوئی قضا کر بھی لیتا ہے تو یہ جُداگانہ نفل ہو جائیں گے، تراویح سے ان کا تعلق نہ ہوگا۔

(مُلخصاً ذَرْمُ مختار ج ۱ ص ۶۱)

## نماز کا فدیہ

جن کے رشتے دار فوت ہوئے ہوں وہ

اس مضمون کا ضرور مطالعہ فرمائیں

میت کی عمر معلوم کر کے اس میں سے نو سال عورت کیلئے اور بارہ سال مرد

کیلئے نابالغی کے نکال دیجئے۔ باقی جتنے سال بچے ان میں حساب لگائیے کہ کتنی

مدت تک وہ (یعنی مرحوم) بے نمازی رہا یا بے روزہ رہا، یا کتنی نمازیں یا روزے

اس کے ذمہ قضا کے باقی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اندازہ لگالیجئے۔ بلکہ چاہیں تو

نابالغی کی عمر کے بعد بقیہ تمام عمر کا حساب لگالیجئے۔ اب فی نماز ایک ایک صدقہ

فطر خیرات کیجئے۔ ایک صدقہ فطر کی مقدار تقریباً دو کلو پیاس گرام گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی رقم ہے۔ اور ایک دن کی چھ نمازیں ہیں پانچ فرض اور ایک وتر واجب۔ مثلاً دو کلو پیاس گرام گیہوں کی رقم 12 روپے ہو تو ایک دن کی نمازوں کے 72 روپے ہوئے اور 30 دن کے 2160 روپے اور بارہ ماہ کے تقریباً 25920 روپے ہوئے۔ اب کسی میت پر ۵۰ سال کی نمازیں باقی ہیں تو فقہ یہ ادا کرنے کیلئے 1296000 روپے خیرات کرنے ہوں گے۔ ظاہر ہے ہر شخص اتنی رقم خیرات کرنے کی استطاعت (طاقت) نہیں رکھتا، اس کیلئے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے شرعی حیلہ ارشاد فرمایا ہے۔ مثلاً وہ 30 دن کی تمام نمازوں کی فدیہ کی نیت سے 2160 روپے کسی فقیر (فقیر اور مسکین کی تعریف ص ۳۳ پر ملاحظہ فرمائیے) کی ملک کر دے، یہ 30 دن کی نمازوں کا فدیہ یہ ادا ہو گیا۔ اب وہ فقیر یہ رقم دینے والے ہی کو ہبہ کر دے (یعنی تحفے میں دیدے) یہ قبضہ کرنے کے بعد پھر فقیر کو 30 دن کی نمازوں کے فدیہ کی نیت سے قبضہ میں دے کر اس کا مالک بنا دے۔ اس طرح لوٹ پھیر کرتے رہیں یوں ساری نمازوں کا فدیہ یہ ادا ہو جائے گا (ماخوذ از فتاویٰ بہارِ مہر معہ عالمگیری ج ۴ ص ۶۹) 30 دن کی رقم کے ذریعے ہی



حیلہ کرنا شرط نہیں وہ تو سمجھانے کیلئے مثال دی ہے۔ اگر بالفرض 50 سال کے فدیوں کی رقم موجود ہو تو ایک ہی بار لوٹ پھیر کرنے میں کام ہو جائے گا۔ نیز فطرہ کی رقم کا حساب بھی گیبوں کے موجودہ بھاؤ سے لگانا ہوگا۔ اسی طرح فی روزہ بھی ایک صدقہ فطر ہے (درمستحار معہ ردالمحتار ج ۶ ص ۶۶۹) نمازوں کا فدیہ یہ ادا کرنے کے بعد روزوں کا بھی اسی طریقے سے فدیہ ادا کر سکتے ہیں۔ غریب و امیر سبھی فدیہ کا حیلہ کر سکتے ہیں۔ اگر ورنہ اپنے مرحومین کیلئے یہ عمل کریں تو یہ میت کی زبردست امداد ہوگی، اس طرح مرنے والا بھی **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** عزوجل فرض کے بوجھ سے آزاد ہوگا اور ورنہ بھی اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔ بعض لوگ مسجد وغیرہ میں ایک قرآن پاک کا نسخہ دے کر اپنے من کو منا لیتے ہیں کہ ہم نے مرحوم کی تمام نمازوں کا فدیہ یہ ادا کر دیا یہ ان کی غلط فہمی ہے۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۶۸ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

## مرحومہ کے فدیہ کا ایک مسئلہ

عورت کی عادت حیض اگر معلوم ہو تو اس قدر دن اور نہ معلوم ہو تو ہر

مینے سے تین دن نو برس کی عمر سے مُستثنیٰ کریں مگر جتنی بار حَمْل رہا ہو مدت حَمْل کے مہینوں سے یام حیض کا استثناء نہ کریں۔ عورت کی عادت دربارہ نفاس اگر معلوم ہو تو ہر حمل کے بعد اتنے دن مُستثنیٰ کرے اور نہ معلوم ہو تو کچھ نہیں کہ نفاس کے لئے جانبِ اقل (کم سے کم) میں شرعاً کچھ تقدیر نہیں۔ ممکن ہے کہ ایک ہی مہینہ آکر فوراً پاک ہو جائے۔ (ماحولہ از فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۵۴ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

## 100 کوڑوں کا جیلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نماز کے فدیہ کا جیلہ میں نے اپنی طرف

سے نہیں لکھا۔ جیلہ شرعی کا جواز قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی معتبر کتب میں

موجود ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیماری

کے زمانے میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک بار خدمتِ

سراپا عظمت میں تاخیر سے حاضر ہوئیں تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قسم کھائی کہ ”میں

سندُ رست ہو کر سو کوڑے ماروں گا“ صحتیاب ہونے پر اللہ عزوجل نے انہیں سو

تیلیوں کی جھاڑو مارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے:



ترجمہ کنز الایمان: اور فرمایا کہ

اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس

سے ماروے اور قسم نہ توڑ۔

وَحْذُ بِيدِكَ ضَعْفًا ضَرْبُ

بِهِ وَلَا تَحْنُثُ

(بارہ ۲۳ ع ۱۳)

”عالمگیری“ میں جیلوں کا ایک مستقل باب ہے جس کا نام ”کتاب

الجیل“ ہے چنانچہ ”عالمگیری کتاب الجیل“ میں ہے، ”جو حیلہ کسی کا حق مارنے یا

اس میں شبہ پیدا کرنے یا باطل سے فریب دینے کیلئے کیا جائے وہ مکروہ ہے اور

جو حیلہ اس لئے کیا جائے کہ آدمی حرام سے بچ جائے یا حلال کو حاصل کر لے وہ

لہجھا ہے۔ اس قسم کے جیلوں کے جائز ہونے کی دلیل اللہ عزوجل کا یہ فرمان ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور فرمایا کہ

اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لیکر اس سے

ماروے اور قسم نہ توڑ۔

وَحْذُ بِيدِكَ ضَعْفًا ضَرْبُ

بِهِ وَلَا تَحْنُثُ

(بارہ ۲۳ ع ۱۳)

(فتاویٰ عالمگیری ج ۶ ص ۳۹۰)

**کان چہید نے کارواج کب سے ہوا؟**

جیلے کے جواز پر ایک اور دلیل ملاحظہ فرمائیے چنانچہ حضرت سیدنا

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت سیدنا سارہ

اور حضرت سیدتنا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں کچھ چپقلش ہو گئی۔ حضرت سیدتنا سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قسم کھائی کہ مجھے اگر قابو ملا تو میں ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کوئی عضو کاٹوں گی۔ اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا کہ ان میں صلح کروا دیں۔ حضرت سیدتنا سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، ”مَا حِيلَةُ يَمِينِي“ یعنی میری قسم کا کیا جیلہ ہوگا؟ تو حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی کہ (حضرت) سارہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو حکم دو کہ وہ (حضرت) ہاجرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے کان پھید دیں۔ اُسی وقت سے عورتوں کے کان پھید نے کارواج پڑا۔ (عمر بن الخطاب شرح الانساب والطائر ج ۳ ص ۲۹۵ دار الفکر)

## گائے کے گوشت کا تحفہ

**أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ** حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ دو جہاں کے سلطان، سرورِ دیشان، محبوب و احسن عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضر کیا گیا، کسی نے عرض کی، یہ گوشت حضرت سیدتنا بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر صدقہ ہوا تھا۔ فرمایا: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔ یعنی یہ بریرہ کے لیے صدقہ تھا ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۴۵)



## زکوٰۃ کا شرعی حیلہ

اس حدیث پاک سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت سیدنا بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ صدقہ کی حقدار تھیں ان کو بطور صدقہ ملا ہوا گائے کا گوشت اگرچہ ان کے حق میں صدقہ ہی تھا مگر ان کے قبضہ کر لینے کے بعد جب بارگاہ رسالت میں پیش کیا گیا تھا تو اُس کا حکم بدل گیا تھا اور اب وہ صدقہ نہ رہا تھا۔ یوں ہی کوئی مستحق شخص زکوٰۃ اپنے قبضہ میں لینے کے بعد کسی بھی آدمی کو تحفہ دے سکتا یا مسجد وغیرہ کیلئے پیش کر سکتا ہے کہ مذکورہ مستحق شخص کا پیش کرنا اب زکوٰۃ نہ رہا، ہدیہ یا عطیہ ہو گیا۔

فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ زکوٰۃ کا شرعی حیلہ کرنے کا طریقہ یوں ارشاد فرماتے ہیں، زکوٰۃ کی رقم مزدے کی تجہیز و تکفین یا مسجد کی تعمیر میں صرف نہیں کر سکتے کہ تملیک فقیر (یعنی فقیر کو مالک کرنا) نہ پائی گئی۔ اگر ان امور میں خرچ کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو (زکوٰۃ کی رقم کا) مالک کر دیں اور وہ (تعمیر مسجد وغیرہ میں) صرف کرے، اس طرح ثواب دونوں کو ہوگا۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۳۴۳)

**100 افراد کو برابر برابر ثواب ملے**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کفن و فن بلکہ تعمیر مسجد

میں بھی حیلہ شرعی کے ذریعہ زکوٰۃ استعمال کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ تو فقیر کے حق میں تھی جب فقیر نے قبضہ کر لیا تو اب وہ مالک ہو چکا، جو چاہے کرے۔ حیلہ شرعی کی برکت سے دینے والے کی زکوٰۃ بھی ادا ہوگئی اور فقیر بھی مسجد میں دیکر ثواب کا حقدار ہو گیا۔ فقیر شرعی کو حیلے کا مسئلہ بے شک سمجھا دیا جائے۔ حیلہ کرتے وقت ممکن ہو تو زیادہ افراد کے ہاتھ میں رقم پھرائی جائے تاکہ سب کو ثواب ملے مثلاً حیلہ کے لئے فقیر شرعی کو ۱۲ لاکھ روپے زکوٰۃ دی، قبضہ کے بعد وہ کسی بھی اسلامی بھائی کو شفعہ دیدے یہ بھی قبضے میں لیکر کسی اور مالک بنادے، یوں بھی بہ نیت ثواب ایک دوسرے کو مالک بناتے رہیں، آخر والا مسجد یا جس کام کے لئے حیلہ کیا تھا اس کیلئے دیدے تو ان شاء اللہ عزوجل سبھی کو بارہ بارہ لاکھ روپے صدقہ کرنے کا ثواب ملیگا۔ پختانچہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت، تاجدار رسالت، شہنشاہ ثنوت، پیکر جو دو سخاوت، سراپا زحمت، محبوب رب العزت عزوجل، صلی اللہ تعالیٰ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر سو ہاتھوں میں صدقہ گزرا تو سب کو ویسا ہی ثواب ملیگا جیسا دینے والے کیلئے ہے اور اس کے اثر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (تاریخ بغداد ج ۷ ص ۱۳۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)



## فقیر کی تعریف

فقیر وہ ہے کہ (الف) جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے (ب) یا نصاب کی قدر تو ہو مگر اس کی حاجتِ اَصْلِیَّہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) میں مُسْتَفْرِق (گھرا ہوا) ہو۔ مثلاً رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان، سواری کے جانور (یا اسکوٹریا کار) کاریگروں کے اوزار، پہننے کے کپڑے، خدمت کیلئے لونڈی، غلام، علمی شُغْل رکھنے والے کے لیے اسلامی کتابیں جو اس کی ضرورت سے زائد نہ ہوں (ج) اسی طرح اگر مَدِیُون (یعنی مقرض) ہے اور دین (یعنی قرضہ) نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نصائیں ہوں۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۳۳۳)

## مسکین کی تعریف

مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کیلئے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سُوَال کرے اور اسے سُوَالِ حلال ہے۔ فقیر کو (یعنی جس کے پاس کم از کم ایک دن کا کھانے کیلئے اور پہننے کیلئے موجود ہے) غیر ضرورت و مجبوری سُوَالِ حرام ہے اور ایسوں کے سُوَال پر دینا بھی

نا جائز ہے، دینے والا گنہگار ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جو بھکاری کمانے پر قادر ہونے کے باوجود بلا ضرورت و مجبوری بطور پیشہ بھیک مانگتے ہیں گنہگار ہیں اور ایسوں کے حال سے باخبر ہونے کے باوجود ان کو دینے والے اپنی زکوٰۃ و خیرات برباد کرنے کے ساتھ ساتھ مزید گنہگار بھی ہوتے ہیں۔



۵/۴۲۶

طالب علم مدینہ  
توسیع  
محفص

ایک حب  
توسکھ

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلاد وغیرہ میں مکتبہ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیت ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلہ کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سٹوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھو میں مچائیے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



## زکوٰۃ کے حیلے کے بارے میں سوال و جواب

س: زکوٰۃ کا حیلہ کس طرح کیا جائے؟

ج: کسی فقیر شرعی کو یا اس کے وکیل کو مالِ زکوٰۃ کا مالک بنا دیا جائے وہ اس

مال پر قبضہ کرنے کے بعد کسی بھی کام (مسجد کی تعمیر وغیرہ) میں صرف کر دے۔

یوں زکوٰۃ ادا ہونے کے ساتھ ساتھ دونوں ثواب کے بھی حقدار ہوں

گے۔ ان شاء اللہ عز و جل۔

س: آپ نے ارشاد فرمایا، ”شرعی فقیر یا اس کے وکیل“ یہاں وکیل سے کیا مراد ہے؟

ج: اس سے مراد وہ شخص ہے جسے شرعی فقیر نے اپنی زکوٰۃ وصول کرنے کی

اجازت دی ہو یا اس نے خود اس سے اجازت لی ہو۔

س: تو کیا وکیل بھی مالِ زکوٰۃ پر قبضہ کرنے کے بعد اسے کسی بھی کام میں

صرف کرنے کا اختیار رکھتا ہے؟

ج: نہیں، البتہ اگر اسے فقیر نے اجازت دی ہو یا اس نے خود اجازت لی ہو تو

کر سکتا ہے۔

س: فقیر شرعی نے وکیل کو اپنی زکوٰۃ کسی بھی کام میں صرف کرنے کی اجازت

دی تھی یا اُس نے خود ہی لی تھی، تو کیا اس صورت میں بھی شرعی فقیر کو مال

زکوٰۃ پر قبضہ کرنا ضروری ہوگا؟

ج: جی نہیں کیونکہ وکیل کا قبضہ مُوَحِّل (یعنی وکیل کرنے والے) کا ہی قبضہ

کہلائے گا۔

س: چندہ دیتے یا حیلہ میں رقم لوٹاتے وقت دینی یا سماجی کام کیلئے کئی اختیارات

دینے کے محتاط الفاظ بتا دیجئے۔

ج: مثلاً دعوتِ اسلامی کو چندہ دیتے یا حیلہ میں رقم لوٹاتے وقت دینے والا یہ

کہے، ”یہ رقم دعوتِ اسلامی جہاں مناسب سمجھے وہاں نیک و جائز کام میں

خرچ کرے۔“

س: شرعی فقیر اپنے وکیل کو زکوٰۃ لیکر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں صرف



کرنے کے کُلّی اختیارات کس طرح دے؟

ج : وکیل کو کہنے کے مختاط الفاظ یہ ہیں، ”آپ میرے لئے جو بھی زکوٰۃ وصول

کریں اُسے دعوتِ اسلامی (یا اِٹاں فرد یا ادارہ) کو یہ کہہ کر دے دیجئے کہ یہ رقم

دعوتِ اسلامی (یا اِٹاں فرد یا ادارہ) جہاں مناسب سمجھے نیک و جائز کام میں خرچ

کرے۔“

س : چند وصول کرتے وقت کہنے کے مختاط الفاظ بھی بتا دیجئے؟

ج : زکوٰۃ، فطرہ، صدقات و اِجہ میں کُلّی اختیارات لینے کی حاجت نہیں کیوں کہ

اس میں کسی بھی مستحق کو مالک بنانا شرط ہے لوگ اگرچہ زکوٰۃ وغیرہ بظاہر

دعوتِ اسلامی کو دیتے ہیں مگر درحقیقت وہ دعوتِ اسلامی والوں کو اپنی زکوٰۃ یا

فطرہ کا ”وکیل“ بناتے ہیں۔ لہذا دعوتِ اسلامی میں اس کا شرعی حیلہ کیا جاتا

ہے جس کا طریقہ اور مختاط الفاظ بیان کئے گئے۔ صدقات و اِجہ کے علاوہ جو

چندہ دیا جاتا ہے وہ نفلی صدق کہلاتا ہے۔ چنانچہ ایسا چندہ نیز قربانی کی کھال

لیتے وقت محتاط الفاظ یہ ہیں، ”آپ اجازت دید دیجئے کہ آپ کا چندہ یا کھال  
 بیچ کر اس کی رقم دعوتِ اسلامی جہاں مناسب سمجھے وہاں نیک و جائز کام میں  
 خرچ کرے۔“ دینے والا ”ہاں“ کہہ دے یا کسی طرح بھی آپ کی بات سے  
 متفق ہو جائے تو کافی آسانی ہو جائے گی ورنہ اس کھال سے ملنے والی رقم یا  
 چندہ کو دعوتِ اسلامی کے معروف طریق کار کے مطابق ہی خرچ کرنا ہوگا، اگر  
 کسی اور نیک کام میں خرچ کر دیا تو تاوان ادا کرنا ہوگا یعنی جتنی رقم خرچ کی وہ  
 پلے سے لوٹانی پڑے گی۔ بہتر یہ ہے کہ مذکورہ جملہ رسید پر لکھ دیا جائے اور  
 جو چندہ یا کھال دے اس کو پڑھایا یا پڑھ کر سنا دیا جائے۔

س: تاوان کس طرح ادا کرنا ہوگا؟

ج: جس نے کھال یا رقم وغیرہ دی اسے دیدے یا اس کی اجازت سے خرچ کرے۔

س: اس طرح تو بہت مشکل ہو جائیگی کیونکہ چندہ وغیرہ دینے والوں کا تو پتا چلنا

اکثر دشوار ہوتا ہے، کوئی آسان حل بتلا دیجئے۔



ج : پتا نہ ہونے کی صورت میں اتنی رقم جو تاوان کی مد میں ادا کی جائے اسے انہیں کاموں میں صرف کریں جن کے لئے چندہ وغیرہ دینے والوں نے کہا تھا۔ مثلاً مسجد کے لئے چندہ لیا اور اسے مدرسہ میں خرچ کر دیا تو اب اتنی رقم اپنے پلے سے مسجد میں خرچ کی جائے۔

س : اگر کسی نے خاص مدرسہ کے نام پر چندہ دیا تو کیا وہ دعوتِ اسلامی کے دیگر مہمندی کاموں میں خرچ کر سکتے ہیں؟

ج : نہیں کر سکتے۔ اگر کیا تو تاوان دینا ہوگا۔ کیوں کہ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ جس مد (یعنی کام) کیلئے چندہ لیا اسی میں خرچ کرنا ہوگا۔ حتیٰ کہ اگر بیچ گیا تو جس نے دیا اسی کو لوٹانا ہوگا یا اس کی اجازت سے خرچ کرنا ہوگا۔

س : مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اگر کسی نے زکوٰۃ یا فطرہ بغیر حیلہ شرعی کے غیر مَصْرُفِ زکوٰۃ و فطرہ میں خرچ کر ڈالا ہو تو اس کی توبہ کا کیا طریقہ ہے؟

ج : یہاں جہالتِ عذر نہیں۔ اس نے کیوں نہیں سیکھا! اگر بالفرض کسی نے زکوٰۃ یا

فطرہ کی رقم کو بغیر حیلہ شرعی غیر مصرفِ زکوٰۃ و فطرہ میں خرچ کر ڈالا تو توبہ کیساتھ ساتھ اُس پر تاوان بھی لازم آئے گا۔ مثلاً کسی نے دعوتِ اسلامی کو زکوٰۃ دی اور رقم دار نے بغیر حیلہ کئے وہ رقم تعمیرِ مسجد یا مَدَرَس کی تنخواہ یا اسی طرح کے نیک کاموں میں صرف کردی تو اُسے پلے سے مذکورہ طریقہ کار کے مطابق تاوان ادا کرنا ہوگا اگرچہ وہ رقم لاکھوں بلکہ کروڑوں کی ہو، اس کیلئے فقط توبہ کافی نہیں۔

**س :** جس نے لاکھوں روپے کی زکوٰۃ بغیر حیلے کے غیر مصرف میں صرف کردی ہو اور اب مسئلہ معلوم ہوا ہو مگر تاوان دینے کیلئے رقم نہ ہو تو کیا کرے؟

**ج :** اگر یہ اب فقیر شرعی ہے تو اُس پر جتنا تاوان ہے اتنی زکوٰۃ دیکر اُس کو اس کا مالک بنادیا جائے اب جن جن کی زکوٰۃ کا اس نے غلط استعمال کر ڈالا تھا مذکورہ طریقہ کار کے مطابق تاوان ادا کرے۔

**س :** اگر کسی سید نے یہ بھول کی ہو تو کیا کرے کیوں کہ سید سے تو زکوٰۃ کا حیلہ بھی نہیں



کر سکتے؟

ج : اگر کسی سپد نے مثلاً زید کے ایک لاکھ روپے کی زکوٰۃ غیر مُصَرَّف میں صَرَف

کردی تو اب بطور چندہ ملی ہوئی زکوٰۃ کا کسی فقیر شرعی کو مالک بنا دیا جائے۔

فقیر شرعی قبضہ میں لینے کے بعد وہ رقم سپد صاحب کی نذر کر دیں، اب سپد

صاحب قبضہ کر لینے کے بعد اُس رقم کو تاوان کے مد میں ادا کریں اور تو بہ بھی

کریں۔

س : دعوتِ اسلامی بہت ہی بڑی تحریک ہے، ہر فرد مسائل سے واقف نہیں ہوتا،

ان معاملات کا حل کیا؟

ج : جس پر زکوٰۃ فرض ہوئی اُس پر یہ بھی فرض ہے کہ زکوٰۃ کے ضروری مسائل

سیکھے اسی طرح چندہ لینے والے پر بھی یہ فرض ہے کہ اس کے ضروری مسائل

سیکھے۔ ہر ذمہ دار کو چاہئے کہ جس کو چندہ یا قربانی کی کھالیں وصول کرنے کی

اجازت دیں اُس کی تربیت بھی کریں۔

**س :** کیا حیلہ کرتے وقت شرعی فقیر کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ واپس دے دینا، رکھ مت لینا وغیرہ؟

**ج :** نہ کہے۔ بالفرض ایسا کہہ بھی دیا تب بھی زکوٰۃ کی ادائیگی وحیلہ میں کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ صدقات و زکوٰۃ اور تحفہ دینے میں اس قسم کے شرطیہ الفاظ فاسد ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ شامی (کتاب الزکوٰۃ باب المصروف ج ۳ ص ۲۹۳ مطبوعہ ملتان) کے حوالے سے فرماتے ہیں، ”ہبہ اور صدقہ شرط فاسد سے فاسد نہیں ہوتے۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۸۰۸ ارضافاً نڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

**س :** حضور اگر حیلہ کرنے کیلئے شرعی فقیر کو زکوٰۃ دی جائے اور وہ لے کر رکھ لے تو کیا اب اس سے نیک کاموں کیلئے بجز انہیں لے سکتے؟

**ج :** نہیں لے سکتے، کیونکہ اب وہ مالک ہو چکا اور اسے اپنے مال پر اختیار



(ایضاً)

حاصل ہے۔

س: اس طرح پھر جیلہ کیسے کروایا جائے؟ اگر کسی فقیر شرعی نے لاکھوں روپے کی زکوٰۃ رکھ لی تو؟ اس کا کوئی مدنی طریقہ ارشاد فرمادیتے۔

ج: اس کا ایک بہترین طریقہ بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں، ”اس کا بے خلش طریقہ یہ ہے کہ مثلاً مال

زکوٰۃ سے بیس روپے سپد کی نذر یا مسجد میں صرف کیا چاہتا ہے کسی فقیر

عاقلاً بالغ مصروف زکوٰۃ کو کوئی کپڑا مثلاً ٹوپی یا سیر سوا سیر غلہ دکھائے کہ

یہ ہم تمہیں دیتے ہیں مگر مفت نہ دیں گے بیس روپے کو بیچیں گے، یہ

روپے تمہیں ہم اپنے پاس سے دیں گے کہ ہمارے مطالب میں واپس

کر دو، وہ خواہ مخواہ راضی ہو جائے گا، جانے گا کہ مجھے تو یہ چیز یعنی کپڑا یا

غلہ مفت ہی ہاتھ آئے گا، اب بیع شرعی کر کے بیس روپے بہ نیت زکوٰۃ

اسے دے، جب وہ قابض ہو جائے اپنے مطالبہ شمن (یعنی اب وہ قیمت

جو خرید و فروخت کے وقت طے ہوئی تھی، فقیر سے اپنے مطالبہ میں) لے لے،  
 اوّل تو وہ خود ہی دے دے گا کہ سرے سے اسے ان روپوں کے اپنے  
 پاس رہنے کی اُمید ہی نہ تھی کہ وہ گریہ سے جاتا سمجھے، اسے تو صرف اس  
 کپڑے یا غلے کی اُمید تھی وہ حاصل ہے تو انکار نہ کرے گا اور کرے بھی تو  
 یہ جبراً چھین لے کہ وہ اس قدر اس کا مَدُّ یُون (یعنی مقروض) ہے اور دائن  
 (یعنی قرض دینے والا) جب اپنے دین (قرض) کی چٹس سے مالِ مَدُّ یُون  
 پائے تو بالِ اِتِّفاق بے اس کی رضا مندی کے لے سکتا ہے، اب یہ روپے  
 لے کر بطورِ خودِ نذرِ سپد یا پنائے مسجد میں صرف کر دے کہ دونوں مرادیں  
 حاصل ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۰۸ ارضافاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

س: برائے مہربانی بیان کردہ طریقہ آسان الفاظ میں بتا دیجئے:

ج: فیضانِ رضا سے عرض کرنے کی سعی کرتا ہوں، زید عاقل و بالغ جو کہ فقیر  
 شرعی ہے اس سے ایک لاکھ روپے زکوٰۃ کا جیلہ کروانا ہے مگر خدشہ ہے کہ



یہ رقم رکھ لے گا تو اُس کو مثلاً ایک قلم دکھا کر ایک لاکھ روپے میں ادھار بیچ دیجئے اور وہ قلم پر قبضہ کر لے اس طرح وہ آپ کے ایک لاکھ روپے کا مقرض ہو گیا، اب اُس کو ایک لاکھ روپے زکوٰۃ کا مالک بنا دیجئے اس کے بعد اُس سے ایک لاکھ روپے قرضہ کا مطالبہ کیجئے۔ بالفرض وہ نہ بھی دے تو چھین کر بھی لے سکتے ہیں۔

**س :** حیلہ کرنے کیلئے فقیر شرعی نہ ملے تو کیا کسی صاحبِ نصاب کو فقیر شرعی بنانے کا بھی کوئی حیلہ ہے؟

**ج :** جی ہاں، بہت آسان طریقہ ہے۔ مثلاً زید عاقل و بالغ کے پاس حاجتِ اَصْلَیّہ سے زائد 50000 پاکستانی روپے ہیں اور یوں وہ صاحبِ نصاب ہے۔ اس کو اتنا قرضدار بنا دیجئے کہ وہ صاحبِ نصاب نہ رہے مثلاً اُس کو ایک عطر کی شیشی ایک لاکھ روپے میں بیچ دیجئے وہ شیشی پر قبضہ کر لینے کے بعد فقیر شرعی ہو گیا کیوں کہ اگر وہ اپنے پاس موجود ساری رقم بھی

دے دے تب بھی 50000 کا مقروض رہے گا۔ اب اس کو ایک ساتھ جتنی بھی زکوٰۃ کی رقم مثلاً پچاس لاکھ روپے دے دیجئے وہ قبضہ کرنے کے بعد چاہے تو اس میں سے قرضہ بھی ادا کر دے اور بقیہ رقم بھی کسی کام میں صرف کرنے کیلئے دیدے۔ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ مثلاً وہ ساری ہی رقم مسجد بنانے کیلئے دیدے اور پھر آپ چاہیں تو اس کا قرضہ مُعاف کر دیجئے بلکہ اُس کے زکوٰۃ کی رقم پر قبضہ کرتے ہی آپ نے اپنا قرضہ مُعاف کر دیا تب بھی خرچ نہیں۔ یہ یاد رہے کہ قرض کی ادائیگی یا مُعافی کی صورت میں زید مذکور اگرچہ حیلہ کی رقم لوٹا چکا ہو غنی یعنی صاحب نصاب رہے گا۔ کیوں کہ قرض کی ادائیگی یا مُعافی کی صورت میں اس کے پاس حاجتِ اصلیہ سے زائد 50000 روپے پہلے کے موجود ہیں۔ اگر اُس کے ساتھ مزید حیلے کرنے ہوں تو اس کو مقروض ہی رہنے دیجئے یا بار بار مقروض بناتے رہئے۔



س: کیا چیک کے ذریعے حیلہ ہو سکتا ہے؟

ج: جی نہیں۔ چیک کے ذریعے زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔

س: بینک سے بڑی رقم نکلوانے اور پھر شرعی فقیر کے قبضہ میں دینے پھر اس

سے لے کر دوبارہ بینک میں جمع کروانے میں خرچ ہوتا ہے کوئی آسان حل ارشاد فرمادیجئے۔

ج: شرعی فقیر اپنے نام سے بینک میں اتنی رقم کا اکاؤنٹ کھلوا لے کہ وہ شرعی

فقیر ہی رہے پھر جتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں اسے دینی ہے اسے بتا کر اس

کے اکاؤنٹ میں جمع کروادی جائے۔ جب وہ رقم اس کے اکاؤنٹ میں

جمع ہوگئی تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اب وہ کسی بھی نیک یا جائز کام میں صرف

کرنے کے لئے کسی کو اختیار دیدے۔ اس کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی۔

فرمانِ مصطفیٰ: **صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم** ”جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا

نہیں کرتا میں اس کے لئے اعلیٰ جنت میں گھر کا ضامن ہوں۔“

(سنن ابی داؤد ج ۴ ص ۱۳۳۲ حدیث ۴۸۰۰)

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

## بچے کو مسجد میں لانے کی حدیث میں ممانعت ہے

سلطانِ مدینہ، قمرِ اقلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا

فرمانِ باقرینہ ہے، مسجدوں کو بچوں اور پاگلوں اور خرید و فروخت اور جھگڑے اور آواز بلند

کرنے اور خُرد و قائم کرنے اور تلواریں پھینچنے سے بچاؤ۔ (ابنِ ماجہ ج ۱ ص ۱۵، حدیث ۷۵۰)

ایسا بچہ جس سے نجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) کا خطرہ ہو اور

پاگل کو مسجد کے اندر لے جانا حرام ہے اگر نجاست کا خطرہ نہ

ہو تو مکروہ۔ جو لوگ جو تیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں ان کو اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ اگر

نجاست لگی ہو تو صاف کر لیں اور جوتا پہنے مسجد میں چلے جانا بے ادبی ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۹۲)

مسجد میں بچہ یا پاگل (یا بے ہوش یا جس پر جن آیا ہو) اس کو مسجد میں دم کروانے کیلئے بھی لانے

کی شریعت میں اجازت نہیں۔ بچہ کو اچھی طرح کپڑے میں لپیٹ کر بھی نہیں لاسکتے اگر آپ بچہ وغیرہ

کو مسجد میں لانے کی بھول کر چکے ہیں تو برائے کرم! فوراً توبہ کر کے آئندہ نہ لانے کا

عہد کیجئے۔ (جو ایسے وقت پرچہ پڑھے کہ بچہ اُس کے ساتھ ہے تو درخواست ہے کہ فوراً بچہ کو مسجد

سے باہر لے جائے اور توبہ بھی کرے ہاں فائے مسجد میں بچہ کو لاسکتے ہیں جبکہ مسجد کے اندر سے نہ





# نماز جنازہ کا طریقہ



- |     |   |     |                                   |
|-----|---|-----|-----------------------------------|
| 385 | عائبات نماز جنازہ                           | 371 | ولی کے جنازہ میں شرکت کی برکت     |
| 387 | پاگل یا خودکشی والے کا جنازہ                | 376 | قبر میں پہلا تحفہ                 |
| 388 | جنازہ کو کندھا دینے کا ثواب                 | 377 | جنتی کا جنازہ                     |
| 389 | بچہ کا جنازہ اٹھانے کا طریقہ                | 378 | أحد پہاڑ جتنا ثواب                |
| 390 | کیا شوہر بیوی کے جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے؟ | 379 | میت کے نہلانے وغیرہ کی فضیلت      |
| 391 | غیر مسلم کا جنازہ                           | 383 | بالغ مرد و عورت کے جنازہ کے دُعاء |

وَرَقِ اللّٰہِ---

# نماز جنازہ کا طریقہ (حقیقی)

اس رسالے میں۔۔۔۔

☆ حکایات۔۔۔

☆ جنازہ کی دعائیں۔۔۔

☆ جنتی کا جنازہ۔۔۔

☆ خودکشی والے کا جنازہ۔۔۔

☆ غائبانہ نماز جنازہ۔۔۔

☆ بچہ کا جنازہ اٹھانے کا طریقہ۔۔۔

☆ کافر کی جنازہ۔۔۔

ورق الیئے۔۔۔۔



## مُتَوَجِّہ ہوں

جنازہ کے انتظار میں جہاں لوگ  
جَمْع ہوں وہاں اِس رسالہ سے  
دَرَس دیکر خوب ثواب کمائیے۔ نیز  
اپنے مَرَحُومین کے ایصالِ ثواب  
کیلئے ایسے موقع پر جنازہ کے  
جُلوس میں یا تعزیت کیلئے جَمْع  
ہونے والوں میں یہ رسالے تقسیم  
فرمائیے۔

ہدیۃ ملکہ کا پتا : مکتبۃ المدینہ ، فیضانِ مدینہ باب المدینہ  
مکرمہ -

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى بَيْتِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شیطان لاکھ روکے یہ رسالہ (۲۴ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے ،  
ان شاء اللہ عزوجل اس کے فوائد خود ہی دیکھ لیں گے۔

## نماز جنازہ کا طریقہ (غز)

### دُرود شریف کی فضیلت

نبیوں کے سلطان ، رحمتِ عالمیان ، سردارِ دو جہان محبوبِ رحمن  
عزوجل وصلى الله تعالى عليه وآله وسلم کا فرمانِ برکت نشان ہے ، ”جو مجھ پر ایک بار دُرود  
شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ایک قیراطِ اجر لکھتا ہے اور قیراطِ احد  
پہاڑ جتنا ہے۔ (مُصَنَّف عبد الرزاق ج ۱ ص ۵۱ حدیث ۱۵۳ دار الکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## ولی کے جنازہ میں شرکت کی برکت

ایک شخص حضرت سید نائیری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازہ میں شریک

ہوا۔ رات کو خواب میں حضرت سید نائیری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت ہوئی تو

پوچھا، مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ

فرمایا؟ جواب دیا، اللہ عزوجل نے میری اور میرے جنازے میں شریک

ہو کر نماز جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت فرمادی۔ اُس نے عرض کی، یا سیدی! میں

نے بھی آپ کے جنازے میں شریک ہو کر نماز جنازہ پڑھی تھی۔ تو آپ نے ایک

فہرِس نکالی مگر اُس شخص کا نام شامل نہ تھا، جب غور سے دیکھا تو اُس کا نام حافیہ پر

(شرح الصدور ص ۲۷۹ دارالکتاب العربی بیروت)

موجود تھا۔

## عقیدت مندوں کی بھی مغفرت

حضرت سید ناشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کو انتقال کے بعد قاسم بن

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مُنَیَّہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا، اللہ عزوجل نے مجھے بخش دیا اور ارشاد فرمایا، اے بشر! تم کو بلکہ تمہارے جنازے میں جو جو شریک ہوئے ان کو بھی میں نے بخش دیا۔ تو میں نے عرض کی، یا رب عزوجل مجھ سے مَحَبَّت کرنے والوں کو بھی بخش دے۔ تو اللہ عزوجل کی رحمت مزید جوش پر آئی، اور فرمایا، قیامت تک جو تم سے مَحَبَّت کریں گے اُن سب کو بھی میں نے بخش دیا۔ (شرح الصدور ص ۲۷۵ دار لکتاب العربی بیروت)

اعمال نہ دیکھے یہ دیکھا، ہے میرے ولی کے در کا گدا  
خالق نے مجھے یوں بخش دیا، سَجْنُ اللّٰهِ سَجْنُ اللّٰهِ  
عزوجل عزوجل عزوجل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں سے نسبت باعث سعادت، ان

کا ذکرِ خیر باعث نِوَلِ رحمت، ان کی صحبت دُجہاں کیلئے بابرکت، ان کے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر س مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورہ شمس نازل فرماتا ہے۔

مزارات کی زیارت تریاقِ امراضِ معصیت اور ان کی عقیدت ذریعہ نجات

آخرت ہے۔ الحمد للہ عزوجل ہمیں بھی اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی سے

عقیدت اور ولی کامل حضرت سیدنا بشر حافی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْکافی سے مَحَبَّت ہے

مزوجہ

یا اللہ! ان کے صَدَقے ہماری بھی مغفرت فرما۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

علیہ رحمۃ اللہ الطافی

بشر حافی سے ہمیں تو پیار ہے

مزوجہ

ان شاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے

## کفن چور

ایک عورت کی نماز جنازہ میں ایک کفن چور بھی شامل ہو گیا اور

قبرستان ساتھ جا کر اُس نے قبر کا پتا محفوظ کر لیا۔ جب رات ہوئی تو اس نے

مزوجہ

کفن چرانے کیلئے قبر کھود ڈالی۔ یکا یک مرحومہ بول اُٹھی، سُبْحَانَ اللہ! ایک

فرمانِ مصطفیٰ: "مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَمُتْ لَمْ يَلِدْ" تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور و زور نہ دو تمہارا زور و مجھ تک پہنچتا ہے۔

مغفور (یعنی بخشش کا حقدار) شخص مغفورہ (یعنی بخشی ہوئی) عورت کا کفن پُر اتا ہے! سن، اللہ تعالیٰ نے میری بھی مغفرت کر دی اور اُن تمام لوگوں کی بھی جنہوں نے میرے جنازے کی نماز پڑھی اور تو بھی اُن میں شریک تھا۔ یہ سن کر اُس نے فوراً قبر پر مٹی ڈال دی اور سچے دل سے تائب ہو گیا۔

(شرح الصدور ص ۲۰۱ دارالکتاب العربی بیروت)

## شُرکائے جنازہ کی بخشش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نیک بندوں کی نماز جنازہ میں حاضری کس قدر سعادت مندی کی بات ہے۔ جب بھی موقع ملے بلکہ موقع نکال کر مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت کرتے رہنا چاہئے، ہو سکتا ہے کسی نیک بندہ کے جنازے میں شمولیت ہمارے لئے سامانِ مغفرت بن جائے۔ خدائے رحمن عزوجل کی رحمت پر قربان کہ جب وہ کسی مرنے والے کی مغفرت فرما دیتا ہے



فروغان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر اس مرتبہ کاودس مرتبہ تمام درود پاک پڑھا اے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

تو اُس کے جنازہ کا ساتھ دینے والوں کو بھی بخش دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”بندۂ مؤمن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزایہ دی جائے گی کہ اس کے تمام شرکائے جنازہ کی بخشش کر دی جائیگی۔“

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۷ ص ۷ حدیث ۹۲۵۸ دار الکتب العلمیہ بیروت)

## قبر میں پہلا تحفہ

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، مومن جب قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کو سب سے پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(کنز العمال ج ۱۵ ص ۵۹۵)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زورِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

## جنتی کا جنازہ

میٹھے میٹھے آقا مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عاقبتِ نشان ہے، جب کوئی جنتی **فحْضِ** فوت ہو جاتا ہے، تو اللہ عز و جل حیا فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو عذاب دے جو اس کا جنازہ لیکر چلے اور جو اس کے پیچھے چلے اور جنہوں نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ (الفردوس بما نور الخطاب ج ۱ ص ۲۸۲ حدیث ۱۱۰۸)

## جنازہ کا ساتھ دینے کا ثواب

حضرت سیدِ ناداؤ دعلیٰ نیناؤ غلبہ الصلوٰۃ والسلام بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے ہیں، یا اللہ! جس نے **مَحْضِ** تیری رضا کے لئے جنازہ کا ساتھ دیا، اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس دن وہ مرے گا تو فرشتے اُس کے جنازے کے ہمراہ چلیں گے اور میں اس کی **مَغْفِرَت** کروں گا۔

(شرحُ الصُّدُور ص ۱۰۱ دار لکتاب العربی بیروت)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے کہ آپ صلوٰۃ کی ہر رکعت میں دو رکعتوں کی طرح پڑھیں گے۔

## اُحد پہاڑ جتنا ثواب

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص (ایمان کا تقاضا سمجھ کر اور کھولِ ثواب کی نیت سے) اپنے گھر سے جنازہ کے ساتھ چلے، نمازِ جنازہ پڑھے اور دفن تک جنازہ کے ساتھ رہے اُس کے لیے دو قیراطِ ثواب ہے جس میں سے ہر قیراطِ اُحد (پہاڑ) کے برابر ہے اور جو شخص صرف جنازہ کی نماز پڑھ کر واپس آجائے (اور تدفین میں شریک نہ ہو تو) تو اس کے لیے ایک قیراطِ ثواب ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۰۷ طبعہ افغانستان)

## نمازِ جنازہ باعثِ عبرت ہے

حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے، مجھ سے سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) پر کثرت سے زرد پاک پڑھو، تک تہاراٹھ پر زرد پاک پڑھو، تہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

قبروں کی زیارت کرو تا کہ آخرت کی یاد آئے اور مردہ کو نہلاؤ کہ فانی جسم (یعنی مردہ جسم) کا چھونا بہت بڑی نصیحت ہے اور نماز جنازہ پڑھو تا کہ یہ تمہیں غمگین کرے کیوں کہ غمگین انسان اللہ عز و جل کے سائے میں ہوتا ہے اور نیکی کا کام کرتا ہے۔

(المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۱۱ حدیث ۷۱۴۳۵ دار المعرفۃ بیروت)

## میت کو نہلانے وغیرہ کی فضیلت

حضرت مولائے کائنات، سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کہ سلطانِ دو جہان شہنشاہ کون و مکان، رحمۃ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی میت کو نہلائے، کفن پہنائے، خوشبو لگائے، جنازہ اٹھائے، نماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۰۱ حدیث ۱۴۶۲ دار الکتب العلمیہ بیروت)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ نازل ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اور لکھنا ایک قیراط واحد پر نازل ہوتا ہے۔

## جنازہ دیکھ کر کہئے

حضرت سیدنا مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بعد وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ کہا، ایک کلمہ کی وجہ سے بخش دیا جو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنازہ کو دیکھ کر کہا کرتے تھے؛ سُبْحَنَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ یعنی وہ ذات پاک ہے جو زندہ ہے اُسے کبھی موت نہیں آئے گی لہذا میں بھی جنازہ دیکھ کر یہی کہا کرتا تھا اس کلمہ (کہنے) کے سبب اللہ عزوجل نے مجھے بخش دیا۔

(مُلَخَّصًا حَيَاءُ الْعُلُومِ ج ۵ ص ۲۶۶ دار صادر بیروت)

## نماز جنازہ فرضِ کفایہ ہے

نماز جنازہ فرضِ کفایہ ہے یعنی کوئی ایک بھی ادا کر لے تو سب بری

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

الذمّہ ہو گئے ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے وہ سب گنہگار ہوں گے (فتاویٰ تاتار عانیہ ج ۲ ص ۱۵۳) اس کے لئے جماعت شرط نہیں، ایک شخص بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو گیا (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۲) اس کی فرضیت کا انکار کفر ہے۔

(فتاویٰ تاتار عانیہ ج ۲ ص ۱۵۴)

## نماز جنازہ میں دو رکن اور تین سنتیں ہیں

دو رکن یہ ہیں: (۱) چار بار اللہ اکبر کہنا (۲) قیام۔ اس میں تین سنتیں  
مؤکدہ یہ ہیں: (۱) ثناء (۲) دُرود شریف (۳) میت کیلئے دعاء۔

(فردِ مختار مع رد المحتار ج ۳ ص ۱۲۴)

## نماز جنازہ کا طریقہ (خفی)

مقدمہ اس طرح نیت کرے: ”میں نیت کرتا ہوں اس جنازہ کی نماز کی



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم نہ سلیں (نہیں سلام) پر زور پاک پڑھو تو تجھ پر بھی پڑھے گا۔ میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

واسطے اللہ عزوجل کے دُعا اس میت کیلئے، پیچھے اس امام کے (نساوی تاتارخانیہ ج

۲ ص ۱۰۳) اب امام و مقتدی پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور ”اللہ اکبر“ کہتے

ہوئے فوراً حسب معمول ناف کے نیچے باندھ لیں اور کھٹا پڑھیں۔ اس میں ”

وَتَعَالَى جَدُّكَ كَعْدَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا إِلَهَ

غَيْرُكَ پڑھیں، پھر بغیر ہاتھ اٹھائے ”اللہ اکبر“ کہیں پھر دُروود

ابراہیم پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے ”اللہ اکبر“ کہیں اور دُعا پڑھیں (امام

تکبیریں بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ۔ باقی تمام اذکار امام و مقتدی سب آہستہ

پڑھیں) دُعا کے بعد پھر ”اللہ اکبر“ کہیں اور ہاتھ لٹکا دیں پھر دونوں طرف

سلام پھیر دیں۔

(حاشیۃ الطحطاوی ص ۵۸۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا صَلِّی اللہ تعالیٰ علیٰ مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ و روزِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

# بالغ مرد و عورت کے جنازہ کی دُعاء

اللّٰہی بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا

ہر فوت شدہ کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور

وَسَآئِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا

ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو

وَكَبِيْرِنَا وَذَكِرْنَا وَاُنْشَاہُ

اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور

اَللّٰهُمَّ مِّنْ اَحْيَيْتِهٖ مَنَا

ہماری ہر عورت کو۔ الٰہی تو ہم میں سے جس کو

فَآحِيْہِ عَلٰی الْاِسْلَامِ

زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم

وَمَنْ تَوَفَّيْتِهٖ مَنَا فَاَتُوْكَہُ

میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر

عَلٰی الْاِيْمَانِ

موت دے۔



مرحوم مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ کھجور (سوارِ زرد پاک چٹا) اس کے دوسو سال کے گناہ عاف ہوں گے۔

## نابالغ لڑکے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا

وَاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَ

دُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا

شَافِعًا وَ مُشَفَّعًا

عزوجل  
الہی اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ

کر سامان کر نیوالا بنادے اور اس کو ہمارے

لئے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنیوالا

بنادے اور اس کو ہماری سفارش کر نیوالا بنا

دے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

## نابالغ لڑکی کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا

وَاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَ

دُخْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا

شَافِعَةً وَ مُشَفَّعَةً

عزوجل  
الہی اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر

سامان کر نیوالی بنادے اور اس کو ہمارے لئے

اجر (کی موجب) اور وقت پر کام آنیوالی بنا

دے اور اس کو ہمارے لئے سفارش کر نیوالی

بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۶، فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۴)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زورِ پاک نہ پڑھے۔

## جوتے پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھنا

جوتا پہن کر اگر نمازِ جنازہ پڑھیں تو جوتے اور زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے اور جوتا اتار کر اُس پر کھڑے ہو کر پڑھیں تو جوتے کے تلے اور زمین کا پاک ہونا ضروری نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

”اگر وہ جگہ پیشاب وغیرہ سے ناپاک تھی یا جن کے جوتوں کے تلے ناپاک تھے اور اس حالت میں جوتا پہنے ہوئے نماز پڑھی ان کی نماز نہ ہوئی، احتیاط یہی ہے کہ جوتا اتار کر اُس پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی جائے کہ زمین یا آٹا اگر ناپاک ہو تو نماز میں خلل نہ آئے۔“

(فتاویٰ رضویہ معرجه ج ۹ ص ۱۸۸)

## غائبانہ نمازِ جنازہ

میت کا سامنے ہونا ضروری ہے، غائبانہ نمازِ جنازہ نہیں ہو سکتی۔

(درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۱۲۳) مُستَحَب یہ ہے کہ امام میت کے سینے کے سامنے کھڑا ہو۔

(مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی ص ۵۸۳)



ترجمہ: (سبحانہ تعالیٰ اے اللہ) جس کے پاس ہر اذکار ہو اور وہ مجھ پر اُزاد و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنویں ترین شخص ہے۔

## چند جنازوں کی اکٹھی نماز کا طریقہ

چند جنازے ایک ساتھ بھی پڑھے جاسکتے ہیں اس میں اختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے سامنے ہو یا قطار بند۔ یعنی ایک کے پاؤں کی سیدھ میں دوسرے کا سر ہانا اور دوسرے کے پاؤں کی سیدھ میں تیسرے کا سر ہانا و علیٰ ہذا القیاس (یعنی اسی پر قیاس کیجئے)

(بہار شریعت حصہ ۴ ص ۱۵۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

## جنازہ میں کتنی صفیں ہوں؟

بہتر یہ ہے کہ جنازے میں تین<sup>۳</sup> صفیں ہوں کہ حدیث پاک میں ہے، جسکی نماز (جنازہ) تین<sup>۳</sup> صفوں نے پڑھی اُس کی مغفرت ہو جائیگی (جامع ترمذی ج ۱ ص ۲۲) اگر کل سات ہی آدمی ہوں تو ایک امام بن جائے اب پہلی صف میں تین<sup>۳</sup> کھڑے ہو جائیں دوسری میں دو اور تیسری میں ایک (غنیۃ المستملی ص ۵۴۱) جنازے میں کچھلی صف تمام صفوں سے افضل ہے۔

(دُرِّمُخْتَار مَعَهُ رَدُّالْمُخْتَار ج ۳ ص ۱۳۱)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہنم کی۔

## جنازے کی پوری جماعت نہ ملے تو؟

**مَسْبُوق** (یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہو گئیں وہ) اپنی باقی تکبیریں امام

کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اُنڈیشہ ہو کہ دُعاء وغیرہ پڑھے گا تو پوری

کرنے سے قبل لوگ جنازے کو کندھے تک اٹھالیں گے تو صرف تکبیریں کہہ

لے دُعاء وغیرہ چھوڑ دے (غنیۃ المستملی ص ۵۳۷) چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا

وہ (جب تک امام نے سلام نہیں پھیرا) شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین

بار ”اللہ اکبر“ کہے (درمختار منہ رد المحتار ج ۳ ص ۱۳۶) پھر سلام پھیر دے۔

## پاگل یا خود کُشی والے کا جنازہ

جو پیدائشی پاگل ہو یا بالغ ہونے سے پہلے پاگل ہو گیا ہو اور اسی پاگل

پن میں موت واقع ہوئی تو اُس کی نماز جنازہ میں نابالغ کی دُعا پڑھیں گے (ماخوذ

از حاشیۃ الطحاوی ص ۵۸۷) جس نے خودکشی کی اُس کی نماز جنازہ پڑھی جائے

گی۔ (درمختار ج ۳ ص ۱۰۸)



عمر بن حفصہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس سلم، جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زور پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

## مردہ بچے کے احکام

مسلمان کا بچہ زندہ پیدا ہوا یعنی اکثر حصہ باہر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر مر گیا تو اُس کو غسل و کفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھیں گے، ورنہ اُسے ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے۔ اس کیلئے سنت کے مطابق غسل و کفن نہیں ہے اور نماز بھی اس کی نہیں پڑھی جائے گی۔ سر کی طرف سے اکثر کی مقدار سر سے لیکر سینے تک ہے۔ لہذا اگر اس کا سر باہر ہوا تھا اور چیختا تھا مگر سینے تک نکلنے سے پہلے ہی فوت ہو گیا تو اس کی نماز نہیں پڑھیں گے۔ پاؤں کی جانب سے اکثر کی مقدار کمر تک ہے۔ بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ یا کچا گر گیا اس کا نام رکھا جائے اور وہ قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ (ذم مختار رد المحتار ج ۳ ص ۱۵۲)

## جنازہ کو کندھا دینے کا ثواب

حدیث پاک میں ہے، جو جنازے کو بچا لیس قدم لیکر چلے اُسکے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے (الطبرانی فی الاوسط ج ۴ ص ۲۶۰ حدیث ۵۹۲۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت)۔ نیز حدیث شریف میں ہے، جو جنازے کے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ عزَّ وَّجلَّ اُس کی حَتْمی (یعنی مُسْتَقِل) مغفرت فرما دے گا۔  
(المجوہرۃ النيرة ج ۱ ص ۱۲۹)

## جنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ

جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے (فاتا حالبہ ج ۲ ص ۱۵۰) سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ (ایضاً) پوری سنت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سر ہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سر ہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۶۰۴) بعض لوگ جنازے کے جلوس میں اعلان کرتے رتے ہیں، دُود و قدم چلو! ان کو چاہئے کہ اس طرح اعلان کیا کریں ”ہر پائے کو کندھے پر لئے دس دس قدم چلئے۔“

## بچہ کا جنازہ اٹھانے کا طریقہ

چھوٹے بچے کے جنازے کو اگر ایک شخص ہاتھ پر اٹھا کر لے چلے تو





فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## کافر کا جنازہ

مرتبہ یا کافر کی نمازِ جنازہ اور جلوسِ جنازہ میں جائز و کارِ ثواب سمجھ کر شریک ہونا کفر ہے۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اگر اس اعتقاد سے جائے گا کہ اس کا جنازہ شرکت کے لائق ہے تو کافر ہو جائے گا۔ اور اگر یہ نہیں تو حرام ہے۔ حدیث میں فرمایا، اگر کافر کا جنازہ آتا ہو تو ہٹ کر چلنا چاہئے کہ شیطان آگے آگے کا فُعلہ ہاتھ میں لئے اُٹھتا ہو دتا خوش ہوتا ہوا چلتا ہے کہ میری محنت ایک آدمی پر وُصول ہوئی۔

(ملفوظات حصہ چہارم ص ۳۵۹ حوالہ ایضاً کمپنی مرکز الالہیاء لاہور)

## نکاح ٹوٹ گیا!

دنیاوی طمع سے کسی مرتبہ یا کافر کی نمازِ جنازہ پڑھنا حرامِ قطعی اور شدید حرام ہے اور دینی طور پر اسے کارِ ثواب اور مرتبہ یا کافر کو نمازِ جنازہ اور دعائے



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے مجھ پر اس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

مغفرت کا مستحق جان کر ایسا کیا تو یہ خود مسلمان نہ رہا اس کا نکاح بھی ٹوٹ گیا، اسے تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنا چاہیے۔

(ملخص از فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۷۳) رضا فاؤنڈیشن مرکز اولیاء لاہور

اللہ تبارک و تعالیٰ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ کی آیت نمبر ۸۴ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ  
مَّا تَابَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ  
قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ  
وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ  
فٰسِقُوْنَ ۝۸۴

ترجمہ کنزالایمان: "اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق (کفر) ہی میں مر گئے۔

(ب ۱۰، التوبة: ۸۴)

صدر الافاضل حضرت علامہ مولینا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ

الحادی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: "اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافر کی قبر پر دفن و زیارت کے لیے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے۔"

(خزان العرفان ص ۳۲۱ رضا اکیڈمی ممبئی)

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مردار مکہ مکرمہ

## گفّار کی عیادت مت کرو

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مردار مکہ مکرمہ

سراکارِ مدینہ منورہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر وہ بیمار پڑیں تو

پوچھنے نہ جاؤ، مرنے والے میں حاضر نہ ہو۔ (مسند ابن ماجہ حدیث ۹۲ ج ۱ ص ۷۰)



طالب غفرلہ  
بقیہ  
مغفرت

خاموشی، بغیر  
سلطنت کت  
ہیبت ہے۔

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلاد وغیرہ

میں مکتبہ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ

نیت ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول

بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلہ کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے

بدل بدل کر سٹوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد



## ۷۸۶ بالغ کی نماز جنازہ سے قبل یہ اعلان کیجئے ۹۲

مرحوم کے عزیز و احباب توجہ فرمائیں۔ مرحوم نے اگر زندگی میں کبھی آپ کی دل آزاری یا حق تلفی کی ہو تو ان کو معاف کر دیجئے، ان شاء اللہ عزوجل مرحوم کا بھی بھلا ہوگا اور آپ کو بھی ثواب ملیگا۔ اگر کوئی لیں دین کا معاملہ ہو تو مرحوم کے وارثوں سے مشورہ کیجئے۔ نماز جنازہ کی نیت اور اس کا طریقہ بھی سن لیجئے۔ ”میں نیت کرتا ہوں اس جنازہ کی نماز کی، واسطے اللہ عزوجل کے، دعا اس میت کیلئے پیچھے اس امام کے۔“ اگر یہ الفاظ یاد نہ رہیں تو کوئی خرچ نہیں، آپ کے دل میں یہ نیت ہونی ضروری ہے کہ ”میں اس میت کی نماز جنازہ پڑھ رہا ہوں“ جب امام صاحب اللہ اکبر کہیں تو کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے فوراً حسب معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ٹٹا پڑھئے۔ دوسری بار امام صاحب اللہ اکبر کہیں تو آپ بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہئے پھر نماز والا دُرود ابراہیم پڑھئے۔ تیسری بار امام صاحب اللہ اکبر کہیں تو آپ بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہئے اور بالغ کے جنازہ کی دعا پڑھئے (اگر نابالغ یا نابالغہ ہے تو اس کی دعا پڑھنے کا اعلان کرنا ہے) جب چوتھی بار امام صاحب اللہ اکبر کہیں تو آپ اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھوں کو کھول کر لڑکا دیجئے اور امام صاحب کے ساتھ قاعدے کے مطابق سلام پھیر دیجئے۔

# فیضانِ جمعہ



- |     |  |     |                          |
|-----|--|-----|--------------------------|
| 415 | مرحوم والدین کو ہر جمعہ اعمال پیش ہوتے ہیں | 400 | جمعہ کے معنی             |
| 417 | دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب               | 402 | شفاداخل ہوتی ہے          |
| 419 | رُوحیں جمع ہوتی ہیں                        | 403 | دس دن تک نکلاؤں سے حفاظت |
| 426 | غسلِ جمعہ کا وقت                           | 406 | غریبوں کا حج             |
| 428 | پُپ چاپ ٹھہر سنا فرض ہے                    | 411 | قبولیت کی گھڑی کون سی؟   |
| 430 | پہلی اذان ہوتے ہیں کاروبار بھی ناجائز      | 414 | 200 سال کی عبادت کا ثواب |

ورق الہی



قُلْ مَدِينَتِي

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

بسم

# فیضانِ محمدؐ

اس رسالے میں۔۔۔۔

200 سال کی عبادت کا ثواب۔۔

دس دن تک بلاؤں سے حفاظت۔

غریبوں کا حج۔۔۔

غسل جمعہ کا وقت۔

پہلی اذان ہوتے ہی کاروبار ناجائز

روحیں جمع ہوتی ہیں۔۔

دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب۔۔

ورق الیئے۔۔۔۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِالنَّبِيِّ الْكَرِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شیطان سُستی دلائے گا مگر آپ یہ رسالہ  
(۴۱ صفحات) پورا پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔

## فیضانِ جمعہ

### جمعہ کو دُرود شریف پڑھنے کی فضیلت

نبیوں کے سلطان، رَحْمَتِ عالمیان، سردارِ دو جہان محبوبِ رَحْمَن غَزْوِ جَلَّ  
وَسَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بَرَکَتِ نشان ہے، ”جس نے مجھ پر روزِ جُمُعہ دو  
سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعَاف ہوں گے۔“

(کنز العمال ج ۱ ص ۲۵۶ حدیث ۲۲۳۸ طبعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: (سَلِّ اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ**

نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے صدقے ہمیں جُمُعۃ المبارک

کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ افسوس! ہم ناقد رے جُمُعہ شریف کو بھی عام دنوں

کی طرح غفلت میں گزار دیتے ہیں حالانکہ جُمُعہ یومِ عید ہے، جُمُعہ سب

دنوں کا سردار ہے، جُمُعہ کے روز جہنم کی آگ نہیں سلگائی جاتی، جُمُعہ کی

رات دوزخ کے دروازے نہیں کھلتے، جُمُعہ کو بروزِ قیامت دُہن کی طرح اٹھایا

جائیگا، جُمُعہ کے روز مرنے والا خوش نصیب مسلمان شہید کا رتبہ پاتا اور عذاب

قبر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ

الہان کے فرمان کے مطابق، ”جُمُعہ کو حج ہو تو اس کا ثواب ستر حج کے برابر

ہے، جُمُعہ کی ایک نیکی کا ثواب ستر گنا ہے (ملخصاً مراجع ۲ ص ۳۳۲، ۳۳۵)

(چونکہ اس کا شرف بہت زیادہ ہے لہذا) جُمُعہ کے روز گناہ کا عذاب

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک روزہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

(ایضاً ص ۲۳۶)

(بھی) ستر گنا ہے۔

جُمُعَةُ الْمُبَارَك کے فضائل کے تو کیا کہنے۔ اللہ عز و جل نے جُمُعَةُ

کے نام کی ایک پوری سورت، سورَةُ الْجُمُعَةِ نازل فرمائی ہے جو کہ قرآنِ کریم

کے ۲۸ ویں پارے میں جگمگا رہی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سورَةُ الْجُمُعَةِ کی

آیت نمبر ۹ میں ارشاد فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ

لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا

الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝۹

جانو۔

(پ ۲۸ الجُمُعہ ۹)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ستر تیرہ روز پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

## آقائے پہلا جمعہ کب ادا فرمایا

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ

رحمۃ اللہ الخادی فرماتے ہیں، حضورِ اکرم، نورِ مجسم شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ شریف لائے تو 12 ربیع الاول روزِ دوشنبہ (یعنی

پیر شریف) کو چاشت کے وقت مقامِ قباء میں اقامت فرمائی۔ دوشنبہ (پیر شریف)

سہ شنبہ (منگل) چہار شنبہ (بدھ) پنج شنبہ (جمعرات) یہاں قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد

رکھی۔ روزِ جمعہ مدینہ طیبہ کا عزم فرمایا، بنی سالم ابنِ عوف کے بطنِ وادی

میں جمعہ کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجد بنایا۔ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ

مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں جمعہ ادا فرمایا اور خطبہ فرمایا۔

(خزائنُ العرفان ص ۶۶۷ لاہور)

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ آج بھی اُس جگہ پر شاندار مسجدِ جمعہ قائم

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

ہے اور زائرینِ ہُصولِ بَرکت کیلئے اُس کی زیارت کرتے اور وہاں نوافل ادا کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مجھ گنہگار (سب مدینہ) کو بھی چند بار اُس مسجد شریف کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔

میں مدینے تو گیا تھا یہ بڑا شرف تھا لیکن  
کبھی لوٹ کر نہ آتا تو کچھ اور بات ہوتی

## جمعہ کے معنی

مفسرِ فہمِ حکیمِ اَلْاَمْت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الملتان

فرماتے ہیں، چونکہ اس دن میں تمام مخلوقات وُجُو د میں مُجْتَمِع (اکٹھی) ہوئی کہ تکمیلِ خَلْق اسی دن ہوئی نیز حضرت سَیِّدُنا آدَمُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَام کی مٹی اسی دن جُمع ہوئی نیز اس دن میں لوگ جُمع ہو کر نمازِ جُمعہ ادا کرتے ہیں۔ ان وُجُوہ سے اے جُمعہ کہتے ہیں۔ اسلام سے پہلے اہلِ عَرَب اے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے جمعہ کو وہی مرتبہ کو وہی مرتبہ شام و روزہ پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

**عروبہ کہتے تھے۔** (مراۃ ج ۲ ص ۳۱۷)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

**سرکار نے کل کتنے جمعے ادا فرمائے؟**

نبی کریم، رؤوف رحیم، محبوب ربِّ عظیم عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے تقریباً پانچ سو<sup>۵۵</sup> جمعے پڑھے ہیں اس لئے کہ جمعہ بعد ہجرت شروع ہوا جس کے بعد

دس سال آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ظاہری زندگی شریف رہی اس عرصہ

میں جمعے اتنے ہی ہوتے ہیں۔ (مراۃ ج ۲ ص ۳۴۶)

**دل پر مہر**

**اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہ عن الغیوب عز و جل**

و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ”جو شخص تین<sup>۳</sup> جمعے (کی نماز)

سستی کے سبب چھوڑے اللہ عز و جل اس کے دل پر مہر کر دیگا۔“

(المستدرک ج ۱، ص ۵۸۹ حدیث ۱۱۲۰، دارالمعرفة بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے مہارت ہے۔

**جمعہ** فرضِ عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد (یعنی

تاکیدی) ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ (ذُرْمُحْتَارُ مَعَ رِذَائِ الْمُحْتَارِ ج ۳ ص ۳)

## جمعہ کے عمامہ کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرائِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کا ارشادِ رحمتِ بَیاد ہے، ”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے جمعہ

کے دن عمامہ باندھنے والوں پر رُؤُود بھیجتے ہیں۔“

(مجمعُ الزوائد ج ۲ ص ۳۹۴، حدیث ۳۰۷۵ دار الفکر بیروت)

## شفا داخل ہوتی ہے

حضرت حمید بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے

ہیں کہ فرمایا، ”جو شخص جمعہ کے دن اپنے ناخن کاٹتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے بیماری

نکال کر شفاء داخل کر دیتا ہے“ (مصنّف ابن ابی شیبہ ۱ ج ۲ ص ۶۵ دار الفکر بیروت)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے آپؐ میں بھی یہ روایات کھلا دی ہیں کہ ہر ماہ میں کبھی اس کیلئے استغفار کرتے ہیں گے۔

## دس دن تک بلاؤں سے حفاظت

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی

فرماتے ہیں: ”حدیث پاک میں ہے، جو جمعہ کے روز ناخن ترشوائے اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس

دن تک (تذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی، حدیث ۸۶۵، السلفیۃ بیروت) ایک روایت

میں یہ بھی ہے کہ جو جمعہ کے دن ناخن ترشوائے تو رحمت آئیگی گناہ جائیں

گے (نسریۃ الشریعۃ المعروفۃ ج ۲ ص ۲۶۹، دار الکتب العلمیۃ بیروت، بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۹۵)

مدتہ الرشیدی شریف) حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا جمعہ کے بعد افضل ہے۔

(درمختار معہ ردالمحتار ج ۹ ص ۵۸۱ ملتان)

## رزق میں تنگی کا سبب

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جمعہ کے دن ناخن ترشوانا مستحب ہے ہاں اگر زیادہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) انھیں بکثرت سے آذوا پاک پڑھنے کا حکم دیا تھا کہ ہر روز ۱۰۰ پاک پڑھا کرے گا ہوں کیلئے مغفرت ہے۔

بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا انتظار نہ کرے کہ ناخن بڑا ہونا اچھا نہیں کیوں کہ ناخنوں کا بڑا ہونا تنگیِ رزق کا سبب ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۹۵ مدنیہ المرشد بریلی شریف)

### فرشتے خوش نصیبوں کے نام لکھتے ہیں

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ رحمتِ بنیاد ہے، ”جب جُمُعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازہ پر فرشتے آنے والے کو لکھتے ہیں، جو پہلے آئے اس کو پہلے لکھتے ہیں، جلدی آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک اُونٹ صدقہ کرتا ہے، اور اس کے بعد آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو ایک گائے صدقہ کرتا ہے، اس کے بعد والا اُس شخص کی مثل ہے جو مینڈھا صدقہ کرے، پھر اس کی مثل ہے جو مرغی صدقہ کرے، پھر اس کی مثل ہے جو اٹھ صدقہ کرے اور جب امام (خطبہ کے لیے) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اعمالِ ناموں کو لپیٹ لیتے ہیں اور آکر خطبہ سنتے ہیں۔“

(صحیح بخاری، ج ۱ ص ۱۲۷)



حضرت مولانا محمد شفیع رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص نماز میں کھڑے ہو جائے اور اس کی دعا پڑھ لے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، بعض علماء نے فرمایا کہ ملائکہ جمعہ کی طلوع فجر سے کھڑے ہوتے ہیں، بعض کے نزدیک آفتاب چمکنے سے، مگر حق یہ ہے کہ سورج ڈھلنے سے شروع ہوتے ہیں کیونکہ اسی وقت سے وقتِ جمعہ شروع ہوتا ہے، معلوم ہوا کہ فرشتے سب آنے والوں کے نام جانتے ہیں، خیال رہے کہ اگر اولاً سو آدمی ایک ساتھ مسجد میں آئیں تو وہ سب اول ہیں۔ (مرآۃ ج ۲ ص ۳۴۵)

## پہلی صدی میں جمعہ کا جذبہ

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ”پہلی صدی میں سحری کی وقت اور فجر کے بعد راستوں کو لوگوں سے بھرا ہوا دیکھا جاتا تھا وہ چراغ لیے ہوئے (نماز جمعہ کیلئے) جامع مسجد کی طرف جاتے گویا عید کا دن ہو، حتیٰ کہ یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ پس کہا گیا کہ اسلام میں جو پہلی بدعت ظاہر ہوئی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر نازل ہوا شریف پر محمد اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

وہ جامع مسجد کی طرف جلدی جانے کو چھوڑنا ہے۔ افسوس! مسلمانوں کو کسی طرح یہودیوں سے خیاء نہیں آتی کہ وہ لوگ اپنی عبادت گاہوں کی طرف ہفتے اور اتوار کے دن صبح سویرے جاتے ہیں نیز طلبہ گارانِ دنیا خرید و فروخت اور حصولِ نفع دنیوی کیلئے سویرے سویرے بازاروں کی طرف چل پڑتے ہیں تو آخرت طلب کرنے والے ان سے مقابلہ کیوں نہیں کرتے!“

(احیاء العلوم، ج ۱، ص ۲۴۶، دارصادر بیروت)

## غریبوں کا حج

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، پادشہ پروردگارِ دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، الْجُمُعَةُ حَجُّ الْمَسَاكِينِ وَ فِي رِوَايَةٍ حَجُّ الْفُقَرَاءِ۔ یعنی ”جُمُعہ کی نماز مساکین کا حج ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب تم زمین (میں) پاؤ گے اور پاک پڑھو تو حج پر بھی چڑھو گے۔ تک میں تمام جانوں کے رب کا رسول ہوں۔

**جمعہ کی نماز غریبوں کا حج ہے۔**

(کنز العمال ج ۷ ص ۲۹۰ حدیث ۲۱۰۲۸، ۲۱۰۲۹، ۲۱۰۳۰ دار الکتب العلمیہ بیروت)

## جمعہ کیلئے جلدی نکلنا حج ہے

اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیدہ آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول  
 غسّوْاْ خَلَّوْاْ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا، ”بلا شُبہ تمہارے لئے  
 ہر جمعہ کے دن میں ایک حج اور ایک عمرہ موجود ہے، لہذا جمعہ کی نماز کے  
 لئے جلدی نکلنا حج ہے اور جمعہ کی نماز کے بعد عصر کی نماز کے لئے انتظار کرنا  
 عمرہ ہے۔“ (المسک الکبریٰ للبیہقی حدیث ۵۹۸۰، ج ۳ ص ۳۴۲ دار الکتب العلمیہ بیروت)

## حج و عمرہ کا ثواب

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں،  
 ”(نماز جمعہ کے بعد) عصر کی نماز پڑھنے تک مسجد ہی میں رہے اور اگر نماز

اور من مہطہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو جمعہ پر روزِ جمعہ زود شریف پڑھے گا اس کی قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

مغرب تک ٹھہرے تو افضل ہے، کہا جاتا ہے کہ جس نے جامع مسجد میں (جمعہ ادا

کرنے کے بعد وہیں رک کر) نمازِ عصر پڑھی اُس کیلئے حج کا ثواب ہے اور جس نے

(وہیں رک کر) مغرب کی نماز پڑھی اسکے لئے حج اور عمرے کا ثواب ہے۔ (راجاء العلوم

ج ۱ ص ۱۶۹، دار صادر بیروت) جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے اُس کو جامع مسجد بولتے ہیں۔

## سب دنوں کا سردار

سرکارِ مدینہ، راتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، جُمُعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور

اللہ عز و جل کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ عز و جل کے نزدیک

عیدِ الاضحیٰ اور عیدِ الفطر سے بڑا ہے، اس میں پانچ <sup>۵</sup>خصالتیں ہیں: (۱) اللہ

تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور (۲) اسی میں زمین پر انہیں اتارا اور

(۳) اسی میں انہیں وفات دی اور (۴) اُس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

اُس وقت جس چیز کا سوال کرے گا وہ اُسے دیا جب تک حرام کا سوال نہ کرے اور (۵) اُسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔ کوئی مُقَرَّب فرشتہ و آسمان وزمین اور ہوا و پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ **جُمُعہ** کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۸ حدیث ۱۰۸۴ دار المعرفۃ بیروت)

ایک اور روایت میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کوئی جانور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صُبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو، ہوائے آدمی اور جن کے۔

(موطا امام مالک ج ۱ ص ۱۱۵ حدیث ۲۴۶ دار المعرفۃ بیروت)

## دُعاء قبول ہوتی ہے

سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عنایت

نشان ہے، جُمُعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے پا کر اللہ غزوِ جُلُ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ازود پاک نہ پڑھے۔

سے کچھ مانگے تو اللہ عز و جل اس کو ضرور دیگا اور وہ گھڑی مختصر ہے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۸۱)

## عَصْر و مغرب کے درمیان ڈھونڈو

مُحْضَر پُر نور، شافعِ یومِ النُّشُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ پُر سرور

ہے: ”جُمُعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اُسے عصر کے بعد

سے غروبِ آفتاب تک تلاش کرو۔ (ترمذی ج ۲ ص ۳۰ حدیث ۴۸۹ دار الفکر بیروت)

## صاحبِ بہارِ شریعت کا ارشاد

حضرت صَدْرُ الشَّرِیعَہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے

ہیں، قبولیتِ دعاء کی ساعتوں کے بارے میں دو قول قوی ہیں (۱) امام کے خطبہ

کیلئے بیٹھنے سے ختم نماز تک (۲) جُمُعہ کی پچھلی ساعت۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۸۶ مدیۃ الرشاد بریلی شریف)



عمر بن مصطفیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُعا کرے اور وہ مجھ پر دُعا کرے تو لوگوں میں وہ گنہگار ترین شخص ہے۔

## قبولیت کی گھڑی کون سی؟

مفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، ہر رات میں روزانہ قبولیت دعا کی ساعت آتی ہے مگر دنوں میں صرف جمعہ کے دن۔ مگر یقینی طور پر یہ نہیں معلوم کہ وہ ساعت کب ہے، غالب یہ کہ دو خطبوں کے درمیان یا مغرب سے کچھ پہلے۔ ایک اور حدیث پاک کے تحت مفتی صاحب فرماتے ہیں، اس ساعت کے متعلق علماء کے چالیس قول ہیں، جن میں دو قول زیادہ قوی ہیں، ایک دو خطبوں کے درمیان کا، دوسرا آفتاب ڈوبتے وقت کا۔

**حکایت:** حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُس وقت خود حجرے میں بیٹھتیں اور اپنی خادمہ فضہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو باہر کھڑا کرتیں، جب آفتاب ڈوبنے لگتا تو خادمہ آپ کو خبر دیتیں، اس کی خبر پر سپدہ اپنے ہاتھ دعا کیلئے اٹھاتیں۔  
بہتر یہ ہے کہ اس ساعت میں (کوئی) جامع دعائے گے جیسے یہ قرآنی دعاء:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (ترجمہ کنز الایمان: اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں

امام مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے بھائی۔

آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب و دوزخ سے بچا۔ پ ۲، البقرہ (۲۰۱)

(مُلخصاً ج ۳۱۹ ص ۳۲۵) دُعا کی نیت سے دُرود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں کہ دُرود

پاک بھی عظیم الشان دُعاء ہے۔

افضل یہ ہے کہ دونوں ٹھپوں کے درمیان بغیر ہاتھ اٹھائے

بلا زبان ہلائے دل میں دُعاء مانگی جائے۔

ہر جُمعہ کو ایک کروڑ 44 لاکھ جہنم سے آزاد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ رحمتِ بنیاد ہے، جُمعہ کے

دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے

چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہو، جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا۔

(مستندابی یعلیٰ ج ۳ ص ۲۳۵ حدیث ۳۴۷۱ دارالکتب العلمیہ بیروت)



حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا تحقیق دوزخِ بخت ہو گیا۔

## عذابِ قبر سے محفوظ

تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو روزِ جمعہ یا شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) مرے گا عذابِ قبر سے بچا لیا جائیگا اور قیامت کے دن اس طرح آئیگا کہ اُس پر شہیدوں کی مُہر ہوگی۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۱۸۱ حدیث ۳۶۹ دارالکتب العلمیہ بیروت)

## جمعہ تا جمعہ گناہوں کی مُعافی

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رَحْمَتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جو شخص **جُمُعہ** کے دن نہائے اور جس طہارت (یعنی پاکیزگی) کی اسطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نماز کو نکلے اور دُشمنوں میں جُدائی نہ کرے یعنی گُرو شخص بیٹھے ہوئے ہوں اُنھیں ہٹا کر بیچ میں نہ

قرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

بیٹھے اور جو نماز اُس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چُپ رہے اُس کے لئے اُن گناہوں کی، جو اسِ مُجمَعہ اور دوسرے مُجمَعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائیگی۔  
(صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۲۱)

## 200 سال کی عبادت کا ثواب

حضرت سیدنا صدیق اکبر و حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مملکتِ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”جو مُجمَعہ کے دن نہائے اُس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور دوسری روایت میں ہے ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے (المعجم الاوسط للطبرانی حدیث ۲۰۰)۔  
(۳۳۹۷، ج ۲ ص ۳۱۴ دار الکتب العلمیہ بیروت) اور جب نماز سے فارغ ہو تو اُسے دوسو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔ (ایضاً حدیث ۲۹۲، ج ۱ ص ۱۳۹ دار احیاء التراث العربی بیروت)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب تم سرگن (جہنم) پر آؤ اور پاک پرستوں کو پرگی پر پہنچاؤ گے، تم لوگوں کے سب کا رسول ہو۔

## مرحوم والدین کو ہر جمعہ اعمال پیش ہوتے ہیں

دو عالم کے مالک و مختار، ملکی مدنی سرکار، محبوب پروردگار عزوجل و  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پیر اور جمعرات کو اللہ عزوجل کے حضور  
اعمال پیش ہوتے ہیں اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ماں باپ کے  
سامنے ہر جمعہ کو۔ وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی و  
تائش (یعنی چمک دمک) بڑھ جاتی ہے، تو اللہ سے ڈرو اور اپنے وفات پانے  
والوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہنچاؤ۔

(نوادراصول للترمذی ص ۲۱۳، دار صادر بیروت)

## جمعہ کے پانچ خصوصی اعمال

حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سرکارِ دو عالم  
نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ معظم

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک چڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہے، ”پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ عز و جل اُس کو جنتی لکھ دے گا (۱) جو مریض کی عیادت کو جائے (۲) نمازِ جنازہ میں حاضر ہو (۳) روزہ رکھے، (۴) (نمازِ جمعہ کو جائے اور (۵) غلام آزاد کرے۔“

(صحیح ابن حبان ج ۴ ص ۱۹۱ حدیث ۲۷۶۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)

## جنت واجب ہوگئی

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ”جس نے جمعہ کی نماز پڑھی، اُس دن کا روزہ رکھا، کسی مریض کی عیادت کی، کسی جنازہ میں حاضر ہوا اور کسی نکاح میں شرکت کی تو جنت اس کے لیے واجب ہوگئی۔“

(المعجم الکبیر، ج ۸ ص ۱۹۷ حدیث ۷۴۸۴ دار احیاء التراث بیروت)



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ روزہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

## صُرْفِ جُمُعہ کا روزہ نہ رکھنے

تھو صِیَّت کے ساتھ تنہا جُمُعہ یا صُرْفِ ہفتہ کا روزہ رکھنا مکروہِ تَنْزِیْہی ہے۔ ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو جُمُعہ یا ہفتہ آگیا تو کراہت نہیں۔ مثلاً ۵ اشعبان الْمُعَظَّم، ۲۷ رَجَبُ الْمُرَجَّب وغیرہ۔ فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم): ”جُمُعہ کا دن تمہارے لئے عید ہے اس دن روزہ مت رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔“

(الْتَرغِیْبُ وَالتَّرْہِیْبُ ج ۲ ص ۲۶)

## دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب

سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، روزہٴ جُمُعہ یعنی جب اس کے ساتھ پَنْجَشَنَبَہ (یعنی جمعرات کا) یا شَنَبَہ (ہفتہ کا روزہ) بھی شامل ہو، مروی ہوا، دس ہزار برس کے روزہ کے برابر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید ج ۱۰ ص ۶۵۳)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

## جُمُعہ کو ماں باپ کی قبر پر حاضری کا ثواب

سرکارِ نامدار، دُعا عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابراہیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ خوشگوار ہے، جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جُمُعہ کے دن زیارت کو حاضر ہو، اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ لُحْہا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔ (نوادراصول للترمذی، ص ۶۴ دار صادر بیروت)

## قبرِ والدین پر یاسین پڑھنے کی فضیلت

صُورِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص روزِ جُمُعہ اپنے والدین یا ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس یسین پڑھے بخش دیا جائے۔ (الکاہیل لابن عدی ج ۵ ص ۱۸۰۱ دار الفکر بیروت)

## تین ہزار مغفرتیں

سلطانِ آخرین، رَحْمَتِ کوئین، نانائے کَسَنین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمانِ باعِثِ حَیْن ہے، جو ہر جُمُعہ والدین یا ایک کی زیارتِ قبر کر کے



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دو مرتبہ یا دو مرتبہ شام و روز پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

وہاں یسین پڑھے، یسین (شریف) میں جتنے حُرُف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمائے۔ (اتحاف السادة المتقين ج ۱۰ ص ۳۶۳ بیروت)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جُمُعہ شریف کو فوت شدہ والدین یا ان**

میں سے ایک کی قبر پر حاضر ہو کر یا سین شریف پڑھنے والے کا تو بیڑا ہی پار ہے۔

الحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یا سین شریف میں 5 رکوع 83 آیات 729 کلمات اور

3000 حُرُوف ہیں اگر عِنْدَ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک) یہ گنتی دُرست ہے تو

إِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تین ہزار مغفرتوں کا ثواب ملیگا۔

## رُوحیں جَمْع ہوتی ہیں

**جُمُعہ** کے دن یا (جمعرات و جمعہ کی درمیانی) رات میں جو یا سین

شریف پڑھے اس کی مغفرت ہو جائیگی۔ جُمُعہ کے دن رُوحیں جمع ہوتی ہیں

لہذا اس میں زیارتِ قبور کرنی چاہئے اور اس روز جہنم نہیں بھڑکایا جاتا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۱۰۴ مدۃ الرشید بریلی شریف)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”زیارتِ (قُبُور) کا افضل وقت روزِ جمعہ بعدِ نمازِ صبح ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۵۲۳ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

## سُورَةُ الْكَهْفِ کی فضیلت

حضرت سیدنا عبد اللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، نبی رحمت، شفیع امت، شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ با عظمت ہے، ”جو شخص جمعہ کے روز سُورَةُ الْكَهْفِ پڑھے اُس کے قدم سے آسمان تک نور بلند ہوگا جو قیامت کو اس کے لیے روشن ہوگا اور وہ جُملوں کے درمیان جو گناہ ہوئے ہیں بخش دیئے جائیں گے۔“

(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۱ ص ۲۹۸ دارالکتب العلمیہ بیروت)

## دُونوں جُمعہ کے درمیان نور

حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور سرِ اِپا نور، فیضِ گنجور، شاہِ غیور، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ نور علی نور ہے، ”جو شخص بروزِ جمعہ سُورَةُ الْكَهْفِ پڑھے اس کے لیے دُونوں جُملوں کے درمیان نور



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس نے کتاب میں کچھ پروردگارِ اعلیٰ کی آیات کو لکھا ہے کہ اس کے لئے انتظار کرنا چاہئے۔

روشن ہوگا۔“ (التَّوْحِيدُ وَالتَّوْحِيدُ ج ۱ ص ۲۹۷ دارالکتب العلمیہ بیروت)

## کعبہ تک نور

ایک روایت میں ہے، ”جو سورۃُ الْكَهْفِ شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور

جمعہ کی درمیانی شب) پڑھے اس کے لیے وہاں سے کعبہ تک نور روشن ہوگا۔“

(سنن الدارمی ج ۲ ص ۵۴۶ حدیث ۳۴۰۷ کراتشی)

## سورۃُ حَمِ الدُّخَانِ کی فضیلت

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ”خُورسراپا

نور، فیض گنجور، شاہِ غیور، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے، ”جو شخص

بروزِ جمعہ یا شبِ جمعہ سورۃُ حَمِ الدُّخَانِ پڑھے اس کے لیے اللہ عزوجل جنت

میں ایک گھر بنائے گا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۸۰۲۶ ج ۸ ص ۲۶۴ داراحیاء

النراث بیروت) ایک روایت ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

(جامع ترمذی ج ۴ ص ۴۰۷ حدیث ۲۸۹۸ دارالفکر بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو پرکڑ سے آزاد پاک پر محبوب ملک تمہارا دلو پر زود پاک پہنچا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

## ستر ہزار فرشتوں کا استغفار

امامُ الْأَنْصَارِوَالْمُهَاجِرِین، مُحِبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِین جنابِ  
رَحْمَةِ الْعَالَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے، جو شخص شبِ جمعہ کو  
سورۃِ لحم الدُّعْحَان پڑھے اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے۔“

(جامع ترمذی ج ۴ ص ۴۰۶ حدیث ۲۸۹۷ دار الفکر بیروت)

## سارے گناہ مُعَاف

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سلطانِ  
دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رَحْمَتِ عَالَمِیَان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرت  
نشان ہے، ”جو شخص جمعہ کے دن نماز فجر سے پہلے تین بار اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِی  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ اَتُوبُ إِلَیْہِ پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ  
سُوءِ رُکِی جھاگ سے زیادہ ہوں۔“

(مجمع الزوائد ج ۲ ص ۳۸۰ حدیث ۳۰۱۹ دار الفکر بیروت)



خبر ماہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) روز جمعہ پر ایک مرتبہ ذکر و شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پر بارھتا ہے۔

## نمازِ جمعہ کے بعد

اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۲۸ سورۃ الجمعہ کی آیت نمبر ۱ میں

ارشاد فرماتا ہے:-

وَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ

فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ

وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ

وَادْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا

لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ ﴿۱﴾

(پ ۲۸، الجمعہ ۱۰)

ترجمہ کنزالایمان: ”پھر جب نماز

(جمعہ) ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور

اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد

کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔“

صدرِ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ

رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کے تحت تفسیر خزانۃ العرفان میں فرماتے ہیں، اب (یعنی

نمازِ جمعہ کے بعد) تمہارے لیے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہو یا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہو تو ہر ایک مرتبہ روزہ شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراۃ اور لکھتا ہر ایک قیراۃ ایک قیراۃ نماز پڑھتا ہے۔

طلبِ علم یا عیادتِ مریض یا شرکتِ جنازہ یا زیارتِ علماءِ اہلِ اس کے مثل کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصل کرو۔

## مجلسِ علم میں شرکت

نمازِ جمعہ کے بعد مجلسِ علم میں شرکت کرنا مستحب ہے (تفسیر مظہری

ج ۹ ص ۱۸ لاہور) چنانچہ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی

فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانِ عالیشان

ہے: ”اس آیت میں (فَقَطْ) خرید و فروخت اور کسبِ دُنیا مُراد نہیں بلکہ طلبِ علم،

بھائیوں کی زیارت، بیماروں کی عیادت، جنازہ کے ساتھ جانا اور اس طرح کے

کام ہیں۔ (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۱۹۱ انتشارات گنجینہ تہران)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ادائیگی جمعہ واجب ہونے کے لئے

گیارہ شرطیں ہیں ان میں سے ایک بھی معدوم (کم) ہو تو فرض نہیں پھر بھی اگر



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ مردِ عاقل بالغ کے لئے جمعہ پڑھنا افضل ہے۔ نابالغ نے جمعہ پڑھا تو نفل ہے کہ اس پر نماز فرض ہی نہیں۔

(درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۲۹ تا ۲۶)

”یا غوثِ الأعظم“ کے گیارہ حروف کی

نسبت سے جمعہ فرض ہونے کی ۱۱ شرائط

(۱) شہر میں مقیم ہونا (۲) صحت یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں مریض

سے مراد وہ ہے کہ مسجدِ جمعہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے

گیا دیر میں لہجھا ہوگا۔ شیخ فانی مریض کے حکم میں ہے (۳) آزاد ہونا، غلام پر

جمعہ فرض نہیں اور اس کا آقا منع کر سکتا ہے (۴) مرد ہونا (۵) بالغ ہونا (۶) عاقل

ہونا۔ یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کے لیے نہیں بلکہ ہر عبادت کے وجوب میں

عقل و بلوغ شرط ہے (۷) انگھیا رہنا (۸) چلنے پر قادر ہونا (۹) قید میں نہ ہونا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر کڑا ہے دُعا پاک دُعا ہے شک تہارا مجھ پر دُعا پاک دُعا تہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

(۱۰) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا (۱۱) مینہ یا آندھی یا اُولے یا

سردی کا نہ ہونا یعنی اس قدر کہ ان سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔ (ایضاً)

جن پر نماز فرض ہے مگر کسی شرعی عذر کے سبب جمعہ فرض نہیں، اُن کو

جمعہ کے روز ظہر مُعاف نہیں ہے وہ تو پڑھنی ہی ہوگی۔

## جمعہ کی سنتیں

نمازِ جمعہ کے لئے اَوّل وقت میں جانا، صواک کرنا، اچھے اور

سفید کپڑے پہننا، تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صَف میں بیٹھنا مُستحب ہے اور

غُسل سنت ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹)

## غُسلِ جمعہ کا وقت

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں،

بعض علمائے کرام رَجَمُہُمُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ غُسلِ جمعہ نماز کیلئے مَسْنُون



عمران مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو جمعہ پر روزِ جمعہ زُود و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

ہے نہ کہ جُمعہ کے دن کیلئے۔ جن پر جُمعہ کی نماز نہیں اُن کیلئے یہ غسل سنت نہیں، بعض علمائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللہُ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جُمعہ کا غسل نمازِ جُمعہ سے قریب کر دیتی کہ اس کے وضو سے جُمعہ پڑھو مگر حق یہ ہے کہ غسلِ جُمعہ کا وقت طلوعِ فجر سے شروع ہو جاتا ہے (مسراۃ ص ۳۳۴) معلوم ہوا عورت اور مسافر وغیرہ جن پر جُمعہ واجب نہیں ہے اُن کیلئے غسلِ جُمعہ بھی سنت نہیں۔

## غسلِ جُمعہ سنتِ غیرِ مُؤکدہ ہے

حضرت علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، نمازِ جُمعہ کیلئے غسل کرنا سننِ زوائد سے ہے اس کے ترک پر عتاب (یعنی ملامت) نہیں۔

(درمختار مع ردالمحتار ج ۱ ص ۳۰۸)

## خطبہ میں قریب رہنے کی فضیلت

حضرت سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو بار زورِ پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

خُصُور سراپا نور، فیضِ گنجور، شاہِ غمخور، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”حاضر رہو خطبہ کے وقت اور امام سے قریب رہو اس لئے کہ آدمی جس قدر دُور رہے گا اُسی قدر رحمت میں پیچھے رہے گا اگرچہ وہ (یعنی مسلمان) جنت میں داخل ضرور ہوگا۔“

(ابوداؤد ج ۱ ص ۴۱۰، حدیث ۱۱۰۸، دار احیاء التراث العربی بیروت)

## تَوْجُمَعَه کا ثواب نہیں ملے گا

جو جمعہ کے دن کلام کرے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کی مثال اُس گدھے جیسی ہے جو بوجھ اٹھائے ہو اور اُس وقت جو کوئی اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ ”چپ رہو“ تو اُسے جمعہ کا ثواب نہ ملے گا۔

(مسندِ امام احمد بن حنبل، ج ۱، ص ۴۹۴، حدیث ۲۰۴۳)

## چُپ چاپ خطبہ سُننا فرض ہے

جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا، سلام و جواب وغیرہ یہ سب



عمر فاروق و مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھے۔

خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ نیکی کی دعوت دینا بھی۔ ہاں خطیب نیکی کی دعوت دے سکتا ہے۔ جب خطبہ پڑھے، تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے، جو لوگ امام سے دُور ہوں کہ خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انہیں بھی چپ رہنا واجب ہے اگر کسی کو بُری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں زبان سے ناجائز ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۳۵، ۳۶)

## خطبہ سننے والا دُرود شریف نہیں پڑھ سکتا

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا نامِ پاک خطیب نے لیا تو حاضرین

دل میں دُرود شریف پڑھیں زبان سے پڑھنے کی اُس وقت اجازت نہیں، یونہی

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ذکرِ پاک پر اُس وقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم زبان سے کہنے کی

(ایضاً ص ۳۲)

اجازت نہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زورِ شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کبھی ترین شخص ہے۔

## خطبہ نکاح سننا واجب ہے

خطبہ جمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے مثلاً خطبہ

عمیدین و نکاح وغیرہما۔ (درمختار مع ردالمختار ج ۳ ص ۳۲)

## پہلی اذان ہوتے ہی کاروبار بھی ناجائز

پہلی اذان کے ہوتے ہی (نماز جمعہ کے لئے جانے کی) کوشش (شروع

کر دینا) واجب ہے اور بیع (یعنی خرید و فروخت) وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی (کوشش)

کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب۔ یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر

خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے اور

کھانا کھا رہا تھا کہ اذان جمعہ کی آواز آئی اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھائے گا تو جمعہ

فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے۔ جمعہ کے لئے اطمینان

و وقار کے ساتھ جائے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹، درمختار مع ردالمختار ج ۳ ص ۳۸)

آج کل علمِ دین سے دُوری کا دور ہے، لوگ دیگر عبادات کی طرح



عمر بن مصطفیٰ (علیہ السلام) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے ذکر و شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

خطبہ سُننے جیسی عظیم عبادت میں بھی غلطیاں کر کے کئی گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں لہذا مَدَنی التجاء ہے کہ ڈھیروں نیکیاں کمانے کیلئے ہر لمحہ کو خطیب قبل از اذان خطبہ منبر پر چڑھنے سے پہلے یہ اعلان کرے:

**”بِسْمِ اللّٰهِ“ کے سات حُرُوف کی**

**نسبت سے خُطْبَہ کے 7 مَدَنی پھول**

حدیثِ پاک میں ہے، ”جس نے جُمُعہ کے دن لوگوں کی گردنیں

پھلائیں اُس نے جہنم کی طرف پُل بنایا (ترمذی ج ۲ ص ۴۸ حدیث ۵۱۳)

دار الفکر بیروت) اس کے ایک معنی یہ ہیں کہ اس پر چڑھ چڑھ کر لوگ جہنم

میں داخل ہونگے۔

خطیب کی طرف منہ کر کے بیٹھنا سنتِ صحابہ ہے (ملخص از مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۲)

مُورِگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، دُوزاؤ بیٹھ کر خطبہ سنے، پہلے

خطبہ میں ہاتھ باندھے، دوسرے میں زانو پر ہاتھ رکھے تو ان شاء اللہ

فرمایا مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا حقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

عَزَّوَجَلَّ دُورِ گُنت کا ثواب ملیگا۔ (میرا شرح مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۳۸)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے

ہیں، ”خطبے میں خُصُورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نامِ پاک سُن کر دل

میں دُرُود پڑھیں کہ زبان سے سُکوت (یعنی خاموشی) فرض ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۳۶۵ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

”دُرِ مُخْتَار“ میں ہے، خطبہ میں کھانا پینا، کلام کرنا اگرچہ مَسْبُحُ اللہ

کہنا، سلام کا جواب دینا یا نیکی کی بات بتانا حرام ہے۔

(دُرِ مُخْتَار مع ردِّ الْمُخْتَار ج ۳ ص ۳۵)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بحالِ خطبہ چلنا حرام

ہے۔ یہاں تک علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اگر ایسے وقت آیا کہ خطبہ

شروع ہو گیا تو مسجد میں جہاں تک پہنچا وہیں رُک جائے، آگے نہ



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

بڑھے کہ یہ عمل ہوگا اور حالِ خطبہ میں کوئی عمل روا (یعنی جائز) نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۳۳۴ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مدظلہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”خطبہ میں کسی طرف گردن

پھیر کر دیکھنا (بھی) حرام ہے۔“ (ایضاً)

## جُمُعہ کی امامت کا اہم مسئلہ

ایک بہت ضروری اُمَر جس کی طرف عوام کی بالکل توجہ نہیں وہ یہ ہے

کہ جُمُعہ کو اور نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا نیا جُمُعہ قائم کر لیا اور

جس نے چاہا پڑھا دیا یہ ناجائز ہے اس لئے کہ جُمُعہ قائم کرنا بادشاہِ اسلام یا اُس

کے نائب کا کام ہے۔ اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب سے سے بڑا

فقیہ (عالم) سنی صحیح العقیدہ ہو۔ وہ احکامِ شرعیہ جاری کرنے میں سلطانِ

اسلام کا قائم مقام ہے لہذا ہی جُمُعہ قائم کرے، بغیر اُس کی اجازت کے (شعہ)

فرمان مصطفیٰ ﷺ: "مَنْ كَتَبَ كِتَابًا يَنْفَعُ النَّاسَ كَتَبَتْ لَهُ بِهِ نَفْسًا يَحْيَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (جو شخص کتاب لکھے جس سے لوگوں کو فائدہ ہو، اس کے لیے وہ کتاب اس کی جان بچا دے گی جس دن قیامت آئے گی)۔

نہیں ہو سکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں۔ عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطور خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے نہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کر لیں ایسا

جُمُعہ کہیں ثابت نہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۱ ص ۹۵ مدینۃ الرشید بر علی شریف)

طالب غفر  
بقبح  
و  
معفرت



# نمازِ عید کا طریقہ



- |     |                                   |     |                                     |
|-----|-----------------------------------|-----|-------------------------------------|
| 442 | • عید کی ادھوری جماعت ملی تو؟     | 437 | • دل زعفر ہے گا                     |
| 443 | • عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟ | 437 | • جنت واجب ہو جاتی ہے               |
| 443 | • عید کے خطبے کے احکام            | 438 | • نماز عید کیلئے جانے سے قبل کی سنت |
| 444 | • عید کی 20 سنتیں اور آداب        | 438 | • نماز عید کیلئے آنے جانے کی سنت    |
| 446 | • قرعہ کا ایک مستحب               | 440 | • نماز عید کس پر واجب ہے؟           |
| 447 | • حکمِ عمریق کے 8 مدنی پھول       | 441 | • نماز عید کا وقت                   |

ورق اللہی

# نمازِ عید کا طریقہ (غنی)

(عید الفطر، بقر عید)

اس رسالے میں۔۔۔۔

عید کی ادھوری جماعت ملی تو؟

عید کی جماعت نہ ملی تو؟

دل زندہ رہیگا

تکبیر تشریق کے 8 مدنی پھول

عید کے مستحبات

ورق الیئے۔۔۔۔



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى نَبِيِّهِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شیطان لاکھ روکے یہ رسالہ (۱۶ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے ،  
ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے فوائدِ خود ہی دیکھ لیں گے ۔

## نماز عید کا طریقہ (نئی)

### دُرود شریف کی فضیلت

دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار، محبوب پروردگار عَزَّوَجَلَّ و  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو مجھ پر شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ سو بار دُرود  
شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کی سواحتیں پوری فرمائے گا ستر آخرت کی اور  
تیس دنیا کی۔  
(تفسیر در مشور ج ۶ ص ۶۵۴ دار الفکر بیروت)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب!

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

## دل زندہ رہے گا

تاجدارِ مدینہ قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان

ہے، جس نے عیدین کی رات (یعنی شبِ عید الفطر اور شبِ عید الاضحیٰ) طلبِ ثواب

کیلئے قیام کیا (یعنی عبادت میں گزارا) اُس دن اُس کا دل نہیں مرے گا، جس دن

لوگوں کے دل مر جائیں گے۔ (ابن ماجہ حلیث ۱۷۸۲ ج ۲ ص ۳۶۵)

## جَنَّتِ واجب ہو جاتی ہے

ایک اور مقام پر حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے، فرماتے ہیں، جو پانچ راتوں میں شبِ بیداری کرے (یعنی جاگ کر عبادت

میں گزارے) اُس کے لئے جَنَّتِ واجب ہو جاتی ہے۔ ذی الحجہ شریف کی

آٹھویں، نویں اور دسویں رات (اس طرح تین راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی عید الفطر

کی رات، پانچویں شعبان المعظم کی پندرہویں رات (یعنی شبِ بَرَاۓت)۔

(الشَّعْبَانُ وَالتَّهْنِيبُ ج ۲ ص ۹۸ دارالکتب العلمیہ بیروت)



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک یا حال اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

## نماز عید کیلئے جانے سے قبل کی سنت

حضرت سیدنا بڑیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ انور، شافعِ مَحْشَر، مدینے کے تاجور، بناؤں ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داؤر عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدِ الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے اور عیدِ اضحیٰ کے روز نہیں کھاتے تھے جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جاتے۔ (ترمذی رقم الحدیث ۵۴۲ ج ۲ ص ۷۰ طبعہ دار الفکر بیروت) اور بخاری کی روایت حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ عیدِ الفطر کے دن تشریف نہ لے جاتے جب تک چند گھجوریں نہ تناول فرما لیتے اور وہ طاق ہوتیں۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۴)

## نماز عید کیلئے آنے جانے کی سنت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر رسی مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

سُرورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عید کو (نماز عید کیلئے) ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔

(ترمذی رقم الحدیث ۵۴۱ ج ۲ ص ۶۹ دار الفکر بیروت)

## نمازِ عید کا طریقہ (حنفی)

پہلے اس طرح نیت کیجئے: ”میں نیت کرتا ہوں دو رُغلت نماز

عید الفطر (یا عید الاضحیٰ) کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ عزوجل کے،

پیچھے اس امام کے“ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اللہ اکبر کہہ کر حسب معمول

ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ٹہنیا پڑھئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اللہ اکبر

کہتے ہوئے لٹکا دیجئے۔ پھر ہاتھ کانوں تک اٹھائیے اور اللہ اکبر کہہ کر لٹکا دیجئے۔

پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اللہ اکبر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد

ہاتھ باندھئے اس کے بعد دوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکائیے اور چوتھی میں ہاتھ



ہر مانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو گھر پڑو پڑو پڑو تمہارا دُور گھر تک پہنچتا ہے۔

باندھ لیجئے۔ اس کو یوں یاد رکھئے کہ جہاں قیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں

(ماحولِ اذکارِ مختار، ردالمحتار ج ۳ ص ۶۶) پھر امام تَعَوُّذ اور تَسْبِيحِ آمین پڑھ کر

الحمد شریف اور سُورۃ جہر (یعنی بلند آواز) کیساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔

دوسری رُکعت میں پہلے الحمد شریف اور سُورۃ جہر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار

کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہئے اور ہاتھ نہ باندھئے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے

اللہ اکبر کہتے ہوئے رُکوع میں جائیے اور قاعدے کے مطابق نماز مکمل کر لیجئے۔

ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار ”سُبْحَنَ اللہ“ کہنے کی مقدار چپ کھڑا رہنا

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۰)

ہے۔

## نماز عید کس پر واجب ہے؟

عیدین یعنی (عید الفطر اور بقرہ عید) کی نماز واجب ہے (فتاویٰ عالمگیری

ج ۱ ص ۱۴۹) مگر سب پر نہیں صرف اُن پر جن پر جُمُعہ واجب ہے (الہدایۃ معہ فتح

حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کچھ پر اس مرتبہ نماز اور ہی مرتبہ نماز و روزہ پاک پڑھنا سے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

القدر ج ۲ ص ۳۹) عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت۔

(بہار شریعت حصہ ۴ ص ۱۰۶ مدینۃ العرشید بریلی شریف)

## عید کا خطبہ سنت ہے

عیدین کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کی، صرف اتنا فرق ہے

کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔ جمعہ کا خطبہ قبل از نماز

ہے اور عیدین کا بعد از نماز۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۱۳)

## نماز عید کا وقت

ان دونوں نمازوں کا وقت سورج کے بقدر ایک نیزہ بلند ہونے (یعنی

طلوع آفتاب کے ۲۰ منٹ کے بعد) سے ضحوة کبریٰ یعنی نصف النہار

شرعی تک ہے (نبیین الحقائق ج ۱ ص ۲۲۵ ملتان) مگر عید الفطر میں دیر کرنا اور

عید الاضحی جلد پڑھنا مُستحب ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۱۴)



فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زورِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

## عید کی ادھوری جماعت ملی تو.....؟

پہلی رُکعت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مُقتدی شامل ہوا تو اُسی وقت (تکبیرِ تحریرہ کے علاوہ مزید) تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو اور تین ہی کہے اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہہ لے اور اگر امام کو رُکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رُکوع میں پایگا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رُکوع میں جائے ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھالیا تو باقی ساقط ہو گئیں (یعنی بقیہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رُکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھرنے کے بعد) جب اپنی (بقیہ) پڑھے اُس وقت کہے۔ اور رُکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رُکعت میں شامل ہوا تو

ضرمان مصطفیٰ: (سل جلالی ج ۱، ص ۱۸۱) اس کے کتاب میں اچھ درد پاک گھلا وہ یک کھرا ہاں کتاب میں کھلا ہے گا رشتے اس کیلئے استکار کرتے ہیں گے۔

پہلی رُکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فُوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اُس وقت کہے۔ دوسری رُکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فُیھا (یعنی تو بہتر)۔ ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رُکعت کے بارے میں مذکور ہوئی۔

(ماخوذ از دُرِّ مختار، ردالمحتار ج ۳ ص ۵۷، ۵۶، ۵۵)

## عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟

امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا تھا یا شامل تو ہوا مگر اُس کی نماز قاسد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ (غیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رُکعت چاشت کی نماز پڑھے۔

(دُرِّ مختار ج ۳ ص ۵۸، ۵۹)

## عید کے خطبے کے احکام

نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خطبہ جمعہ میں جو چیزیں سنت ہیں اس میں بھی سنت ہیں اور جو وہاں مکروہ بھی مکروہ۔ صرف دو



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کثرت سے دُعا پاک پڑھ کر دُعا پاک پڑھنا ہمارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر 9 بار اور دوسرے کے پہلے 7 بار اور منبر سے اترنے کے پہلے 14 بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔

(دُرِّ مختار ج ۳ ص ۵۷، ۵۸، بہار شریعت حصہ ۴ ص ۱۰۹ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

**اِس مُبَارَکِ مَصْرَع، ”وید و عیدی میں غم مدینے کا“ کے بیس**  
**حُرُوف کی نسبت سے عید کی 20 سُنَتیں اور آداب**  
**عید کے دِن یہ اُمور مُسْتَحَب ہیں:**

- (۱) حجامت بنوانا (مگر زُلفیں بنوائے نہ کہ انگریزی بال) (۲) ناخن
- خُرشوانا (۳) غُسل کرنا (۴) مسواک کرنا (یہ اُس کے علاوہ ہے جو دُشو میں کی جاتی
- ہے) (۵) اچھے کپڑے پہننا، نئے ہو تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے (۶) دُشو لگانا
- (۷) انگوٹھی پہننا (جب کبھی انگوٹھی پہننے تو اس بات کا خاص خیال رکھے کہ صرف ساڑھے

نورمان مصطفیٰ (علیہ السلام) جو محمد پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیرالماز لکھتا اور ایک قیرالماز بھاتا ہے۔

چار ماشہ سے کم وزن چاندی کی ایک ہی انگلی پھنپھنئے۔ ایک سے زیادہ نہ پھنپھنئے اور اس ایک انگلی میں بھی گنہ ایک ہی ہو، ایک سے زیادہ گنہ نہ ہوں، بغیر گنہ کی بھی مت پھنپھنئے۔ گنہ کے وزن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی کا چھلہ یا چاندی کے بیان کردہ وزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگلی یا چھلہ مرد نہیں پہن سکتا۔ (۸) نماز فجر مسجد محلہ میں پڑھنا (۹) عید الفطر کی نماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا، تین، پانچ، سات کم و بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالیجئے۔ اگر نماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گناہ نہ ہوا مگر عشاء تک نہ کھایا تو عتاب (لامت) کیا جائے گا (۱۰) نماز عید، عید گاہ میں ادا کرنا (۱۱) عید گاہ پیدل چلنا (۱۲) سواری پر بھی جانے میں خرچ نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اس کیلئے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی پر سواری پر آنے میں خرچ نہیں (۱۳) نماز عید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا (۱۴) عید کی نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا افضل تو یہی ہے مگر عید کی نماز سے قبل نہ دے سکے تو بعد میں دیدتجئے (۱۵) خوشی ظاہر کرنا (۱۶) کثرت سے صدقہ دینا (۱۷) عید گاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی



فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زود شریف پر حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔

نگاہ کئے جانا (۱۸) آپس میں مبارکباد دینا (۱۹) بعد نماز عیدِ مضافیہ (یعنی ہاتھ

میلانا) اور معائنہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ

اس میں اظہارِ مسرت ہے۔ (الحدیقۃ الندیہ ج ۲ ص ۱۵۰ مسوٰی ج ۲ ص ۲۲۱) مگر

اُمروٰءِ خوبصورت سے گلے ملنا محلِ فتنہ ہے (۲۰) عیدِ الفطر (یعنی میٹھی

عید) کی نماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ سے تکبیر کہیں اور نمازِ عیدِ اضحٰی

کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بلند آواز سے تکبیر کہیں۔ تکبیر یہ ہے:-

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لِلَّهِ الْحَمْدُ

ترجمہ: اللہ عز و جل سب سے بڑا ہے، اللہ عز و جل سب سے بڑا ہے، اللہ عز و جل کے ہوا

کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ عز و جل سب سے بڑا ہے اور اللہ عز و جل ہی کے لئے

تمام خوبیاں ہیں۔

## بقر عید کا ایک مُسْتَحَب

عیدِ اضحٰی (یعنی بقر عید) تمام احکام میں عیدِ الفطر (یعنی میٹھی

عید) کی طرح ہے۔ صرف بعض باتوں میں فرق ہے، مثلاً اس میں (یعنی بقر عید





اور علی بن ابی طالب (علیہ السلام) جو مجھ پر روزِ جمعہ کو شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

(۳) تکبیر تشریق اُس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے اس مقیم کی

اقتدا کی۔ وہ اقتدا کرنے والا چاہے مسافر ہو یا گاؤں کا رہنے والا اور اگر اس کی

اقتدا نہ کریں تو ان پر (یعنی مسافر اور گاؤں کے رہنے والے پر) واجب نہیں (درمختار)

ردالمحتار ج ۳ ص ۷۴ (۴) مقیم نے اگر مسافر کی اقتدا کی تو مقیم پر واجب ہے اگرچہ

اس مسافر امام پر واجب نہیں (درمختار ردالمحتار ج ۳ ص ۷۲) (۵) نفل سنت اور

وتر کے بعد تکبیر واجب نہیں (ایضاً) (۶) جُمُعہ کے بعد واجب ہے اور نماز (بقر)

عید کے بعد بھی کہہ لے (ایضاً) (۷) مَسْبُوق (جس کی ایک یا زائد رکعتیں فوت

ہوئی ہوں) پر تکبیر واجب ہے مگر جب خود سلام پھیرے اُس وقت کہے (نہیں

الحقائق ج ۱ ص ۲۲۷) (۸) مُنْفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر واجب نہیں (غنیۃ

المستملی ص ۵۲۶ ملخصی کتب خانہ) مگر کہہ لے کہ صَاحِبِیْنَ رَاحَتُہُمُ اللہُ تَعَالٰی کے

نزدیک اس پر بھی واجب ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۴ ص ۱۱۱ مدینۃ العرشہ بریلی شریف)

(عید کے فضائل وغیرہ کی تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سنت کے باب "فیضانِ

رمضان" سے فیضانِ عید الفطر کا مطالعہ فرمائیے)۔

مرکز مصلیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ وقفہ (دوسرا زورِ پاک) پڑھا اس کے دو سال کے گناہ غاف ہوں گے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عز و جل ہمیں عید سعید کی خوشیاں سنّت

کے مطابق منانے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہمیں حج شریف اور دیارِ مدینہ و تاجدار

مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دید کی حقیقی عید بار بار نصیب فرما۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تری جبکہ دید ہوگی جبھی میری عید ہوگی بفتح  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
مرے خواب میں تو آنا مَدَنی مدینے والے

۱۴۲۶  
ھ

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلاد وغیرہ

میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ

نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول

بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلّہ کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے

بدل بدل کر سنتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میراث کر بولا وہ مجھ پر زور پاک نہ پڑھے۔

## حِفْظُ بُھلا دینے کا عذاب

یقیناً حِفْظُ قرآن کریم کا ثواب عظیم ہے، مگر یاد رہے حِفْظُ کرنا آسان، مگر عمر بھر اس کو یاد رکھنا دشوار ہے۔ حِفْظُ و حافظات کو چاہئے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ لازماً تلاوت کر لیا کریں۔ جو حِفْظُ رَمَضَانُ الْمَبَارَكِ کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فقط مُصَلًی سنانے کیلئے منزلِ پکی کرتے ہیں اور اس کے علاوہ مَعَآذُ اللہ عَزَّوَجَلَّ سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بُھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بُھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کر لے اور بُھلانے کا جو گناہ ہوا اُس سے سچی توبہ کرے۔

محکم دلائل جو قرآنی آیات یاد کرنے کے بعد بُھلا دیگا بروز قیامت اُنہما اُٹھایا جائیگا۔ (ماخذ: پ ۱۶ طہ ۱۲۵، ۱۲۶)

## فَرَامِینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

محکم دلائل میری اُمت کے ثواب میرے حضور پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تنکا بھی پایا جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور میری اُمت کے گناہ میرے حضور پیش کیے گئے میں نے اس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی ایک

مومن مصنفہ (علیہ السلام) اس طرح، جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ناز و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کیوں تین شخص ہے۔

سُورۃ یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اُسے بھلا دے۔ (جامع ترمذی حدیث ۲۹۱۶)

جو شخص قرآن پڑھے پھر اسے بھلا دے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر ملے۔ (ابوداؤد حدیث ۱۴۷۴)

قیامت کے دن میری امت کو جس گناہ کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اُن میں سے کسی کو قرآن پاک کی کوئی سُورۃ یاد تھی پھر اُس نے اسے بھلا دیا۔ (کنز العمال حدیث ۲۸۴۶)

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، امام احمد رضا خان مایہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”اُس سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا غرورِ خلّ ایسی ہمت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قدر اس (حفظ قرآن پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور درجات اس پر موعود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقف ہوتا تو اسے جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتا۔“ مزید فرماتے ہیں، ”جہاں تک ہو سکے اُس کے پڑھانے اور حفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب جو اس پر موعود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصل ہوں اور بروی قیامت اندھا کوڑھی اٹھنے سے نجات پائے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۴۵، ۶۴۷)



الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## مجلس سے اُٹھتے وقت کی دعاء کی فضیلت

- شیخ طریقت، امیر اجلاس مولائی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوالخیر محمد الیاس عطار قادری رحمۃ کی ضیائی راستہ رکھنے والے ہیں۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ وراثتِ قلب و سینہ،  
باعثِ نزولِ مبینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کسی مجلس میں بیٹھا پس اس نے کثیر گفتگو کی تو اس  
مجلس سے اُٹھنے سے پہلے کہے۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا

اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ O

تو بخش دیا جائے گا جو اس مجلس میں ہوا۔ (جامع الترمذی کتاب الدعوات ص ۶۵۵)

## بھلائی کی مہر اور گناہِ مُعَاف

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جو یہ دعائی مجلس  
سے اُٹھتے وقت تین مرتبہ پڑھے تو اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔ اور جو مجلس خیر و مجلسِ ذکر میں  
پڑھے تو اس کیلئے خیر (یعنی بھلائی) پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ

اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ O

(ابو داؤد شریف کتاب الادب ۱/۲۷۶)

نہرِ حمدِ حیرتی ذاتِ پاک ہے اور اسے اللہ عزوجل تیرے ہی لئے تمام نعمتیں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش یا ہمتاؤں  
اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

**معانی عطار** | یاربِ مصطفیٰ سراجِ حق صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم جو کوئی اجتماع اور کسی ہمدنی قافلوں کے حلقے اور دینی و دنیوی میٹھک کے  
اختتام پر سب حال یہ دعا پڑھے اور موقع پا کر پڑھوانے کی عادت بنائے اُس کو دُعاۃ الفردوس میں پہنچنے کی حسیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم  
پڑاؤں میں عزت کر اور کچھ پانی و بدکار گناہوں کے سردار کے حق میں بھی یہ دعا قبول فرما۔ اے اللہ اللہ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

ملنے کا پنا: مکتبہ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی اور لس کی تمام شاخیں۔

# مَدَنی وصیت نامہ



## جَنّت البقیع شریف کا ایمان افروز منظر

- |     |                             |     |                                |
|-----|-----------------------------|-----|--------------------------------|
| 465 | کفن کی تفصیل                | 454 | مدینہ منورہ سے 40 چالیس وصیتیں |
| 466 | غسل میت کا طریقہ            | 465 | وصیت باعث مغفرت                |
| 467 | مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ  | 465 | طریقہ تجہیز و تکفین            |
| 467 | عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ | 465 | مرد کا مسنون کفن               |
| 468 | بعد نماز جنازہ تدفین        | 465 | عورت کا مسنون کفن              |

وَرَق اللّٰہی



# مدنی وصیت نامہ

مع کفن دفن کے احکامات

اس رسالے میں

وصیت باعث مغفرت

مدینہ منورہ سے چالیس وصیتیں

مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ

طریقہ تجہیز و تکفین

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ

ورق الیئے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## أَرْبَعِينَ وَصَايَا مِنَ الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ

مدینہ منورہ سے چالیس وصیتیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى إِحْسَانِهِ اِس وَثقت نماز فجر کے بعد مسجد النبوی

الشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں بیٹھ کر ”اَرْبَعِينَ وَصَايَا

مِنَ الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ“ (یعنی مدینہ منورہ سے چالیس وصیتیں تحریر

کر نیکی سعادت حاصل کر رہا ہوں، آہ! صد آہ!

آج میری مدینہ منورہ کی حاضری کی آخری صبح ہے، سورج روضہ محبوب علی

صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر عرض سلام کے لئے حاضر ہوا چاہتا ہے، آہ! آج رات تک

اگر جنت البقیع میں مدفن کی سعادت نہ ملی تو مدینے سے جدا ہونا پڑ جائے گا۔ آنکھ

اشکبار ہے، دل بیقرار ہے، ہائے!

افسوس چند گھڑیاں طیبہ کی رہ گئی ہیں

دل میں جدائی کا غم طوفان مچا رہا ہے

آہ! دل غم میں ڈوبا ہوا ہے، ہجر مدینہ کی جاں سوز فکر نے سراپا تصویر غم بنا کر رکھ دیا ہے،



ایسا لگتا ہے گویا ہونٹوں کا تبسم کسی نے چھین لیا ہو، آہ! عنقریب مدینہ چھوٹ جائے گا، دل ٹوٹ جائے گا، آہ! مدینے سے سُوئے وطن رونا لگی کے لمحات ایسے جانگزا ہوتے ہیں گویا،

کسی شیرِ خوار بچے کو اُس کی ماں کی گود سے چھین لیا گیا ہو اور وہ روتا ہوا نہایت ہی حسرت کے ساتھ بار بار مُڑ کر اپنی ماں کی طرف دیکھتا ہو کہ شاید ماں ایک بار پھر بلالے گی..... اور شفقت کے ساتھ گود میں چھپالے گی..... اپنے سینے سے چمٹالے گی..... مجھے لوری سنا کر اپنی مامتا بھری گود میں میٹھی نیند سلا دے گی..... آہ!

میں شکستہ دل لے کر بوجہل قدم رکھتا ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چل پڑا ہوں یا شہنشاہِ مدینہ الوداع

اب شکستہ دل کے ساتھ ”چالیس وصایا“ عرض کرتا ہوں، میرے یہ وصایا

”دعوتِ اسلامی“ سے وابستہ تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی طرف

بھی ہیں نیز میری اولاد اور دیگر اہل خانہ بھی ان وصایا پر ضرور توجہ رکھیں۔

زہے قسمت! مجھ پاپی و بدکار کو مدینہ پُر انوار میں، وہ بھی سایہ سبز سبز گنبد و مینار

میں، اے کاش! جلوہ سرکارِ نامدار، شہنشاہِ ابرار، شفیعِ روزِ ہمار، محبوبِ پروردگار، احمد

مختار، علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، میں شہادت نصیب ہو جائے اور جنت البقیع میں دو گز

زمین میسر آئے اگر ایسا ہو جائے تو دونوں جہاں کی سعادتیں ہی سعادتیں ہیں۔ آہ!  
ورنہ جہاں مقدر.....

مدینہ ۱ اگر عالم شریعت میں پائیں تو اس وقت کا ہر کام سنت کے مطابق کریں،  
چہرہ قبلہ رو اور ہاتھ پاؤں وغیرہ سیدھے کریں۔ یاسین شریف بھی  
سنائیں اور امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی لکھی ہوئی  
نعتیں بھی کہ ان کا کلام عین شریعت کے مطابق بلکہ ہر شعر قرآن  
و حدیث اور اقوال بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی شرح و تفسیر ہے۔

مدینہ ۲ بعد قبض روح بھی ہر ہر معاملے میں سنتوں کا لحاظ رکھیں، مثلاً تجبیز و تکفین وغیرہ  
میں تعجیل (یعنی جلدی) کرنا کہ زیادہ عوام اکٹھی کرنے کے شوق میں تاخیر کرنا،  
سنت نہیں۔ بہار شریعت حصہ ۴ میں بیان کئے ہوئے احکام پر عمل کیا جائے۔  
مدینہ ۳ قبر کی ساز و غیرہ سنت کے مطابق ہو اور لحد بنائیں کہ سنت ہے۔

مدینہ ۴ قبر کی اندرونی دیواریں بچوں کی ٹوں ہوں، آگ کی پکی ہوئی اینٹیں

۱۔ قبر کی روئیں ہیں (۱) صندوق: (۲) لحد: لحد بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ قبر کھودنے کے بعد میت رکھنے کیلئے  
جانب قبلہ جگہ کھودی جاتی ہے۔ لحد سنت ہے اگر زمین اس قابل ہو تو بچی کریں اور اگر زمین نرم ہو تو صندوق میں  
ٹھایا نہیں۔ یاد رہے لحد میں بھی صندوق ہی کی طرح اوپر سے تختہ وغیرہ لگانا ہوگا ہو سکتا ہے گورکن وغیرہ مشورہ دیں کہ  
سلیب اندرونی حصہ میں ترچھی کر کے لگا لو مگر اس کی بات نہ مانی جائے۔



استعمال نہ کی جائیں۔ اگر اندر میں پکی ہوئی اینٹ کی دیواریں ضروری ہوں تو پھر اندرونی حصہ کو مٹی کے گارے سے اچھی طرح لپ دیا جائے۔

۵ مدینہ ممکن ہو تو اندرونی تختے پر یاسین شریف، سورۃ الملک اور زُودِ تاج پڑھ کر دم کر دیا جائے۔

۶ مدینہ کفنِ مسنون خود سنگِ مدینہ کے پیسوں سے ہو۔ حالتِ فقر کی صورت میں کسی صحیح العقیدہ شی کے مالِ حلال سے لیا جائے۔

۷ مدینہ غسل باریش، با عمامہ و پابندِ سنتِ اسلامی بھائی عینِ سنت کے مطابق دیں (ساداتِ کرام اگر لُغْوَ وُجُو کو غسل دیں تو سنگِ مدینہ اسے اپنے لئے بے ادبی تھوڑا کرتا ہے)

۸ مدینہ غسل کے دورانِ بشرِ عورت کی مکمل حفاظت کی جائے اگر ناف سے لے کر گھٹنوں سمیت کٹھنی یا کسی گہرے رنگ کی ڈوموٹی چادریں اڑھادی جائیں تو غالباً بشرِ چمکنے کا احتمال جاتا رہے گا۔ ہاں پانی جسم کے ہر حصہ پر بہنا لازمی ہے۔

۹ مدینہ کفن اگر آبِ زم زم یا آبِ مدینہ بلکہ دونوں سے خرکیا ہوا ہو تو سعادت ہے۔ کاش! کوئی سپہ صاحب سر پر سبز عمامہ شریف سجا دیں۔

مدینہ ۱۰ بعد غسل، کفن میں چہرہ بچھپانے سے قبل پہلے پیشانی پر انگشت شہادت سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھیں۔

مدینہ ۱۱ اسی طرح سینے پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدینہ ۱۲ دل کی جگہ پر یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدینہ ۱۳ ناف اور سینے کے درمیانی حصہ کفن پر یا غوثِ اعظم و شکیبَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یا

امام اَبَا حَنِیْفَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یا اِمَامِ اَحْمَد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یا شَیْخِ ضِیَاءِ الدِّیْنِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ شہادت کی انگلی سے لکھیں۔

مدینہ ۱۴ نیز ناف کے اوپر سے لے کر سر تک تمام حصہ کفن پر (علاوہ پشت کے)

”مدینہ مدینہ“ لکھا جائے۔ یاد رہے یہ سب کچھ روشنائی سے نہیں صرف انگشت شہادت سے اور زہے نصیب کوئی سپہ صاحب لکھیں۔

مدینہ ۱۵ اگر میسر ہو تو منہ پر اچھی طرح خاکِ مدینہ چھڑک دی جائے۔ ممکن ہو تو

دونوں آنکھوں پر خارِ مدینہ اگر یہ نہ ہوں تو مدینہ منورہ کی گھجوروں کی گٹھلیاں رکھ دی جائیں۔

مدینہ ۱۶ جنازہ لے کر چلتے وقت بھی تمام سنتوں کو ملحوظ رکھیں۔



مدینہ ۱۷ جنازے کے جلوس میں سب اسلامی بھائی مل کر امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

قصیدہٴ زُود کعبہ کے بدر الذجے تم پہ کرو ڈوں دُروہ پڑھیں۔ (اس کے علاوہ بھی لغتیں وغیرہ پڑھیں مگر صرف اور صرف علمائے اہلسنت ہی کا کام پڑھا جائے)

مدینہ ۱۸ جنازہ کوئی صحیح العقیدہ سنی عالم یا عمل یا کوئی سنتوں کے پابند

اسلامی بھائی یا اہل ہوں تو اولاد میں سے کوئی پڑھادیں مگر خواہش ہے کہ ساداتِ کرام کو فوقیت دی جائے۔

مدینہ ۱۹ زبے نصیب! ساداتِ کرام اپنے زخمت بھرے ہاتھوں قبر میں اتاریں۔

مدینہ ۲۰ چہرہ کی طرف دیوارِ قبر میں طاق بنا کر اُس میں کسی پابندِ سنتِ اسلامی

بھائی کے ہاتھ کا لکھا ہوا عہد نامہ، نقشِ نعلِ شریف، سبز گنبد شریف کا نقشہ، شجرہ شریف، نقشِ ہر کارہ وغیرہ تبرکات رکھیں۔

مدینہ ۲۱ اگر جنت البقیع میں جگہ مل جائے تو زبے قسمت! اور نہ کسی ولی اللہ کے

قرب میں، یہ بھی نہ ہو سکے تو جہاں اسلامی بھائی چاہیں سپردِ خاک کریں مگر جائے غضب پر دفن نہ کریں کہ حرام ہے۔

مدینہ ۲۲ قبر پر اذان دیں۔

مدینہ ۲۳ زہے نصیب! کوئی سید صاحب تلقین فرمادیں!

مدینہ ۲۴ ہو سکے تو میرے اہل مکتب میری تلقین کے بعد ۱۲ روز تک یہ نہ ہو سکے تو

کم از کم ۱۲ گھنٹے ہی سہی میری قبر پر حلقہ کئے رہیں اور ذکر و رُود اور تلاوت

و نعت سے میرا دل بہلاتے رہیں ان شاء اللہ عزوجل جگہ میں دل لگ ہی

جائے گا اس دوران بھی اور ہمیشہ نماز باجماعت کا اہتمام رکھیں۔

تلقین کی تفصیل:- سرکار مدینہ قرآن قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مالیشان ہے، جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کوئی دے۔ چکہ تو تم میں ایک شخص قبر کے برہانے کھڑا ہو کر کہے، یا ملاں بن ملانہ وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے، یا ملاں بن ملانہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا، پھر کہے، یا ملاں بن ملانہ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہ ہو۔ پھر کہے،

أَشْكَرُ مَا خَرَجْتَ مِنْ الدُّنْيَا شَهِادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) وَأَنْتَ رَضِيتَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) نَبِيًّا وَبِالْقُرْآنِ كَلِمَةً

ترجمہ: تو اُسے یاد کر جس پر تو دنیا سے نکلا۔ یعنی یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ تو اللہ عزوجل کے رب اور اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نبی اور قرآن کے امام بننے پر راضی تھا۔

منظرِ عکس ایک دوسرے کھڑے پڑ کر کہیں کے چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی کُت کھانچے۔ اس پر کسی نے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی مگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہوا؟ فرمایا: (ارضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی طرف نسبت کرے۔

(رواد الطبری فی الکبیر وفہ الحدیث ۷۹۷۹ ج ۸ ص ۲۵۰ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

نوٹ: ملاں بن ملانہ کی جگہ میت اور اس کی ماں کا نام لے۔ مثلاً یا محمد یا یاس بن یسعد۔ اگر میت کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو ماں کے نام کی

جگہ ارضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام لے۔ تلقین بصری میں پڑھیں۔ سید مدینہ عینِ بخیر



مدینہ ۲۵ میرے ذمہ اگر قرض وغیرہ ہو تو میرے مال سے اور اگر مال نہ ہو تو درخواست ہے کہ میری اولاد اگر زندہ ہو تو وہ یا کوئی اور اسلامی بھائی اِحساناً اپنے پلے سے ادا فرمادیں۔ اللہ عزوجل اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔ (مختلف اجتماعات میں اعلان کیا جائے کہ جس کسی کی بھی دل آزاری یا حق تلفی ہوئی ہو وہ محمد الیاس قادری کو معاف فرمادیں اگر قرض وغیرہ ہو تو فوراً ورنہ سے رجوع کریں یا معاف کر دیں۔)

مدینہ ۲۶ مجھے استقامت و کثرت کے ساتھ ایصالِ ثواب و دعائے مغفرت سے نوازتے رہیں تو اِحسانِ عظیم ہوگا۔

مدینہ ۲۷ سب کے سب مسلکِ اہل سنت پر امامِ اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی صحیح اسلامی تعلیمات کے مطابق قائم رہیں۔

مدینہ ۲۸ ہند مذہبوں کی صحبت سے گوسوں دُور بھاگیں کہ اُن کی صحبت خاتمہ بالخیر میں بہت بڑی زکاوٹ ہے۔

مدینہ ۲۹ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت اور سنت پر مضبوطی سے قائم رہیں۔

مدینہ ۳۰ نماز، ہجگانہ، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ فرائض (و دیگر واجبات و سنن) کے معاملہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کیا کریں۔

مدینہ ۳۱ وصیت ضروری وصیت: دعوت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ

کے ساتھ ہر دم وفادار رہیں، اس کے ہر رکن اور اپنے ہر نگران کے ہر اُس حکم کی اطاعت کریں جو شریعت کے مطابق ہو، شوریٰ یا دعوت اسلامی کے کسی بھی ذمہ دار کی بلا اجازت شرعی مخالفت کرنے والے سے میں بیزار ہوں۔

مدینہ ۳۲ ہر اسلامی بھائی ہفتے میں کم از کم ایک بار علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت

میں اول تا آخر شرکت اور ہر ماہ کم از کم تین دن ۱۲ ماہ میں ۳۰ دن اور زندگی میں نیکمشت کم از کم ۱۲ ماہ کیلئے مَدَنی قافلے میں سفر کو یقینی بنائے۔ ہر اسلامی بھائی اور ہر اسلامی بہن اپنے کردار کی اصلاح پر استقامت پانے کیلئے روزانہ مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کرے اور ہر ماہ اپنے ذمہ دار کو جمع کروائے۔

مدینہ ۳۳ تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و سنت کا پیغام

دنیا میں عام کرتے رہیں۔

مدینہ ۳۴ بدعتِ گویوں اور بد اعمالیوں نیز دنیا کی فحشیت، مالی حرام اور ناجائز فیشن

وغیرہ کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ حُسنِ اخلاق اور مَدَنی مٹھاس کے ساتھ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے رہیں۔

مدینہ ۳۵ غصہ اور چوچوا پن کو قریب بھی نہ پھٹکنے دیں ورنہ دین کا کام دُشوار



ہو جائے گا۔

مدینہ ۳۶ میری تالیفات و بیان کی کیسیٹوں سے میرے ورثاء کو دنیا کی دولت کمانے سے بچنے کی مَدَنی التجاء ہے۔

مدینہ ۳۷ میرے خُرکہ وغیرہ کے مُعاملہ میں حکم شریعت پر عمل کیا جائے۔

مدینہ ۳۸ مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے، زخمی کر دے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ عزوجل کے لئے پیشگی مُعاف کر چکا ہوں۔

مدینہ ۳۹ مجھے ستانے والوں سے کوئی انتقام نہ لے۔

مدینہ ۴۰ بالفرض کوئی مجھے شہید کر دے تو میری طرف سے اُسے میرے حقوق مُعاف ہیں۔ وُتَّاء سے بھی درخواست ہے کہ اُسے اپنا حق مُعاف کر دیں۔ اگر

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے صُدقے محشر میں ٹھووسی کرم ہو گیا تو ان شاء اللہ عزوجل اپنے قاتل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔

(اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہزتا میں نہ کجائیں۔ اگر ”ہزتا“ اس کا نام ہے کہ مسلمانوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے، مسلمانوں کی دکانوں اور گازیوں پر پتھر اور وغیرہ ہو۔ بندوں کی ایسی حق تلفیوں کو کوئی بھی مسلمان جواز نہیں کہہ

سکتا۔ اس طرح کی ہڑتال حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس طرح کے جذباتی اقدامات سے دین و دنیا کے نقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ ٹھوکانا ہڑتالی جلد ہی تھک جاتے ہیں اور بالآخر انتظامیہ ان پر قابو پا لیتی ہے۔)

کاش! گناہوں کو بخشے والا خدائے غفار عزوجل مجھ پاپی و بدکار کو اپنے پیارے محبوب سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طفیل مُعاف فرمادے۔ اے میرے پیارے اللہ عزوجل! جب تک زندہ رہوں عشقِ رسول سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں گم رہوں، ذکرِ مدینہ کرتا رہوں۔ نیکی کی دعوت کیلئے کوشاں رہوں۔ محبوب سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت پاؤں، بخشا بھی جاؤں۔ جنتِ الفردوس میں بھی محبوب سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس نصیب ہو۔ آہ! کاش! ہر وقت نظارہٴ محبوب میں گم رہوں۔ اے اللہ عزوجل اپنے حبیب پر اُن کنت و رُود و سلام بھیج۔ ان کی تمام امت کی مغفرت فرما۔

یا اَللّٰہی! جب رضا خواب گراں سے سر اٹھانے

دولتِ بیدار عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

”مَدَنی وصیت نامہ“ (یہ الفاظ لکھتے وقت تقریباً ساڑھے تیرہ سال قبل (محرم الحرام ۱۴۱۱ھ) مدینہ منورہ سے جاری کیا تھا پھر کبھی کبھی معمولی ترمیم کی گئی تھی۔ اب مزید بعض ترمیم کے ساتھ حاضر کیا ہے۔



مکتبہ المدینہ



## وصیت باعث مغفرت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، باعثِ نزولِ سیکنہ، صاحبِ مُعْطَرِ پسینہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، ”جس کی موت وصیت پر ہوئی (یعنی جو وصیت  
 کرنے کے بعد فوت ہوا) وہ عظیمِ سُنّت پر مَرّا اور اُس کی موت تقویٰ اور شہادت پر ہوئی  
 اور اس حالت میں مرا کہ اُس کی مغفرت ہو گئی۔“ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۶)

## طریقہ تَجْمِیز و تَکْفِین

### مَرَد کا مَسْنُون کُفْن

(۱) لَفافہ (۲) اِزار (۳) قَمِیص

### عورت کا مَسْنُون کُفْن

مُنْدَرِ جَنَّةِ بِالَاتِمَن اور دو مزید (۴) سَینہ بند (۵) اُوڑھنی۔ (مُخَنَّت کو بھی عورتوں والا کُفْن دیا جائے)

### کُفْن کی تفصیل

- (۱) لَفافہ (یعنی جادر) مَیت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں۔
- (۲) اِزار (یعنی تھبند) پوٹی سے قدم تک یعنی لَفافہ سے اتنا چھوٹا جو بندش کے لئے زائد تھا۔
- (۳) قَمِیص (یعنی کُفنی) گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں  
 طرف برابر ہو اس میں چاک اور آستینیں نہ ہوں۔ مرد کی کُفنی کندھوں پر چیریں اور عورت

کے لئے سینے کی طرف۔ (۱) سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔ ۱۔

### غُسلِ مَیت کا طریقہ

اگر بقیاء یا لوبان جلا کر تین، پانچ یا سات بار غُسل کے تختے کو دھونی دیں یعنی اتنی بار تختے کے گرد بھرائیں۔ تختے پر مَیت کو اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں لٹاتے ہیں۔ ناف سے گھٹنوں سمیت کپڑے سے چھپا دیں۔ (آج کل غُسل کے دوران سفید کپڑا اڑھاتے ہیں، پانی لگنے سے بے پردگی ہوتی ہے، لہذا اکٹھی یا گہرے رنگ کا اتنا موٹا کپڑا ہو کہ پانی پڑنے سے بستر نہ چمکے کپڑے کی دو تہیں کر لیں تو زیادہ بہتر۔) اب نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے دونوں طرف استنجہ کروائے (یعنی پانی سے دھوئے) پھر نماز جیسا وضو کروائیں یعنی تین بار منہ پھر گھنٹیوں سمیت دونوں ہاتھ تین تین بار دھلائیں، پھر سر کا مسح کریں، پھر تین بار دونوں پاؤں دھلائیں۔ مَیت کے وضو میں پہلے گھٹنوں تک ہاتھ دھونا، گلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے۔ البتہ کپڑے یا رُوئی کی بھریری بھگو کر دانٹوں، مسوڑھوں، ہونٹوں اور نچھنوں پر بھیر دیں۔ پھر سر یا داڑھی کے بال ہوں تو دھوئیں۔ اب بائیں (یعنی الٹی) گر وٹ پر لٹا کر بیری کے پتوں کا جوش دیا ہوا (جواب نیم گرم رہ گیا ہو) اور یہ نہ ہو تو خالص پانی نیم گرم سر سے پاؤں تک بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے۔ پھر بیدھی

دینا

۱۔ علمِ ہنیا رکھ کر خیر لیا جاتا ہے، اس کا بچہ کے قد کے مطابق ہونا ضروری نہیں لہذا احتیاط اسی میں تھاں میں سے صپ نورت کپڑا کا جائے۔



کر ڈال لیا کر بھی اسی طرح کریں پھر ٹیک لگا کر دٹھائیں اور نرمی کے ساتھ پیٹ کے نچلے حصے پر ہاتھ پھیریں اور کچھ نکلے تو دھو ڈالیں۔ دوبارہ وضو اور غسل کی حاجت نہیں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک تین بار کافور کا پانی بہائیں۔ پھر کسی پاک کپڑے سے بدن آہستہ سے پونچھ دیں۔ ایک بار سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین بار سنت۔

گفنی کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے دیں۔ پھر اس طرح بچھائیں کہ پہلے لفافہ یعنی بڑی چادر اس پر تہ بند اور اس کے اوپر گفنی رکھیں۔ اب میت کو اس پر لٹائیں اور گفنی پہنائیں اب داڑھی پر (نہ ہو تو ٹھوڑی پر) اور تمام جسم پر خوشبو ملیں۔ وہ اعضاء جن پر سجدہ کیا جاتا ہے یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگائیں۔ پھر تہ بند الٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لیٹیں۔ اب آخر میں لفافہ بھی اسی طرح پہلے الٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لیٹیں تاکہ سیدھا اوپر رہے۔ سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں۔

### عورت کو گفنی پہنانے کا طریقہ

گفنی پہنا کر اس کے بالوں کے دو حصے کر کے گفنی کے اوپر سینے پر ڈال دیں اور اوڑھنی کو آدھی پٹیہ کے نیچے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر نقاب کی طرح ڈال دیں کہ سینے ۱۔ نہت کے چہرے وغیرہ پر لکھنے کا طریقہ ص ۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔ عورت اور عورت دونوں کے لئے خوشبودار کافور لگانے کا ایک ہی طریقہ ہے۔

پر ہے۔ اس کا ٹول آدمی پشت سے نیچے تک اور عرض ایک کان کی نو سے دوسرے کان کی نو تک ہو۔ بعض لوگ اوڑھنی اس طرح اڑھاتے ہیں جس طرح عورتیں زندگی میں سر پر اوڑھتی ہیں یہ خلاف سنت ہے۔ پھر بدستور تہبند و لفافہ یعنی چادر لپیٹیں۔ پھر آخر میں سینہ بند پستان کے اوپر والے حصے سے ران تک لا کر کسی ڈوری سے باندھیں۔ ۱۔

### بعد نماز جنازہ تدفین ۲۔

(۱) جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے تاکہ میت قبلہ کی طرف سے قبر میں اتاری جائے۔ قبر کی پائنتی (یعنی پاؤں کی جانب والی جگہ) رکھ کر سر کی طرف سے نہ لائیں۔ (۲) حسب ضرورت دو یا تین<sup>۳</sup> (بہتر یہ ہے کہ قوی اور نیک) آدمی قبر میں اتریں۔ عورت کی میت محارم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر رشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگاروں سے اتر وائیں۔ (۳) عورت کی میت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چھپائے رکھیں۔ (۴) قبر میں اُتارتے وقت یہ دُعا پڑھیں:-

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

(۵) میت کو سیدھی کروٹ پر لٹائیں اور اُس کا منہ قبلہ کی طرف کرویں۔ کفن کی بندش کھول

۱۔ آج کل عورتوں کے کفن میں بھی لفافہ ہی آخر میں رکھا جاتا ہے تو اگر کفن کے بعد سینہ بند رکھا جائے تو بھی کوئی نہایت نہیں مگر افضل ہے کہ سینہ بند سب سے آخر میں ہو۔

۲۔ جنازہ اٹھانے اور اس کی نماز کا طریقہ ”رسائل عطار“ حصہ اول میں ملاحظہ فرمائیں۔



دیں کہ اب ضرورت نہیں، نہ کھولی تو بھی خرچ نہیں۔ (۶) قبر کو کچی اینٹوں سے بند کر دیں اگر زمین نرم ہو تو لکڑی کے تختے لگانا بھی جائز ہے۔ (۷) اب مٹی دی جائے۔ مستحب یہ ہے کہ سر ہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ ۲ دوسری بار وَفِيْهَا نَعِيْدُكُمْ ۳ تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی ۴ کہیں۔ اب باقی مٹی پھاؤڑے وغیرہ سے ڈال دیں۔ (۸) جتنی مٹی قبر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔ (۹) قبر اُٹھ کے کوہان کی طرح ڈھال والی بنائیں جو گھونٹی (یعنی چار کونوں والی جیسا کہ آجکل تدفین کے کچھ روز بعد اکثر اینٹوں وغیرہ سے بناتے ہیں) نہ بنائیں۔ (۱۰) قبر ایک بالشت اونچی ہو یا اس سے معمولی زیادہ (عائیزی ج ۱ ص ۱۶۶) (۱۱) تدفین کے بعد پانی چھڑکنا سنت ہے۔ (۱۲) اس کے علاوہ بعد میں پودے وغیرہ کو پانی دینے کی غرض سے چھڑکیں تو جائز ہے۔ (۱۳) آج کل جو بلاوجہ قبروں پر پانی چھڑکا جاتا ہے اس کو فتاویٰ رضویہ شریف ج ۴ ص ۱۸۵ پر انصراف لکھا ہے۔ (۱۴) دفن کے بعد سر ہانے اَلَمْ تَاْمُفْلِحُوْنَ اور قدیموں کی طرف اَمِنْ الرَّسُوْلُ سے ختم سورہ تک پڑھنا مستحب ہے۔ (۱۵) تلقین کریں۔ (طریقہ ص ۷ کے حاشیہ پر ملاحظہ فرمائیں۔) (۱۶) قبر کے سر ہانے قبلہ رو کھڑے ہو کر اذان دیں۔ (۱۷) قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گے اور میت کا دل پہلے گا (رد المحتار ج ۳ ص ۱۸۴)۔

۱۔ قبر کے اندر دینی ضے میں آگ کی پکی ہوئی اینٹیں لگانا منع ہے مگر اکثر اب سینٹ کی دیواروں اور سلیب کا دراج ہے۔ لہذا سینٹ کی دیواروں اور سینٹ کے تختوں کا وہ حصہ جو اندر کی طرف رکھنا ہے کچی مٹی کے گارے سے لپ دیں۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو آگ کے اثر سے محفوظ رکھے۔ (امین بسجاء النبی الامین علی اللہ تعالیٰ علیہ السلام) ہم نے زمین عی سے تمہیں بتایا۔ ۲ اور اسی میں تمہیں دیکھ لے جائیں گے۔ ۳ اور اسی میں تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (ب ۱۶ رکوع ۱۲ ترجمہ کنز الایمان)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## بچے کو مسجد میں لانے کی حدیث میں ممانعت ہے

سلطانِ مدینہ، قمرِ اقلب و سینہ فیض گنجینہ صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سیکندہ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا

فرمانِ باقرینہ ہے، مسجدوں کو بچوں اور پاگلوں اور خرید و فروخت اور جھگڑے اور آواز بلند

کرنے اور غد و دق قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۱۵، حدیث ۷۵۰)

ایسا بچہ جس سے نجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) کا خطرہ ہو اور

پاگل کو مسجد کے اندر لے جانا حرام ہے اگر نجاست کا خطرہ نہ

ہو تو مکروہ۔ جو لوگ جو تیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں ان کو اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ اگر

نجاست لگی ہو تو صاف کر لیں اور جوتا پہنے مسجد میں چلے جانا بے ادبی ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۱۹۲)

مسجد میں بچے یا پاگل (یا بے ہوش یا جس پر جن آیا ہو اواس) کو مسجد میں دم کر دینے کیلئے بھی لانے

کی شریعت میں اجازت نہیں۔ بچے کو اچھی طرح کپڑے میں لپیٹ کر بھی نہیں لاسکتے اگر آپ بچہ وغیرہ

کو مسجد میں لانے کی بھول کر چکے ہیں تو برائے کرم! فوراً توبہ کر کے آئندہ نہ لانے کا

عہد کیجئے۔ (جو ایسے وقت پر چڑھے کہ بچہ اس کے ساتھ ہے تو درخواست ہے کہ فوراً بچے کو مسجد

سے باہر لے جائے اور توبہ بھی کرے ہاں فائے مسجد میں بچے کو لاسکتے ہیں جبکہ مسجد کے اندر سے نہ

گزرنے پڑے)





# فاتحہ کا طریقہ

## جَنَّتُ الْبَقِيعِ شَرِيف کا فضائی منظر

- |     |                                 |     |                            |
|-----|---------------------------------|-----|----------------------------|
| 476 | دُعائے مغفرت کی فضیلت           | 472 | مقبول حج کا ثواب           |
| 477 | اربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ | 473 | والدین کی طرف سے خیرات     |
| 480 | سورہ اخلاص کا ثواب              | 474 | روزی میں بے برکتی کی وجہ   |
| 482 | ایصالِ ثواب کے 17 مدنی پھول     | 474 | جمعہ کو زیارت قبر کی فضیلت |
| 492 | ایصالِ ثواب کے لیے دعا کا طریقہ | 475 | کفن پھٹ گئے                |
| 496 | مزار پر حاضری کا طریقہ          | 476 | ایصالِ ثواب کا انتظار      |

وَرَقُ الْمَنِيِّ

# فاتحہ کا طریقہ

اس رسالے میں ---

مغفرت کی فضیلت

مقبول حج کا ثواب

سورۃ اخلاص کا ثواب

اڑبوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ

مزار پر حاضری کا طریقہ

ایصال ثواب کا طریقہ

ورق الیئے ---



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## فاتحہ کا طریقہ

جن کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک فوت ہو گیا ہو تو ان کو چاہئے کہ ان کی طرف سے غفلت نہ کرے، ان کی قبروں پر بھی حاضری دیتا رہے اور ایصالِ ثواب بھی کرتا رہے۔ اس ضمن میں سلطانِ مدینہ علیہ السلام کے ۵ فرمانانِ رحمت نشانِ ملاحظہ فرمائیں:-

### (۱) مقبول حج کا ثواب

”جو بہ نیتِ ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی قبر کی زیارت کرے، حج مقبول کے برابر ثواب پائے اور جو بکثرت ان کی قبر کی زیارت کرتا ہو، فرشتے اُس کی قبر کی (یعنی جب یہ فوت ہوگا) زیارت کو آئیں۔

(کنز العمال ج ۱۶ ص ۲۰۰ رقم الحدیث ۴۵۵۳۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

## (۲) دس حج کا ثواب

جو اپنی ماں یا باپ کی طرف سے حج کرے ان کی (یعنی ماں یا باپ کی) طرف سے حج ادا ہو جائے اسے (یعنی حج کرنے والے کو) مزید دس حج کا ثواب ملے۔

(دارِ فطنی ۲ ص ۲۲۹ رقم الحدیث ۲۵۸۷)

مُبَحِّنُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! جب کبھی نفلی حج کی سعادت حاصل ہو تو فوت شدہ ماں یا باپ کی نیت کر لیں تاکہ ان کو بھی حج کا ثواب ملے، آپ کا بھی حج ہو جائے بلکہ مزید دس حج کا ثواب ہاتھ آئے۔ اگر ماں یا والد میں سے کوئی اس حال میں فوت ہو گیا کہ ان پر حج فرض ہو چکنے کے باوجود وہ نہ کر پائے تھے تو اب اولاد کو حج بذل کا شرف حاصل کرنا چاہئے۔ حج بذل کے تفصیلی احکام مدینہ (راقم الخروف) کی تالیف ”رفیقُ الحَرَمَین“ سے معلوم کریں۔

## (۳) والدین کی طرف سے خیرات

”جب تم میں سے کوئی کچھ نفل خیرات کرے تو چاہئے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملیگا اور اس کے (یعنی خیرات کرنے والے کے)



”ثواب میں کوئی کمی بھی نہیں آئے گی۔“

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۶ ص ۲۰۵ رقم الحديث ۷۹۱۱ مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت)

## (۴) روزی میں بے برکتی کی وجہ

”بندہ جب ماں باپ کیلئے دُعا ترک کر دیتا ہے اُس کا رُزق قطع ہو جاتا ہے۔“

(کثر العمال ج ۱۶ ص ۲۰۱ رقم الحديث ۴۵۵۴۸ مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت)

## (۵) جمعہ کو زیارتِ قبر کی فضیلت

جو شخص جمعہ کے روز اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس سورہٴ یٰسین پڑھے بخش دیا جائے۔

(ابن عدی فی الکامل ج ۶ ص ۲۶۰ مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت)

لا ج رکھ لے گنہگاروں کی نامِ رَحْمَن ہے تِرا یارب!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کی رحمت بہت بڑی ہے جو مسلمان

دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں اُن کیلئے بھی اُس نے اپنے فضل و کرم کے دروازے کھلے ہی

رکھے ہیں۔ اللہ عزوجل کی رحمت بے پایاں سے حقیق ایک روایت پڑھے اور جھومے!

## کفن پھٹ گئے

اللہ عزوجل کے نبی حضرت سیدنا ارمیاء عسی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ ایسی قبروں کے پاس سے گزرے جن میں عذاب ہو رہا تھا۔ ایک سال بعد جب پھر وہیں سے گزرا تو عذاب ختم ہو چکا تھا۔ انہوں نے بارگاہ خداوندی عزوجل میں عرض کی، یا اللہ عزوجل! کیا وجہ ہے کہ پہلے ان کو عذاب ہو رہا تھا اب ختم ہو گیا؟ آواز آئی، ”اے ارمیاء! ان کے کفن پھٹ گئے، ہال بکھر گئے اور قبریں مٹ گئیں تو میں نے ان پر رحم کیا اور ایسے لوگوں پر میں رحم کیا ہی کرتا ہوں۔“ (شرح الصدور ص ۳۱۳ طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اللہ کی رحمت سے توبخت ہی ملے گی اے کاش! محلے میں جگہ ان کے ملی ہو

**اب ایصال ثواب کے ایمان افروز فضائل پڑھنے اور جھومنے**

## دُعاؤں کی بَرَکت

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، میری اُمتِ گناہ سمیت قبر میں داخل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہوگی کیونکہ وہ مؤمنین کی دُعاؤں سے بخش دی جاتی ہے۔ (طبرانی اوسط ج ۱ ص ۵۰۹ رقم الحدیث ۱۸۷۹)



## ایصالِ ثواب کا انتظار!

سرکارِ مہدِ ارضی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ مشکبار ہے، مردہ کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دعا اُس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اُسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دُنیا و مافیہا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل قبر والوں کو ان کے زندہ متعلقین کی طرف سے بدیہ (ہ۔ ری۔ یہ) کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا بدیہ (یعنی تحفہ) مردوں کیلئے ”دعائے مغفرت کرنا ہے۔“

(یہقی شعب الایمان ج ۶ ص ۲۰۳ رقم الحدیث ۷۹۰۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

## دُعائے مغفرت کی فضیلت

”جو کوئی تمام مومن مردوں اور عورتوں کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہے، اللہ عزوجل اس کیلئے ہر مومن مرد و عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔“

(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۳۵۲ رقم الحدیث ۱۷۵۹۸)

## اربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوم جائیے! اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ ہاتھ آ گیا! ظاہر ہے اس وقت روئے زمین پر کروڑوں مسلمان موجود ہیں اور کروڑوں بلکہ اربوں دنیا سے چل بے ہیں۔ اگر ہم ساری امت کی مغفرت کیلئے دعا کریں گے۔ تو ان شاء اللہ عزوجل ہمیں اربوں، کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل جائے گا۔ میں تحریری طور پر اپنے لئے اور تمام مؤمنین و مؤمنات کیلئے دعا تحریر کر دیتا ہوں۔ (اول آخر درود شریف پڑھ لیں) ان شاء اللہ عزوجل ڈھیروں نیکیاں ہاتھ آئیں گی۔ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَةٍ۔ یعنی اے اللہ میری اور ہر مومن و مومنہ کی مغفرت فرما۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آپ بھی اوپر دی ہوئی دعا کو عربی یا اردو یا دونوں زبانوں میں ابھی اور ہو سکے تو روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد بھی پڑھنے کی عادت بنا لیجئے۔

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل  
نام غفار ہے ترا یا رب!



## نورانی لباس

ایک بزرگ نے اپنے مرحوم بھائی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کیا زندہ لوگوں کی دعائیں لوگوں کو پہنچتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، ”ہاں اللہ عزوجل کی قسم وہ نورانی لباس کی صورت میں آتی ہے اسے ہم پہن لیتے ہیں۔“  
(شرح الصدور ص ۳۰۵)

جلوۂ یار سے ہو قبر آباد

وَحَشِیۡتِ قَبْرِ سَے بجا یارِ بَا

## نورانی طباق

”جب کوئی شخص میت کو ایصالِ ثواب کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام اسے نورانی طباق میں رکھ کر قبر کے کنارے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں، ”اے قبر والے! یہ ہدیہ (تحفہ) تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قبول کر۔“ یہ سن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی خُروی پر غمگین ہوتے ہیں۔“  
(شرح الصدور ص ۳۰۸)

قبر میں آہ! گھپ اندھیرا ہے

فَضْل سے کر دے چاندِ نایاب!

## مردوں کی تعداد کے برابر اجر

جو قبرستان میں گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھ کر مردوں کو اس کا ایصالِ ثواب کرے تو مردوں کی تعداد کے برابر ایصالِ ثواب کرنے والے کو اس کو اجر ملیگا۔

(کشف الخفا ج ۲ ص ۳۷۱ مطبعہ مؤسسة الرسالة بیروت)

## اہل قبور سفارش کریں گے

شفیع بن حجر مان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے، جو قبرستان سے گزرا اور اس نے سورۃ الفاتحہ، سورۃ الاخلاص اور سورۃ التکاثر پڑھی۔ پھر یہ دعا مانگی، ”یا اللہ عزوجل! میں نے جو کچھ قرآن پڑھا اُس کا ثواب ممکن مردو عورت دونوں کو پہنچا۔ تو وہ قبر والے قیامت کے روز اس (ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سفارشی ہونگے۔

(شرح الصدور ص ۳۱۱)

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ

اس بُرے کو بھی کر بھلایا رہا!



## سورۃ اِخلاص کا ثواب

حضرت سیدنا خادِ مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں ایک رات مکہ مکرمہ کے قبرستان میں سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ قبر والے حلقہ در حلقہ کھڑے ہیں میں نے ان سے استفسار کیا، کیا قیامت قائم ہوگئی؟ انہوں نے کہا، نہیں بات دَزا خصل یہ ہے کہ ایک مسلمان بھائی نے سورۃ اِخلاص پڑھ کر ہم کو ایصالِ ثواب کیا تو وہ ثواب ہم ایک سال سے تقسیم کر رہے ہیں۔ (شرح الصدور باب فی فراءۃ القرآن للبت ص ۳۱۲)

سَبَقْتُ رَحْمَتِي عَلَى غَضَبِي

تو نے جب سے سنا دیا یارب!

آسرا ہم گنہگاروں کا اور مضبوط ہو گیا یارب!

## اُم سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے گنواں

حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میری ماں انتقال کر گئی ہیں۔ (میں ان کی طرف سے صدقہ کرنا چاہتا ہوں) کون سا صدقہ افضل رہے گا؟

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”پانی“ چنانچہ انہوں نے ایک گنواں گھد ولایا اور

کہا، ”یَا مُسْعِدُ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہما کیلئے ہے۔“

(سنن ابو داؤد شریف ج ۲ ص ۵۳ رقم الحدیث ۱۶۸۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

**میتھے میتھے اسلامی بھائیو!** سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے کہ یہ لگنواں اُمّ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیلئے ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ لگنواں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کے ایصالِ ثواب کیلئے ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا گائے یا بکرے وغیرہ کو یزروگوں کی طرف منسوب کرنا مثلاً یہ کہنا کہ ”یہ سیدنا غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بکرا ہے“۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ اس سے مراد بھی یہی ہے کہ یہ بکرا غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصالِ ثواب کیلئے ہے۔ اور قربانی کے جانور کو بھی تو لوگ ایک دوسرے ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً کوئی اپنی قربانی کی گائے لئے چلا آ رہا ہو اور اگر آپ اُس سے پوچھیں، کہ یہ کس کی ہے؟ تو اُس نے یہی جواب دینا ہے، ”میری گائے ہے“ جب یہ کہنے والے پر اعتراض نہیں تو ”غوثِ پاک کا بکرا“ کہنے والے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ حقیقت میں ہر شے کا مالک اللہ عزّوجلّ ہی ہے اور قربانی کی گائے ہو یا غوثِ پاک کا بکرا، ہر ذبیحہ کے ذبح کے وقت اللہ عزّوجلّ کا نام لیا جاتا ہے۔ اللہ عزّوجلّ وسوسوں سے نجات بخشنے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



”ولی کی نیاز میں شفا ہے“ کے سنترہ حُرُوف کی نسبت سے

## ایصال ثواب کے ۱۷ مدنی پھول

مکمل فرض، واجب، سنت، نفل، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، بیان، دُرس، مدنی

قافلے میں سفر بہدنی العامات، نیکی کی دعوت، دینی کتاب کا مطالعہ، مدنی کاموں کیلئے انفرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔

مکمل میت کا بیچہ، دسواں، چالیسواں اور برسی کرنا ایتھا ہے کہ یہ ایصالِ ثواب

کے ہی ذرائع ہیں۔ شریعت میں تیجہ وغیرہ کے عَدَمِ جواز (یعنی ناجائز

ہونے) کی دلیل نہ ہونا خود دلیلِ جواز ہے اور میت کیلئے زندوں کا دُعاء

کرنا قرآنِ کریم سے ثابت ہے جو کہ ایصالِ ثواب کی اصل ہے۔ چنانچہ

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبِّهِمْ كُنْزَ الْإِيمَانِ اور وہ جو ان کے بعد آئے

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب عزوجل ہمیں بخش

يَا إِيْمَانُ (پ ۳۸ سورہ حشر آیت ۱۰) اے ہمارے بھائیو کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

مکمل حج وغیرہ کا کھانا صرف اسی صورت میں میت کے چھوڑے ہوئے مال

سے کر سکتے ہیں جبکہ سارے دُزِ ثابِالغ ہوں اور سب کے سب اجازت بھی

دیں اگر ایک بھی وارث نابالغ ہے تو تحت حرام ہے۔ ہاں بالغ اپنے حصہ سے کر سکتا ہے۔  
(مُلَخَّص از بہار شریعت)

میت کے گھر والے اگر تیجے کا کھانا پکائیں تو (مالدار نہ کھائیں) بصرف فقراء کو کھلائیں۔  
(مُلَخَّص از بہار شریعت)

ایک دن کے بچے کو بھی ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں، اُس کا تیجہ، وغیرہ بھی کرنے میں خرچ نہیں۔

جوزندہ ہیں اُن کو بھی بلکہ جو مسلمان ابھی پیدا نہیں ہوئے اُن کو بھی پیشگی (ایڈوانس میں) ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے۔

مسلمان جِنّات کو بھی ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔

گیارہویں شریف، رنجی شریف (یعنی ۲۲ ربیع الثانی کو سیدنا امام عظیمہ صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گُوٹے کرنا) وغیرہ جائز ہے۔ گُوٹے ہی میں کھیر کھلا نا ضروری نہیں دوسرے برتن میں بھی کھلا سکتے ہیں۔ اس کو گھر سے باہر بھی لے جاسکتے ہیں۔

بُزرگوں کی فاتحہ کے کھانے کو تعظیماً ”نذر و نیاز“ کہتے ہیں اور یہ نیاز



تَبَرُّک ہے اسے امیر و غریب سب کھا سکتے ہیں۔

ایصالِ ثواب کے کھانے میں مہمان کی شرکت شرط نہیں گھر کے افراد اگر خود ہی کھالیں جب بھی کوئی خرچ نہیں۔

روزانہ جتنی بار بھی کھانا کھائیں اُس میں اگر کسی نہ کسی بزرگ کے ایصالِ ثواب کی نیت کر لیں تو مدینہ ہی مدینہ۔ مثلاً ناشتے میں نیت کریں، آج کے ناشتے کا ثواب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور آپ کے ذریعے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو پہنچے۔ دوپہر کو نیت کریں، ابھی جو کھانا کھائیں گے (یا کھایا) اُس کا ثواب سرکارِ غوثِ اعظم اور تمام اولیائے کرام علیہم الرضوان کو پہنچے، رات کو نیت کریں، ابھی جو کھائیں گے اُس کا ثواب امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اور ہر مسلمان مرد و عورت کو پہنچے۔

کھانے سے پہلے ایصالِ ثواب کریں یا کھانے کے بعد، دونوں طرح دُرست ہے۔

ہو سکے تو ہر روز (نفع پر نہیں بلکہ) اپنی پکری کا ایک فیصد اور ملازمت کیلئے نکال لیا کریں۔ اس رقم سے دینی کتابیں تقسیم کریں یا کسی بھی نیک کام میں

خرچ کریں ان شاء اللہ عز و جل اس کی برکتیں خود ہی دیکھیں گے۔

داستان عجیب، شہزادے کا سر، دس بیسیوں کی کہانی اور جناب سپدہ کی کہانی وغیرہ سب من گھڑت قصے ہیں، انہیں ہرگز نہ پڑھا کریں۔ اسی طرح ایک پمفلٹ بنام ”وصیت نامہ“ لوگ تقسیم کرتے ہیں جس میں کسی ”شیخ احمد“ کا خواب درج ہے یہ بھی جھٹلی ہے اس کے نیچے مخصوص تعداد میں چھو کر بانٹنے کی فضیلت اور نہ تقسیم کرنے کے نقصانات وغیرہ لکھے ہیں ان کا بھی اعتبار نہ کریں۔

جتنوں کو بھی ایصالِ ثواب کریں اللہ عز و جل کی رحمت سے اُمید ہے کہ سب کو پورا ملیگا۔ یہ نہیں کہ ثواب تقسیم ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ٹکڑے ملے۔ (رَدُّ الْمُنْخَن)۔

ایصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ یہ اُمید ہے کہ اس نے جتنوں کو ایصالِ ثواب کیا ان سب کے مُجموعہ کے برابر اس کو ثواب ملے۔ مثلاً کوئی نیک کام کیا جس پر اس کو دس نیکیاں ملیں اب اس نے دس مُردوں کو ایصالِ ثواب کیا تو ہر ایک کو دس دس نیکیاں پہنچیں گی جبکہ ایصالِ ثواب کرنے والے کو ایک سو دس اور اگر ایک ہزار کو ایصالِ ثواب کیا تو اس کو دس ہزار دس۔ وَ عَلٰی هٰذَا الْقِيَاسِ (مُلَخَّصٌ از فتاویٰ رضویہ)



ایصالِ ثواب صرف مسلمان کو کر سکتے ہیں۔ کافر یا مُرتد کو ایصالِ ثواب ۱۷ کرنا یا اس کو مرحوم کہنا مُکرم ہے۔

## ایصالِ ثواب کا طریقہ

ایصالِ ثواب (یعنی ثواب پہنچانا) کیلئے دل میں نیت کر لینا کافی ہے، مثلاً آپ نے کسی کو ایک روپیہ خیرات دیا یا ایک بار دُز و دُشریف پڑھا یا کسی کو ایک سنت بتائی یا نیکی کی دعوت دی یا مسنون بھرایا کیا۔ اَلْغرض کوئی بھی نیکی کی۔ آپ دل ہی دل میں اس طرح نیت کر لیں مثلاً، ابھی میں نے جو سنت بتائی اس کا ثواب سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پہنچے۔ ان شاء اللہ مزہلِ ثواب پہنچ جائے گا۔ مزید جن جن کی نیت کریں گے ان کو بھی پہنچے گا۔ دل میں نیت ہونے کے ساتھ ساتھ زبان سے کہہ لینا سنت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہے جیسا کہ ابھی حدیثِ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گزرا کہ انہوں نے لکھواں کھدوا کر فرمایا۔ ”یَا اُمِّ سَعْدَ کیلئے ہے۔“

## ایصالِ ثواب کا مُرَوَّجہ طریقہ

آج کل مسلمانوں میں خُصُوصاً کھانے پر جو فاتحہ کا طریقہ رائج ہے وہ بھی بہت اچھا ہے جن کھانوں کا ایصالِ ثواب کرنا ہے وہ سارے یا سب میں سے تھوڑا تھوڑا کھانا نیز

ایک گلاس میں پانی بھر کر سب کو سامنے رکھ لیں۔ اب اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ  
الرَّجِيْمِ ط پڑھ کر ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَاۤ اَعْبُدُ مَا  
تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝  
وَلَاۤ اَنَا عٰبِدُ مَاۤ عٰبَدْتُمْ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ  
عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تین بار

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ  
يَلِدْهُ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ  
كُفُوًا اَحَدٌ ۝



ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا  
خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳  
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثِۃِ فِی الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ  
شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا اَحْسَدَ ۝۵

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲  
اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝۴  
الَّذِیْ یُوسَّسُ فِیْ صُدُوْرِ  
النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ۝۶

ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ  
 الرَّحِیْمِ ۝ مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ  
 نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ  
 الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ؕ  
 غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ ۝

ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَلَمْ ۙ ذٰلِكَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ ۭ فِیْهِ ۚ هُدًى  
 لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ  
 الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ



بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ  
وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى  
مِّنْ رَبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

پڑھنے کے بعد یہ پانچ آیات پڑھئے:-

① ذَاكَمُذِّكْرٌ ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ (البقرہ ص ۲) ۚ إِنَّ رَحْمَتَهُ  
اللَّهُ غَوِيظٌ مِّنَ الْعَصِيَّةِ ۝ (الاعراف ص ۴۰) ۚ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ (الانبیاء ص ۲۷)  
② مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝  
(الاحزاب ص ۴۰) ۚ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا  
تَلِيلًا ۝ (الاحزاب ص ۵۶)

اب دُرود شریف پڑھیے: صَلَّی اللہُ عَلَی النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ وَآلِہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی  
عَلِیْہِ وَسَلَّم ط صَلَوةٌ وَسَلَامًا عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۚ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ (الصفت ص ۱۸۲)

اب ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھانے والا بلند آواز سے ”الفاتحہ“ کہے۔ سب لوگ آہستہ سے سورۃ الفاتحہ پڑھیں۔ اب فاتحہ پڑھانے والا اس طرح اعلان کرے، ”**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اُس کا ثواب مجھے دیدیجئے۔“ تمام حاضرین کہہ دیں، ”آپ کو دیا“ اب فاتحہ پڑھانے والا ایصالِ ثواب کر دے۔ ایصالِ ثواب کے الفاظ لکھنے سے قبل امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ الرحمن فاتحہ سے قبل جو سورتیں وغیرہ پڑھتے تھے وہ تحریر کرتا ہوں۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فاتحہ کا طریقہ

سورۃ الفاتحہ

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ  
 الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ  
 نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ  
 الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۝  
 غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ ۝



ایک بار

## آیۃ الکرسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ  
 لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَّهٗ مَا فِی  
 السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ  
 یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ  
 اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَّ لَا یُحِیْطُوْنَ  
 بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ  
 کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَّ لَا یَـُٔوْدُهٗ  
 حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

تین بار

## سُورَةُ الْاٰخِلَاصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝  
 لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ  
 كُفُوًا اَحَدٌ ۝

## ایصال ثواب کیلئے دعا کا طریقہ

یا اللہ عزوجل جو کچھ پڑھا گیا (اگر کھانا وغیرہ ہے تو اس طرح سے بھی کہیں) اور جو کچھ کھانا  
 وغیرہ پیش کیا گیا ہے بلکہ آج تک جو کچھ ٹوٹا پھوٹا عمل ہو سکا ہے اس کا ہمارے ناقص  
 عمل کے لائق نہیں بلکہ اپنے کرم کے شایان شان ثواب مرحمت فرما۔ اور اسے ہماری



جانب سے اپنے پیارے محبوب، ذاتائے غیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں

نذر پہنچا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے تَوْضِیْع سے تمام انبیائے کرام علیہم

السلام تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان تمام اولیائے عظام رحمہم اللہ کی جناب میں نذر پہنچا۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے تَوْضِیْع سے سَيِّدُنا آدم صلی اللہ علیہ السلام سے لیکر اب

تک جتنے انسان و جنات مسلمان ہوئے یا قیامت تک ہوں گے سب کو پہنچا اس

دوران جن جن بزرگوں کو خصوصاً ایصالِ ثواب کرنا ہے ان کا نام بھی لیتے جائیں۔

اپنے ماں باپ اور دیگر رشتے داروں اور اپنے پیر و مرشد کو ایصالِ ثواب کریں۔ (فوت

لحد گان میں سے جن جن کا نام لیتے ہیں ان کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔)

اب حسب معمول دُعا ختم کر دیں۔ (اگر تھوڑا تھوڑا کھانا اور پانی نکالا تھا تو وہ دوسرے کھانوں اور

پانی میں ڈال دیں)۔

# خبردار!

جب بھی آپ کے یہاں نیاز یا کسی قسم کی تقریب ہو، جماعت کا وقت ہوتے ہی کوئی

مانع شرعی نہ ہو تو انفرادی کوشش کے ذریعے تمام مہمانوں سمیت نماز باجماعت کیلئے

مسجد کا رخ کریں۔ بلکہ ایسے اوقات میں دعوت ہی نہ رکھیں کہ بیچ میں نماز آئے اور

سُستی کے باعث معاذ اللہ جماعت فوت ہو جائے۔ دوپہر کے کھانے کیلئے بعد نماز

ظہر اور شام کے کھانے کیلئے نماز عشاء مہمانوں کو بلانے میں غالباً باجماعت نمازوں

کیلئے آسانی ہے۔ میزبان، باورچی، کھانا، تقسیم کرنے والے وغیرہ سبھی کو چاہئے کہ

وقت ہو جائے تو سارا کام چھوڑ کر باجماعت نماز کا اہتمام کریں۔ بزرگوں کی ”نیاز“

کی مصروفیت میں اللہ عزوجل کی ”نماز باجماعت“ میں کوتاہی بہت بڑی غلطی ہے۔



## مزار پر حاضری کا طریقہ

بُزرگوں کے پاس قدموں کی طرف سے حاضر ہونا چاہئے، پیچھے سے آنے کی صورت میں انہیں مُرد کر دیکھنے کی زحمت ہوتی ہے۔ لہذا مزارِ اولیاء پر بھی پابنتی (قدموں) کی طرف سے حاضر ہو کر قبلہ کو پیٹھ اور صاحبِ مزار کے چہرے کی طرف رُخ کر کے کم از کم چار ہاتھ (دو گز) دور کھڑا ہو اور اس طرح سلام عرض کرے،

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

ایک بار سورۃ الفاتحہ اور 11 بار سورۃ الإخلاص (اول آخر

ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر اوپر دیئے ہوئے طریقے کے

مطابق (صابِ مزہ کا نام لیکر بھی) ایصالِ ثواب کرے اور دعاء مانگے،

”أَحْسَنُ الدُّعَاءِ“ میں ہوتی ہے کہ قرب میں دعاء قبول

ہوتی ہے،

اللّٰہی بِلَوَاسِطَہِ کُلِّ اَوْلِیَاءِ کَا

مَرَا ہر اَیْکِ یُورَا مُدَّعَا ہُو

### ثواب جاریہ

یہ رسالہ پڑھ کر دوسریے کو دیے دیجئے

اور اپنے مرحوموں کے ایصالِ ثواب

کیلئے زیادہ تعداد میں خرید کر تقسیم

کر کے خود بھی ثواب جاریہ کمائیے۔



## ماخذ و مراجع

کتاب	مطبعة	کتاب	مطبعة
۱ کتب الاسلام فی ترجمه القرآن	بسمی هند	۲۵ سنن کبری بیہقی	دار الفکب العلمیہ بیروت
۲ دوشور	دار الفکر بیروت	۲۶ شعب الایمان بیہقی	دار الفکب العلمیہ بیروت
۳ تفسیر مظہری	ضیاء القرآن لاہور	۲۷ فردوس بہانور الخطاب	دار الفکب العلمیہ بیروت
۴ عزرائل المرتین	بسمی هند	۲۸ تاریخ دمشق لابن عساکر	دار الفکر بیروت
۵ تفسیر البحر المحیط	دار الفکب العلمیہ بیروت	۲۹ الترغیب والترہیب المنذری	دار الفکب العلمیہ بیروت
۶ صحیح بخاری	افغانستان	۳۰ مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت
۷ صحیح مسلم	افغانستان	۳۱ جامع صغیر	دار الفکب العلمیہ بیروت
۸ جامع ترمذی	دار الفکر بیروت	۳۲ کتر العمال	دار الفکب العلمیہ بیروت
۹ سنن ابو داؤد	دار احیاء التراث العربی بیروت	۳۳ المصنف عبدالرزاق	دار الفکب العلمیہ بیروت
۱۰ سنن نسائی	دار الفکر بیروت	۳۴ مشکوٰۃ المصابیح	باب المدینہ کراچی
۱۱ سنن ابن ماجہ	دار المعرفہ بیروت	۳۵ اشعۃ اللمعات	کوئٹہ
۱۲ مؤطا امام مالک	دار المعرفہ بیروت	۳۶ مرآۃ السامعین	ضیاء القرآن لاہور
۱۳ مسند امام احمد بن حنبل	دار الفکر بیروت	۳۷ تاریخ بغداد	دار الفکب العلمیہ بیروت
۱۴ مصنف ابن ابی شیبہ	دار الفکر بیروت	۳۸ منیۃ المصلی	مرکز الاولیاء لاہور
۱۵ سنن دارمی	باب المدینہ کراچی	۳۹ غنیۃ المتعلی (المستطی)	باب المدینہ کراچی
۱۶ مسند ابو یعلی موصلی	دار الفکب العلمیہ بیروت	۴۰ فتاوی فاضل خان	کوئٹہ
۱۷ صحیح ابن عزینہ	المکب الاسلامی	۴۱ ہدایہ	ضیاء القرآن لاہور
۱۸ نوادر الاصول	دار صادر بیروت	۴۲ فتح القدیر	کوئٹہ
۱۹ الاحسان بترتب صحیح ابن حبان	دار الفکب العلمیہ بیروت	۴۳ البحر الرائق	کوئٹہ
۲۰ معجم لوسط طبرانی	دار الفکب العلمیہ بیروت	۴۴ تبیین الحقائق	کوئٹہ
۲۱ معجم کبیر طبرانی	دار احیاء التراث العربی بیروت	۴۵ تنویر الابصار	کوئٹہ
۲۲ الکامل فی ضعیف الرجال	دار الفکب العلمیہ بیروت	۴۶ درمختار	کوئٹہ
۲۳ المستدرک للحاکم	دار المعرفہ بیروت	۴۷ رد المحتار	کوئٹہ
۲۴ حلی الاولیاء	دار الفکب العلمیہ بیروت	۴۸ الحوۃ البیرۃ	باب المدینہ کراچی

۱۹	غزیر عیون البصار	باب المذنبہ کراچی	۶۱	حلیۃ الطحطاوی علی مرقی الفلاح	باب المذنبہ کراچی
۵۰	خلاصۃ الفتاویٰ	کوئٹہ	۶۲	قانون شریعت	فرہد ہائے سفلی لاہور
۵۱	خازنہ ناتار خانہ	باب المذنبہ کراچی	۶۳	احیاء علوم الدین	دار الفکر بیروت
۵۲	مرافی الفلاح	باب المذنبہ کراچی	۶۴	کیمیائے سعادت	نہرواں
۵۳	خازنہ ی بزازہ	کوئٹہ	۶۵	مکاشفۃ القلوب	دار الفکر بیروت
۵۴	محلہ مستار علی ردالمحتار	حد	۶۶	شرح الصلوات	دار الفکر بیروت
۵۵	خازنہ رضویہ جدیدہ	مرکز الاولیاء لاہور	۶۷	شرح الصلوات المذنبہ	دار الفکر بیروت
۵۶	بہار شریعت	مکہ رضویہ کراچی	۶۸	الصلوات الکبریٰ	دار الفکر بیروت
۵۷	خازنہ مصطفیٰ	مکہ رضویہ کراچی	۶۹	اتحاف السادة المتقين	دار الفکر بیروت
۵۸	وقار الفتاویٰ	مزم وقار الدین کراچی	۷۰	اسلامی زندگی	ضیاء القرآن لاہور
۵۹	خازنہ عالمگیری	کوئٹہ	۷۱	المفروض	مرکز الاولیاء لاہور
۶۰	الغلاب	باب المذنبہ کراچی	۷۲	خازنہ اعلیٰ (غیر مطبوعہ)	

## ”نماز کے احکام“ کے ۱۱ خُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ۱۱ باتیں

(۱) اغلاص کے ساتھ مسائل یکے کر رضائے الہی عزوجل کا مقدار بنوں گا۔

(۲) قرآنی آیات کی زیارت کروں گا۔

(۳) اپنا وضو، غسل اور نماز درست کروں گا۔

(۴) زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔

(۵) جو نہیں جانتے انھیں مسائل سکھاؤں گا۔

(۶) اس میں موجود دعائیں از پر (یعنی زبانی یاد) کروں گا۔

(۷) جو علم میں برابر ہوگا اس سے مسائل میں تکرار کروں گا۔

(۸) یہ پڑھ کر کھٹکائے کھڑے سے نہیں اُلجھوں گا۔

(۹) اس سے درس دوں گا۔

(۱۰) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

(۱۱) حسب توفیق یہ کتاب دوسروں کو کھڑے دوں گا۔

”مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے“ (مجمع کبیر طبرانی حدیث ۱۹۱۲ ج ۶ ص ۱۸۵ بیروت)



شیخ طریقت، امیر اہلسنت

حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس

عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

کی تصانیف، بیانات اور ملفوظات  
کی کیسٹوں اور CD's کا مرکز

مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ - محلہ سودگران - پرانی بنری منڈی - باب المدینہ -

کراچی - فون: 91 - 90 - 4921389 (92-21)

شہید مسجد کھارادر، باب المدینہ کراچی

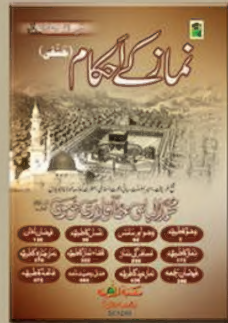
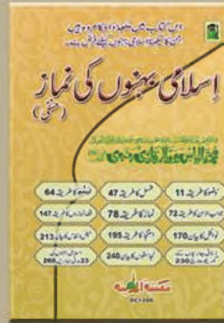
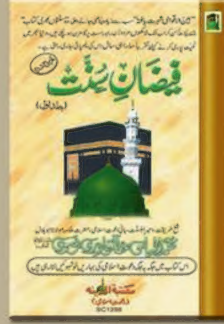
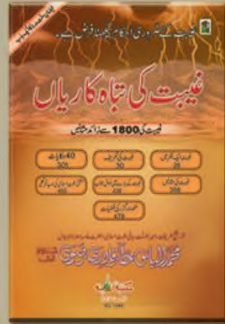
فون: 2314045 - 2203311 (92-21)

ای میل: maktaba@dawateislami.net

ویب سائٹ: www.dawateislami.net



# فرض علوم پر مشتمل امیر اہلسنت کی اہم ترین تصانیف



## سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہمکنہ مَدَنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلہ سودا گران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکری مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پڑھ کر کے اپنے یہاں ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیتے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا مَدَنی بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا بیڑہ بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے **مَدَنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

## مکتبہ المدینہ کی شاخیں

- گرجا: شہید سید محمد کھارادر۔ فون: 021-32203311  
 لاہور: داراترہن دارمارکت، منج بخش روڈ۔ فون: 042-7311679  
 سرور آباد (فیصل آباد): ائین پور بازار۔ فون: 041-2632625  
 کشمیر: چک شہیدان میرپور۔ فون: 058274-37212  
 حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندہی گاؤں۔ فون: 022-2620122  
 قلمن: نزدیکی والی سید احمدیوں پر چرکت۔ فون: 061-4511192  
 اوکاڑہ: کالج روڈ، القابلی ٹو شیہ سہرورد تحصیل کوئل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کھنٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765  
 پشاور: فیضانِ مدینہ، گہرگ نمبر 9، انور سٹریٹ، صدر۔  
 خان پور: ڈورانی چوک، دھیرا نارہ۔ فون: 068-5571686  
 نواب شاہ: چکرا دار بازار، مسلم کمرشل بینک۔ فون: 4362145  
 سکسٹر: فیضانِ مدینہ، پیراج روڈ۔ فون: 5619195  
 گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ۔ فون: 055-4225653

فیضانِ مدینہ محلہ سودا گران پُرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)  
 فون: 4125858، 4921389-93/4126999، فیکس: 4125858  
 Email: maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net